اللّٰہ

اتحاد ہی آزادی اور نفاق ہی غلامی کا باعث ہے۔

گومیدھ یگیہ (بقرعید)

اور ہندو مسلم اتحاد

از قلم
آتمانند المسیح بانیٔ ست دھرم
و اردو مترجم وید مقدس۔ و مصنف ردِّ تناسخ

حدوثِ مادہ و ارواح۔ کیا وید مقدس الہامی کتب ہیں؟

ویدوں میں تواریخ۔ ویدوں کے ملہم۔ چھ شاستروں کا درشن

آتم درشن۔ نمونہ و تمہید اردو ترجمہ وید مقدس وغیرہ وغیرہ

بار اول سنہ ۱۹۳۸ء قیمت ۴ ایگروبیہ چھاپہ خانہ

نوٹ: [illegible] پریس دہلی میں زیر اہتمام پنڈت [illegible] طبع ہوئی

اردو ترجمہ وید مقدس

معزز ناظرین! مذہبی امور میں دلچسپی لینے والوں کی تعداد جسقدر اردو خواں ہے۔ اتنی ہندی داں نہیں
اور اردو زبان میں وید مقدس کا کوئی مستند ترجمہ نہ پائے جانے سے ضرورت محسوس ہوئی کہ اردو داں حضرات کی واقفیت
کیلئے اردو زبان میں ویدوں کا ایک ایسا آزاد اور مستند ترجمہ پیش کیا جائے جس سے وید مقدس کی تعلیم و حقیقی منشا
مطلب کا اظہار ہو۔ وید مقدس کے معانی و مطالب کا بہت کچھ اظہار شری پنڈت سائن آچاریہ جی مہاراج شری پنڈت
آچاریہ جی مہاراج اور شری پنڈت مہی دھر جی مہاراج کے سنسکرت تراجم و تفاسیر میں کیا گیا ہے لیکن بوجہ سنسکرت
زبان میں ہونے کے وہ تراجم عام فہم نہیں ہیں۔ سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج و دیگر آریہ سماجی پنڈتوں کے سنسکرت
اور ہندی ترجمہ ایسی فضول اور طول طویل تاویلوں پر مبنی ہیں کہ جن سے نہ صرف ویدوں کے حقیقی منشا پر
ہی پردہ پڑ جاتا ہے۔ بلکہ اکثر موقعوں پر ویدوں کے خلاف عقائد کا اظہار کیا جاتا ہے۔ لہٰذا وید مقدس کے
حقیقی معانی و مطالب کا اظہار کرنے کیلئے ویدوں کا اردو ترجمہ کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ وید مقدس
کے ترجمہ میں میں اپنے پرمیشور اور اپنے ست دھرم کی حاضری میں قسم کھاتا ہوں کہ کسی قسم کے مذہبی ملکی۔ قومی
نسلی تعصب کو دخل نہ دونگا بلکہ جو مطلب و منشا قدیم ویدک زمانے کے رشیوں۔ منیوں
آچاریوں حتیٰ کہ براہمن گرنتھوں نے جنہیں ماسوائے چند لاکھ آریہ سماجیوں کے باقی سبھی تیتیس ۳۳ کروڑ ہندو
وید مقدس کا حصہ و جزو تسلیم کرتے ہیں اور بقول ستیارتھ پرکاش سملاس ۷ دفعہ (۷۵) اردو صفحہ ۲۶۹
سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج بھی ویدوں پر قدیم تراجم و تفاسیر تسلیم کرتے تھے۔ بیان کیا ہے وہی مطلب
بمعہ اصل سنسکرت عبارت و اردو ترجمہ نذر ناظرین کرونگا تاکہ مجھ پر کسی قسم کا الزام نہ آنے پاوے۔ جو جو منتر متفق علیہ ہیں
جن جن منتروں کے معانی میں سب مترجم متفق ہیں ان میں صرف ایک اردو ترجمہ ہی دے دینا کافی ہوگا مگر جن متنازعہ فیہ منتروں کے تراجم
میں مترجموں کا اختلاف ہے۔ ان متضاد علیہ منتروں پر اپنے اردو ترجمہ کے علاوہ (۱) مہرشی دیانند (۲) سائن آچاریہ
(۳) ابٹ آچاریہ (۴) مہی دھر (۵) میکسمولر (۶) ولسن (۷) گرفتھ (۸) شروت سوتر (۹) گرہیہ سوتر (۱۰) براہمن گرنتھوں کے تراجم
سنسکرت و انگریزی زبانوں میں بمعہ اردو ترجمہ کے نقل کر دونگا۔ تاکہ آپ حضرات کو حقیقتِ حال سے واقفیت ہم پہنچ جائے
اسطرح سچائی کی تلاش کے علاوہ ایک بڑا بھاری فائدہ یہ بھی ہوگا کہ میرے اردو ترجمہ کے ساتھ ساتھ دس دیگر قدیم و جدید سنسکرت

آزاد ہوں اور مرا مسلک ہے صلح کل
ہرگز کبھی کسی سے عداوت نہیں مجھے

گومیدہ یگیہ

عرف

ہندو مسلم اتحاد

جسکو خاکسار آتمانند نے محض درد قومی اور ملکی سے بیتاب ہوکر
ہندو مسلم اتحاد کا ایک علاج بتایا جسکے مطالعہ سے تمام منافرت اور
غلط فہمیاں دور ہو جائینگی

بار اول   منیجر دار الاشاعت ست دھرم دہلی نے شایع کیا   قیمت

کتاب کا مقصد

اس میں ہندو مسلم اتحاد کے خواہشمندوں کے لئے تقریباً تمام تر ہندو کتب مقدسہ اور خصوصاً براہمن گرنتھ اور وید بھگوان کے ان شلوکوں اور منتروں کو یکجا جمع کیا گیا ہے جن میں بموجب تراجم و تفاسیر شری پنڈت سائن آچاریہ۔ شری پنڈت اوبٹ آچاریہ۔ شری پنڈت مہی دھر۔ شری سوامی دیانند سرستی جی مہاراج۔ شری پنڈت کشیم کرن داس جی۔ شری پنڈت دامودر سات ولیکر جی۔ شری پنڈت راجارام شاستری۔ شری پنڈت بھیم سین جی شرما۔ شری سوامی شنکر آچاریہ جی مہاراج۔ شری رامانج آچاریہ جی مہاراج وغیرہ وغیرہ گائے۔ بھینسے۔ گھوڑے۔ بکرے۔ کتے۔ گدھے حتیٰ کہ انسان تک کی قربانی پائی جاتی ہے۔ اور گائے کے فوائد اور بائیبل شریف۔ قرآن پاک کی مقدس آیات اور احادیث معتبرہ کی بناء پر گائے کی قربانی کی مخالفت اور مسلمان بادشاہوں کے فرمان دربارہ ترک گاؤکشی درج کرکے ہندو اور مسلمانوں کو اتحاد کے لئے اپیل کی گئی ہے اور آخر میں گاؤ رکھشا کی بہترین تجویز بھی بتلائی گئی ہے

آتمانند

گومیدہ یگیہ

عرف

ہندو مسلم اتحاد

دیباچہ

معزز ناظرین اگر آپ ذرا غور کے ساتھ دنیا کی تاریخ کا مطالعہ فرماویں تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ دنیا کی بے چینی اور بد امنی کا زیادہ تر باعث مذہبی کتب اور ان کتب کی بنا پر مذہبی اختلافات ہیں انہی اختلافات کی بنیاد پر برسوں کروسیڈ (مذہبی جنگ) ہوتے رہے ہے۔ جن کے خون سے دنیا بھر کی تواریخ کے ورق لکھے گئے ہیں۔ انہی مذہبی اختلاف کی وجہ سے ہندوستان مصیبتوں کا تختہ مشق بن رہا ہے۔ جبتک لوگ مذہب کو ملک پر نثار کرنا نہیں سیکھتے تب تک کبھی ترقی نہیں کر سکینگے بعض لوگوں کا یہ خیال بالکل غلط ہے کہ سرکار برطانیہ ہندو مسلم اتفاق نہیں ہونے دیتی حقیقت یہ ہے کہ ہندو مسلم نفاق کا باعث مذہبی اختلاف ہے جسکی بنا پر چند خود غرض اور نا عاقبت اندیش علمائ دونو فریقین کو آپس میں لڑا اور لڑوانا ہی باعث عزت شہرت اور دولت سمجھتے ہیں حقیقت کو چھپا کر لوگوں کے جذبات کو بھڑکانا اور مختلف قوموں و فرقوں میں خونریزی کروانا انکی معاش ۔شہرت اور تحسین کا باعث ہے میرے خیال میں ہندو مسلم فساد کے واحد ذمہ وار دراصل ایسے ہی ہندو اور مسلمان علمائ ہیں جو حقیقت پر پردہ ڈالکر عوام کی ناواقفی کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے لوگوں کے جذبات کو بھڑکاتے اور خونریزیاں کرواتے

اور ہندوستان کے مفاد کو جو ہندو مسلم اتفاق پر مبنی ہے۔ سخت نقصان
پہنچاتے ہیں جبتک ہندوستانی لوگ ان مذہبی پیشواؤں سے رہائی حاصل
نہیں کرینگے تب تک ہندوستان کا آزاد ہونا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن امر ہے
کیونکہ ہندو مسلم نفاق کی باگ ڈور انہی "علماء" اور "پیشواؤں" (اگر انہیں علماء
یا پیشوا کہا جائے) کے ہاتھ میں ہے۔ جنکا ذریعہ معاش ایسی تحریریں اور
تقریریں ہوتی ہیں۔ جو دو نو اقوام میں کینہ و بغض کی آگ مشتعل کرتی ہیں
اور جنکے عوض انجمنوں اور سوسائٹیوں سے انکو تعریف و تحسین کے علاوہ معقول
تنخواہیں ملتی ہیں اگر ہندوستانی اپنے ملک اور قوم کی بہتری چاہتے ہیں تو انکو
لازم ہوگا کہ وہ اپنے مذاہب اور خیالات کی باگ ڈور ان مذہبی ٹھیکیداروں
کے ہاتھ سے لیکر خود اپنے اپنے عقائد کی تحقیق اور پیروی کریں اور اتنی فراخ
دلی اور آزاد خیالی سے کام لیں جو دیگر مذاہب کی رسوم کی ادائیگی میں حائل
اور حارج نہ ہوں۔ عوام کا یہ خیال کہ سرکار برطانیہ ہندو اور مسلمان
میں اتفاق نہیں ہونے دیتی بالکل غلط ہے۔ بلکہ صحیح یہ ہے کہ خود غرض دولت
اور شہرت کے بھوکے پنڈت اور مولوی ہی ہندو مسلم اتفاق کے منافی ہیں
کیونکہ انکی معاش کا واحد ذریعہ ہی مذہبی فسادات ہیں جہاں تک مجھے علم
ہے میں اپنے علم کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ ہندو مسلم فساد سے سرکار خوش
نہیں ہے۔ بلکہ سرکار کی انتہائی خوشی اسی میں ہے کہ اسکی ہندو اور مسلمان رعایا
میں یگانگت اور اتحاد رہے تاکہ وہ زیادہ تر مہذب کہلا سکے جو کہ برطانیہ
کا امتیازی فخر چلا آرہا ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ نیشنل کانگرس کے لیڈر ہندو
مسلم اتفاق و اتحاد کرانے میں قاصر اور ناکامیاب ثابت ہوئے ہیں اس
لئے انکی ناکامیابی کو گورنمنٹ برطانیہ پر محمول کرنا سراسر بے انصافی ہے
کانگرسی لیڈروں کی ناکامیابی کا باعث یہ ہے کہ انہوں نے قوم کی مرض
کی تحقیقات کئے بغیر اسکا معالجہ کرنا چاہا جو ناممکن تھا۔ میرا دعویٰ ہے کہ
ہندو مسلم نفاق کا ایک اور صرف واحد باعث گائے کی قربانی کا مسئلہ
ہے۔ اگر کانگرسی لیڈر اس نازک مگر اہم ترین مسئلہ کو آج خاطر خواہ حل کر ڈالیں
تو کل مکمل اور دائمی مضبوط ہندو مسلم اتفاق قائم ہو سکتا ہے۔ ہندوستان
کی تاریخ شاہد ہے کہ کانگرسی لیڈروں کی انتہائی کوشش کے باوجود جب
کبھی ہندو مسلم نفاق کا موجب ہوا تو یہی مسئلہ ہوا اور ہندوستان کی

روبہ ترقی ملکی مجلسی اور علمی ترقی برسوں پیچھے پڑ گئی۔ میرا دعویٰ ہے کہ جب تک فساد اور نفاق کی جڑ اس قربانیٔ گاؤ کے مسئلہ کو خاطر خواہ حل نہیں کیا جائیگا تب تک ایک مہاتما گاندھی جی مہاراج نہیں لاکھ مہاتما گاندھی جی مہاراج بھی کیوں نہ کوشش کر لیں۔ ہندو مسلم اتفاق و اتحاد ہونا قطعی نا ممکن ہے اگر کانگریس کمیٹی چاہتی ہے کہ ہندو مسلم اتحاد ہو تو گاؤ کی قربانی کے مسئلہ کا حل خود کانگریس کمیٹی کو اپنے ہاتھوں میں لینا چاہیئے۔ جتنی محنت اور مشقت کانگریس کمیٹی کو دیگر مسائل مثلاً کونسلوں کیچہریوں۔ کالجوں سکولوں کا بائیکاٹ۔ ترک تراجوری ملازمت وغیرہ وغیرہ میں صرف کر کے ناکامیابی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اگر اسکا آدھا حصہ بھی ہندو مسلم نفاق کے بواعث کی کھوج اور ان بواعث کے تدارک میں صرف کیا جاتا تو آج تک کبھی کا ہندو مسلم اتفاق ہو گیا ہوتا✣

کیا وہ ملک اور قوم جو اپنے افراد کے اندر باہمی ملکہ رہنا سہنا بھی نہیں جانتی اور جس نے اپنے خیالات کی ڈور باگ ایسے لالچی اور خود غرض پنڈتوں اور مولویوں کے ہاتھ دے رکھی ہو جو آئے دن اسکو خوب ناچ نچا کر اپنی معاش حاصل کرتے ہوں۔ کبھی سوراج کی مستحق ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں ایسے حالات میں جنکے اندر ہندوستان گذر رہا ہے۔ ہندوستانیوں کو سوراج دینا گنجے کو ناخن دینے کی مثل ہوگا✣

جب تک ہندوستانیوں میں سوراج کی حفاظت کرنے کی طاقت پیدا نہیں ہوتی جسکا دارومدار ہندو مسلم اتحاد پر ہے تب تک ہندوستانیوں کو بخشا ہوا سوراج بھی محفوظ نہیں رہ سکتا۔ ہم ہندوستانیوں کی حالت ٹھیک مرغی کے چوزوں کی مثل ہے۔ مرغی کے چوزے جب انہیں ذرا پر نکل آتے ہیں۔ تو ادھر ادھر بھاگنا شروع کر دیتے ہیں مگر مرغی انکو پروں سے جھٹکار کر اپنے پروں کے نیچے چھپا لیتی ہے جو اُن چوزوں کو سخت ناگوار گذرتا ہے مگر وہ چوزے نہیں جانتے کہ انکا مرغی کے پروں کے اندر ہی چھپے رہنا انکی زندگی اور انکی قبل از وقت آزادی انکی موت کا باعث ہے۔ وہ اگرچہ مرغی کی تشدد سے آزاد ہونا چاہتے ہیں۔ مگر جسطرح انکو معلوم نہیں کہ انکی قبل از وقت۔ آزادی انکو چیلوں اور کوؤں کا جو ہر چہار طرف انکی تلاش میں منڈلا رہے ہیں شکار بنا دیگی ٹھیک اسی طرح ہم ہندوستانیوں کو یہ معلوم نہیں کہ ہماری

قبل از وقت آزادی ہمیں چین - جاپان - افغانستان وغیرہ حکومتوں کا جو ہمارے
اِردگرد منڈلا رہے ہیں شکار بنا ڈالیگی اور اُن حکومتوں کے ماتحت ہماری آزادی
ہزاروں سال پیچھے پڑ جائیگی +

آزادی کو برقرار رکھنے کیلئے تعلیم - اتحاد اور طاقت کی ضرورت ہے جنمیں
ہندوستان سب سے پست ہے - ہندوستان میں تعلیم یافتہ انسان پانچ فیصدی کے
قریب ہیں - جبکہ جرمنی - امریکہ وغیرہ ممالک کے زن و مرد سو فیصدی تعلیم یافتہ ہیں
طاقت کا دار و مدار اتفاق پر ہوا کرتا ہے - مگر یہاں اتحاد کا یہ حال ہے - کہ آئے دن
ہندو مسلم فساد کا خطرہ لاحق رہتا ہے - جس سے جان و مال ہر وقت خطرہ میں رہنے کے باعث
لوگوں کا دل و دماغ انہی الجھنوں میں پھنسا رہتا ہے - اور لوگوں کو اپنی بہبودی اور
ترقی کے وسائل پر غور کرنے کا موقع نہیں ملتا - اندریں واقعات ہماری حالت ٹھیک
اس بچے کیطرح ہے جو مکان کی چھت پر آزادی کے ساتھ کھیلنا چاہتا ہے - اور جسے اپنے
گر کر مرنے کا ذرا بھی خیال نہ ہوتے ہوئے والدین کی مداخلت ناگوار و شاق معلوم دیتی
ہے - میری یہ تحریر بیشک آزادی پسند لوگوں کو ناپسند آئیگی مگر میں سچ کہتا ہوں کہ بقول ع
تعجیل کار شیاطین بود - اکثر زود بازی مہلک نتائج پیدا کرتی ہے - اور وہی زود بازی
ہم ہندوستانی لوگ سوراج کے بارہ میں کر رہے ہیں - سوراج اور آزادی کو کون نہیں
چاہتا ؟ مگر نادان اپنی زود بازی سے قبل از وقت آزادی کو اپنے لئے موت خرید لیتے
ہیں جبکہ دانا لوگ دبیر آئیدہ درست آئیدہ کے مسئلہ پر کارگر ہو کر آرام پاتے ہیں اسلئے
معزز ناظرین کی خدمت میں میری التماس یہ ہے کہ وہ اپنے دل و دماغ کو ان
تباہ کن زود بازی کے مہلک خیالات و اثرات سے پاک و صاف کر کے پہلے اتحاد اور
اتفاق کی بنیاد کو مستحکم کریں کیونکہ صرف اسی بنیاد پر بنا کردہ سوراج کی عمارت مضبوط
اور دیرپا ثابت ہو سکتی ہے - سب سے بڑا سوراج خیالات کی آزادی ہے - جو ہمیں برٹش
گورنمنٹ جیسی مادرِ مہربان کے ماتحت کافی سے زیادہ حاصل ہے - کیا کوئی شخص ایک لمحہ کے
لیے بھی تصور میں لا سکتا ہے - کہ یہ کتابچہ جو میں اپنے معزز ناظرین کی خدمت میں پیشکش کر رہا
ہوں کسی ہندو راجہ کے راج میں لکھی اور شائع کیجا سکتی تھی ؟ دور کیوں جائیں - ابھی چند
سالوں کا واقعہ ہے - کہ افغانستان جیسی رو بترقی اسلامی حکومت میں چند احمدی مسلمان علماء
کو محض اسلئے قتل اور سنگسار کیا گیا کہ انکا مذہب اور عقیدہ حکومت افغانستان
کے عقائد مذہبی سے مختلف تھا - جس اسلامی اور مہذب حکومت میں خود اسلام کے دیگر فرقوں
کے ساتھ عقائد مذہبی کے اختلاف کی بنا پر ایسا غیر انسانی سلوک روا رکھا جاوے وہاں

دیگر مذاہب کی اشاعت کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ کیا جس بے خوفی کے ساتھ میرے آریہ سماجی دوست لنڈن میں بائبل کی تردید کر سکتے ہیں اُسیطرح وہ افغانستان میں جاکر یا افغانی حکومت کے ماتحت قرآن پاک کی تردید میں زبان چلا سکتے ہیں؟ یہ ایک سوال ہے جو انقلاب پسند آریہ سماجی بھائیوں کو اپنے دلوں سے پوچھنا چاہیئے؟ وہ مسلمان اصحاب جو ناگوار نقطہ چینی کے باعث ستیارتھ پرکاش کی ضبطی کا سوال برطانیہ سرکار کی کونسل میں پیش کرتے ہیں کیا وہ اپنی حکومت میں ستیارتھ پرکاش کا پرچار و اشاعت کیونکر گوارا کر سکتے ہیں سرکار انگلشیہ کی اس آزادیٔ خیالات کا صحیح صحیح اندازہ کسی احمدی یا دور اندیش آریہ سماجی دوست کے دل میں بخوبی ہی کیا جا سکتا ہے۔ دوسری طرح نہیں۔ اسلیئے آریہ سماجی دوست اپنے ٹھنڈے دل سے سب قسم کے اشتعال اور جوش کو دور کرنے کے بعد دریافت فرمائیں کہ کیا کوئی حکومت بغیر قومی یگانگت۔ اتحاد اور اتفاق کے قائم رہ سکتی ہے؟ اور کہ کیا موجودہ زمانہ میں ہم ہندو اور مسلمانوں میں اتحاد ہے جسکی بنا پر ہم سوراج کے مستحق ہو سکتے ہیں؟۔

اگر اس سوال کا جواب نفی میں ملے تو جاننا چاہیئے کہ ہماری آزادی کی خواہش مُرغی کے نادان بچوں کی طرح قبل از وقت زود بازی اور تباہی کا پیش خیمہ ہے اور بس +

خادم البشر آتما نند

صفحہ گیارہ نشان عہ کا بقیہ نوٹ۔

ہندوستان میں کونین خریدنی فروخت کرنی کھانی رکھنی جرم ہے اسلئے کثرت سے لوگ اس کو کھاتے ہیں فروخت کرتے ہیں باوجود قانون کی انتہائی سختی کے اسکو ترک نہیں کرتے انگلینڈ جرمنی امریکہ فرانس میں کونین ممنوعات میں سے نہیں اس لیئے اس کو کوئی بھی نہیں کھاتا امریکہ میں شراب کی مخالفت شروع ہو گئی تو اس کے واسطے امریکہ میں بھی تمام وہ کاروائیاں شروع ہو گئیں جو ہندوستان میں کونین کے واسطے کی جاتی ہیں بس میرا خیال ہے کہ اگر ہندوستان میں ہندو گائے کی قربانی سے چڑنا چھوڑ دیں تو قضیہ نامرضیہ ہمیشہ کے واسطے ہندو مسلم اتحاد میں سد سکندری نہ بنا کرے جو منافرت گائے کی قربانی نے ہندو مسلمانوں میں پیدا کر دیئے ہیں وہ بہت جلد حقیقی طور پر رفع ہو جائیں ۔

اے داغ تمہیں وصل کی تدبیر بتا دی
تقدیر کا ذمہ تو یہاں ہو نہیں سکتا.....

مصنف کا مدعا و منشا

اس کتاب کے لکھنے سے میرا مدعا و منشا ہرگز ہرگز سرکار کی دو رعایا قوموں میں فساد کرانا نہیں ہے اور نہ ہی کسی قوم کا دل دکھانا مقصود ہے بلکہ میری غایت منشا و مقصد اور مدعا اس کتاب کے لکھنے سے یہ ہے کہ حقیقت امر کو واضح کر کے ہندو اور مسلمان رعایا کے دلوں سے کدورت و بغض جو محض چند خود غرض اور لالچی پنڈتوں اور مولویوں کی حرفت ہے دور کر کے سرکار کی دونوں رعایا داں میں محبت۔ امن۔ اور شانتی پیدا ہو کیونکہ جب تک کسی دو یا زیادہ چیزوں یا قوموں کا درمیانی فرق اور فاصلہ دور نہیں ہوتا تب تک ملاپ اور اتحاد ہونا ناممکن ہے۔ میرا صرف خیال ہی نہیں بلکہ دعویٰ ہے کہ جب تک گائے کی قربانی کا سوال حل نہیں کیا جائیگا تب تک ہندو مسلم اتفاق قطعاً ناممکن ہے۔ باوجود سینکڑوں لیڈروں کی سعی بلیغ کے جو آجتک ہندو مسلم اتفاق نہ ہو سکا تو اس کا باعث صرف یہ ہی تھا کہ لیڈروں نے اس سوال کو نازک سمجھکر اس کو حل کرنے کی کوشش نہیں کی اور دوسرے صیغوں میں لگے رہے مگر خود غرضوں کے ہاتھ ذرا سا موقع آنے پر اسی مسئلہ نے لیڈروں کی ساری کوششوں پر پانی پھیر دیا چونکہ مجھے یقین ہے کہ اس نازک مگر اہم مسئلہ کے خاطر خواہ حل ہو جانے پر ہندو مسلم اتحاد یقینی امر ہے لہٰذا میں اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے قلم اٹھاتا ہوں اور میں اپنے معزز ناظرین سے امید رکھتا ہوں کہ اس کتاب کو پڑھتے وقت مصنف کے منشا و مدعا کو ذہن نشین کر کے احقاق حق و ابطال باطل کا خیال رکھیں اور اگر اس کتاب کو رفع شکوک و ہندو مسلم اتحاد کے لئے لازمی متصور فرماویں تو اس کتاب کو ہر ایک ہندو مسلمان سکھ عیسائی۔ پارسی۔ جینی وغیرہ تک پہنچانے کی کوشش کریں تاکہ کم سے کم مدت میں ہندو مسلم نفاق دور ہو کر اتحاد کی مستحکم بنیاد رکھی جا سکے جو ہندوستان کی بہتری و بہبودی کا پیش خیمہ ہے اور کہ سرکار کی توجہ آئے دن کے ہندو مسلم فساد کی طرف سے ہٹ کر رعایا کی بہبودی و ترقی میں صرف ہو۔ میں نے اس کتاب کا ارادہ تصنیف سنہ ۱۹۲۶ء میں اس وقت شروع کیا جبکہ میں نے ہندو مسلم اتحاد کے واسطے کوئی طریقہ کارگر نہ دیکھا ملک کے رہنما مہاتما گاندھی پنڈت مدن موہن مالوی لالہ لاجپت رائے مولانا محمد علی مولانا شوکت علی مولانا حسرت موہانی وغیرہ کو جب انتہائی کوشش کے

بعد ناکام ہوتے دیکھا اس وقت میں نے اس امر پر غور کیا کہ اصل مرض کو تو ملک کے نباضوں نے تشخیص کر لیا مگر اسکی ماہیت اور پیدائش کیونکر ہوتی ہے اس پر کسی نے غور نہیں کیا اس لئے میں نے اسباب مرض پر غور کر کے یہ معلوم کر لیا کہ اس کی اصل بنیاد ہمیشہ گاؤ اور باجہ رہتی ہے اور اسی سلسلہ میں تین سال کی محنت شاقہ کے بعد یہ کتاب لکھی ہے میں اس وقت دو خیالات پائے جاتے ہیں اول یہ کہ گائے وغیرہ حیوانوں کی قربانی کا جواز و عمل ہندو دھرم کی کتب مقدسہ میں پایا جاتا ہے۔ دوئم یہ کہ ہندو مذہب کی کتب مقدسہ میں گائے تو کجا کسی بھی جاندار کی قربانی کا ذکر تک نہیں ہے میں نے اس کتاب کو لکھنے سے پیشتر دونوں خیال رکھنے والے پنڈتوں کی تصانیف و دلائل کو بغور مطالعہ کیا اس دوسرے خیال ظاہر کرنے والی تصانیف میں سب سے بہترین اور مقبول عام تصنیف "گو مہما" مصنفہ شری یت پنڈت دامودر سات ولیکر جی مہاراج ہے۔ جس کے چند اقتباسات میں لفظ بلفظ اپنے معزز ناظرین کی خدمت میں رکھ دینا چاہتا ہوں تاکہ وہ ہٹ دھرمی اور غلط تاویلات کا اندازہ از خود کر سکیں اسی کتاب کو مد نظر رکھکر یہ کتاب لکھی جاتی ہے میں نے بھی اس کتاب کا نام پنڈت داموودر سات ولیکر جی کی تصنیف کے مطابق ہی رکھا ہے صرف لفظ "یگیہ" مضمون زیر بحث کی وضاحت اور دونوں کتابوں کے امتیاز کی خاطر زیادہ کر دیا ہے۔ مجھے اس کتاب کو لکھتے وقت خوشی اور رنج محسوس ہوتے ہیں خوشی اس بات کی ہے کہ میں ایک ایسے مضمون کو حل کر رہا ہوں جس پر ایک گونہ ہندو مسلم اتحاد کا کلی دار و مدار ہے اور کہ جسکے خاطر خواہ حل ہو جانے پر ہندوستان کی بہتری و بہبودی کا انحصار ہے۔ رنج اس امر کا ہے کہ میں ایک ایسے مفید حیوان کے بارہ میں لکھ رہا ہوں جس پر ہندو اور مسلم بوڑھوں جوانوں اور بچوں کی معاش اور ضروریات صحت کا دار و مدار ہے اور جسکو بوجہ دودھ پلانے کے میں بمنزلہ ماتا سمجھتا اور عزت کرتا ہوں۔ اس لئے معزز ناظرین میری تحریر کا ہرگز ہرگز یہ نتیجہ نہ نکالیں کہ چونکہ ہندو دھرم گرنتھ گائے کی قربانی کا جواز و عمل تبلاتے ہیں اس لئے حیوانی قربانی نجات کا ذریعہ ہے۔ یا یہ کہ میں حیوانی قربانی کے حق میں ہوں ہرگز نہیں۔ گائے جیسا مفید حیوان ایک طرف رہا میں گناہوں کے کفارہ کے لئے معمولی سے معمولی جانور کو مارنا جہالت سمجھتا ہوں اور پرانے زمانہ کی جاہلیت پر محمول کرتا ہوں۔ میں نے خود ساری عمر میں کبھی ایک مرتبہ بھی گوشت نہیں کھایا اور نہ ہی گوشت کھانا اچھا سمجھتا ہوں مگر چونکہ دیکھتا ہوں کہ ذرا سی بات پر ملک تباہ و برباد ہو رہا ہے لہذا ملک اور قوم کو خانہ جنگیوں اور خونریزیوں سے بچانے اور شاہراہ ترقی پر لگانے کی خاطر میں اس سلسلہ پر قلم اٹھانا برا نہیں سمجھتا اور وہ بھی خاکسر جھکر بمصداق

نقل کفر کفر نباشد۔
کسی قوم کی برائی کو اس لئے ظاہر کرنا کہ اس سے نیکی پیدا ہونے کا امکان ہو برا نہیں سمجھا
جاتا۔ بعض لوگوں کا یہ خیال کہ ہندو دھرم شاستروں کی شہادت ہائے جانے سے
مسلمانوں کو گائے کی قربانی کرنے کا زیادہ حوصلہ پیدا ہوگا اس لئے غلط ہے کہ ہر ایک
خیال کی ترقی کا راز اس کی مخالفت پر موقوف ہوا کرتا ہے جتنی مخالفت اور مخاصمت کا برتاؤ
ہندو لوگ اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ قربانئے گاؤ کے بارہ میں کرتے ہیں اتنا ہی
زیادہ مسلمان لوگ گائے کی قربانی پر اصرار کرتے ہیں۔ اعلیٰ
اس کے خلاف ۱۹۱۹ء میں جب سوامی شردھانند سنیاسی نے مسلمان قصابوں کو یقین
دلایا کہ ہندو لوگ گائے کی قربانی کے خلاف تشدد کا برتاؤ نہیں کریں گے اور
رسومات ... ہم ... گی ادائیگی کی آزادی کا یقین دلایا تو
ایک بوچڑ نے ہمیشہ کے لئے گائے کا مارنا بند کر دیا۔ دیگر یہ بات قابل غور ہے
کہ آیا ہندوؤں کی مخالفت یا مخاصمت سے مسلمانوں نے گائے کا مارنا کم کر دیا
ہے؟ میرا خیال ہے کہ نہیں۔ پس جب نہیں تو واقعات کی موجودگی میں مخالفت و
مخاصمت سے سوائے نقصان جان و مال کے فائدہ ہی کیا ہے؟ بالغرض محال اگر
ہندوؤں کی مخاصمت و مخالفت اٹھ جانے سے قربانی میں کچھ زیادتی بھی ہو جائے
اور ہندو مسلم اتحاد قائم ہو جائے تو بھی میرے خیال میں یہ کچھ مہنگا سودا نہیں ہے
اب میں چند ایسے ہندو ودوانوں کے نام لکھتا ہوں جنکے خیال میں ویدک زمانہ
اور مقدس ہندو گرنتھوں میں گائے کی قربانی کا جواز اور رواج پایا جاتا تھا وہو ہذا۔
(۱) کاشی کے علامۂ دہر مہا مہوپادھیائے شری پنڈت شیو کمار شاستری جی مہاراج
نے عدالت میں سمندر کے سفر کے متعلق لکھ کر ایک ویوستھا (فتویٰ) دی تھی جس
میں آپ مفصلہ ذیل الفاظ فرماتے ہیں۔
وشرادھ میں مچھلی کھانا دوش (گناہ) نہیں۔ دیوتا کو بھوگ لگا کر مچھلی کھانے میں
دوشس (گناہ) نہیں! مدھوپرک (مہمان نوازی) میں پشو (حیوان) کا مارنا دھرم تھا
مدھوپرک میں گئو کا مانس (گوشت) دینا یا بکری کا مانس دینا ودھی (امر یا فرض)
تھا۔ کلی (کلجگ) میں گو مانس (گائے کا گوشت) دینا نشیدھ (منع) ہے۔
پرنتو (مگر) بکری کا مانس دینا نشیدھ (منع) نہیں۔ شرادھ میں مانس دینا
دھرم تھا۔ نرمیدھ (انسانی قربانی) بھی دھرم تھا اشومیدھ (گھوڑے کی
قربانی) بھی دھرم تھا۔ گئو کو یگیہ میں بدھ (قربان) کرنا بھی دھرم تھا۔

وغیرہ وغیرہ" (حوالہ کے لئے دیکھئے نوجیون نامی ماہواری اخبار خبرد ۵ بابت ماہ اگست سنہ ۱۹۱۱ء کاشی۔

(۲) کاشی کے مشہور عالم مہامہوپادھیائے شری پنڈت رام مشر جی نے پریاگ (الٰہ آباد) کی سناتن دھرم سبھا میں اپنے لیکچر میں کہا تھا کہ "ویدوں کے اگر پانچ بھاگ کلپنا (حصے فرض) کئے جائیں تو پرایہ (غالباً) ساتین بھاگوں (حصوں) میں ہنسا کی کتھا (قربانی کا بیان) آپ کو ملیگی۔ اور پورب میمانسا تو پرایہ (غالباً) اسی کے ماتھے پر لکھی گئی ہے۔ سمرتی شاستروں کو یدی (اگر) دیکھا جائے تو سمست (کل) سمرتیوں میں آدھے میں ہنسا کی کتھا (قربانی کی بات) ملیگی آدھے میں سب کچھ۔ اسی ریتی (طرح) پر پران اتہاس (تاریخ) یدی (اگر) دیکھے جائیں تو اردھ (آدھے) بھاگ (حصہ) میں ہنسا اور اوشیشٹ اردھ (باقی نصف) میں اور سب" وغیرہ (حوالہ کے لئے دیکھئے ویاکھیان کُسُم سناتن دھرم پریس مراد آباد سنہ ۱۹۰۹ء)

(۳) شرمان مہامہوپادھیائے پنڈت تاتیا شاستری جی مہاراج ساکن کاشی بھی سمندر کے سفر کی گواہی میں یوں فرما گئے ہیں:۔

"جو ہندوستان بھارت میں جنم لیکر گوماںس کھائے وہ ملیچھ نہیں بلکہ ملیچھ وت (مثل ناپاک) کہا جائیگا۔ رشی گن (عارف لوگ) اور ان کے پوُروپُرش (متقدمین لوگ) جو اشٹک (تیوہار کا نام) اور مدھوپرک (مہماں نوازی) میں گوماںس (گائے کا گوشت) کھاتے تھے وہ ملیچھ کہے جا سکتے ہیں؟ یدی (اگر) وہ لوگ شاستر ورُدھ (خلاف شرع) گوماںس کھائیں تو ملیچھ وت کہے جائیں گے اور وہ لوگ شاستر کی آگیانوسار گوماںس (بموجب حکم شاستر گائے کا گوشت) کھائیں تو ملیچھ وت (مثل ناپاک) کہے نہ جائیں گے"۔ (حوالہ کے لئے دیکھئے بھارت دھرم نیتا کاشی بابت ماہ اگست سنہ ۱۹۱۱ء)

(۴) شری پنڈت بھیم سین جی شرما۔
براہمن سروسو جزو ۴ نمبر ۱ صفحہ ۱۲ پر لکھتے ہیں کہ:۔

جس یگیہ آدی کرم (قربانی وغیرہ رسم) میں جس پر کار پشو کا بلی دان (جس طرح حیوانی قربانی) ویدوں کر تو یہ (فرض) کہا ہے وہاں وہ کرم (فعل) ہنسا (گناہ) نہیں ادھرم نہیں کنتو (بلکہ) وید وکت دھرم ہے"۔
نیز براہمن سروسو جزو ۴ نمبر ۵ صفحہ ۱۹۴ پر لکھتے ہیں کہ:۔

،، وید شاستر میں وہت[1] مدیہ[3] مانس[2] اور سیتھن[4] میں دوش[5] نہیں ہے۔

کیونکہ جس کا دوہان[6] کیا گیا وہ دھرم کوٹی (درجہ) میں آگیا۔ واجپئے یگیہ میں شرائے گرہوں کا دوہان ہے سوترامنی یگیہ میں شرا نام مدیہ کا دوہان[6] ہے۔ اگنی شٹوم آدی یگیوں میں اگنی شومیہ پشو کا دوہان ہے اور وہاں شیش مانس[2] بھکشن کا بھی وشیش وہاں سپشٹ روپ سے وستار کے ساتھ کیا گیا ہے،، (باقیماندہ گوشت کے کھانے کا بھی خاص جواز صریح طور سے تفصیل کے ساتھ کیا گیا ہے)

نیز براہمن سروسو جلد دوم نمبر ۵ صفحہ ۱۹۷ پر بھی ایسا ہی لکھا ہے جس سے بھی حیوانی قربانی کا جواز ویدوں سے پایا جانا ثابت ہوتا ہے مگر بخوف طوالت پوری اور اصلی عبارت یہاں درج نہیں کی جا سکتی۔

(۵) شری یت پنڈت ابناس چندر داس ایم۔ اے۔ بی۔ ایل لیکچرار سنسکرت کلکتہ یونیورسٹی اپنی مشہور تصنیف "رگ ویدک انڈیا" طبع دوم کے صفحہ ۷۹ و ۸۰ پر لکھتے ہیں کہ:-

"There is also evidence of beef having been eaten by the ancient Aryans!! But milch cows were seldom sacrificed though there is evidence in the Rgveda and the Brahmanas of the practice of sacrificing barren cows (Vehat) or cows that miscarried or produced still-born calves." Page 79

Page 80 & 81 "In the Aitreya Brahmana which was composed long after the Rgveda, we come across a passage which says that when the king or any respected person comes as a guest, one should kill a bull or a Vehat i.e. an old barren cow (1, 3, 4), also Yajnavalkya expresses a similar view. In the Mahabharata it has been related that for the royal kitchen of king Rantideva two thousand cows and other animals used to be slaughtered daily. In the Rgveda also there is distinct mention of a place for slaughtering cows. (X. 89. 14) From all these

evidences it is clear that there was no prejudice of the ancient Aryans against beef-eating."

Page 80. "It may be argued that though bulls were sacrificed and their flesh cooked and offered to the Gods, it was not partaken of by the sacrificers, or the Aryans. But in Rv. VI. 39.1 the sage Bhardvaja distinctly prays to Indra to grant him and the worshippers food with "go" or cow as the principal item."

Page 79. The bull was the emblem of power and generation and was used for drawing the plough and the car or cart. But there is evidence of its having been killed in sacrifice and its cooked flesh offered to the Gods especially to Indra seemed to have developed a keen taste and inordinate desire for it. (Rv. X. 86.13 and 14).

Page 79. "They were also killed for their flesh, Indra having been very fond of it and devouring at a time the flesh of 100 to 300 buffaloes." (Rg V. 29.8 and VI. 17-11).

Foot note 23. "In Hari Vansha Parva of Mahabharata (Chap. 146-147) is the description of a picnic, held in Pindarka a watering place on the west coast of Gujrat near Dvarka in which Krishna, Baladeva, Arjuna and others took part. At the banquest roast buffalo, which seemed to have been a favourable dish was

served. In Chap. 205 of the Vanaparva of the Mahabharata also it is related that buffalo-meat was publicly sold in the market and the stalls displaying it were crowded by customers.

Page 80. "The sheep was also largely domesticated for its flesh and wool and sacrificed in honour of Gods. (Rg 1. 91. 14) The sheep of Gandhara was famous for its wool."

Page 263. There is evidence, however, in the Rg Veda that the horse-flesh used to be cooked and the meat partaken of by the worshippers with great relish." (Rig 1. 162. 11–13)

Page 265. "It has been mentioned in the Cathapatha Brahmana that the sacrifice, or Yajna as it is called, was at first in the cow or bull, from which it went into the horse, and from the horse it went into the goat, it went into the earth, where it found a place in the grains produced by the earth."

Page. 80. There was no prejudice, as there is at present day, against using receptacles made of cow-hides for storing water, wine, honey, oil, clarified butter and even articles of worship like the Soma juice." (Rv. i. 28, 9 and IX. 66. 29).

ترجمہ۔ صفحہ ۷۹ و ۸۰۔ قدیم آریوں کے گائے کے گوشت کھانے کی شہادت پائی جاتی ہے لیکن دودھ دینے والی گائیں شاذ و نادر ہی ماری جاتی تھیں اگرچہ رگوید اور برہمن گرنتھوں میں بانجھ یا اسقاط حمل والی گایوں کی قربانی کی رسم کی بھی شہادت موجود ہے۔ رگوید ۲-۷-۵-اتیریے براہمن ۱-۴۳-

صفحہ ۸۰- اتیریے براہمن میں جو کہ رگوید سے بہت بعد بنایا گیا ہے ہم ایک فقرہ پاتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ جب بادشاہ یا دیگر کوئی معزز شخص بطور مہمان کے آجاوے تو میزبان کو چاہئے کہ بیل یا بوڑھی بانجھ گائے کو ذبح کرے (۱-۳-۴) یاگیہ ولکیہ رشی بھی ایسا ہی خیال ظاہر کرتے ہیں (یاگیہ ولکیہ سمرتی ۱-۱۰۹)۔ مہابھارت میں بیان کیا گیا ہے کہ راجہ رنتی دیوے شاہی باورچیخانہ کے لئے دو ہزار گائیں اور دیگر حیوانات روزمرہ ذبح کئے جایا کرتے تھے رگوید میں بھی گایوں کے ذبح کرنے کی جگہ کا صریح اور صاف ذکر پایا جاتا ہے (۱۰-۸۹-۱۴) ان سب شہادتوں سے یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ قدیم آریوں میں گائے کے گوشت کھانے کے خلاف کوئی حقارت نہیں پائی جاتی تھی۔

یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگرچہ بیل قربان کئے جاتے تھے اور ان کا گوشت پکایا اور دیوتاؤں کی نذر کیا جاتا تھا لیکن قربانی دینے والے یا آریہ لوگ اسے کھاتے نہیں تھے۔ لیکن رگوید ۶-۳۹-۱ میں رشی بھاردواج اندر دیوتا سے التجا کرتے ہیں کہ انہیں اور دیگر عبادت کنندگان کو ایسی خوراک بخشیں جن میں گائے سب سے بڑی شے ہو۔

صفحہ ۷۹- بیل قوت اور نسل کا نشان سمجھا جاتا تھا اور ہل چلانے اور گاڑی کھینچنے میں بھی کام آتا تھا لیکن اس کے قربانی کے لئے ذبح کئے جاے۔ اور اس کا پکا ہوا گوشت دیوتاؤں خاصکر اندر دیوتا کی نذر کئے جانے کی شہادت پائی جاتی ہے جو ثابت کرتا ہے کہ اس کے مزہ واس کے لئے خواہش بہت بڑھ چکی تھی (رگوید ۱۰-۸۶-۱۴-۱۴)

صفحہ ۷۹- انہیں (بھینسوں کو) گوشت کے لئے بھی ذبح کیا جاتا تھا- اندر دیوتا اس کا یعنی بھینسوں کے گوشت کا بہت مشتاق تھا اور ایک ایک وقت میں سو سے لے کر تین سو بھینسوں کا گوشت کھا جایا کرتا تھا (رگوید ۵-۲۹-۸ نمبر ۶-۱۷-۱۱)

فٹ نوٹ ۲۳- مہابھارت کے ہری ونش پرب میں (ادھیائے ۱۴۶-۱۴۷) ایک ضیافت کا ذکر ہے جو کہ بینڈارکا میں دی گئی تھی جو کہ گجرات کے مغربی ساحل پر دوارکا کے نزدیک آبی ذیبہ ہے جس میں کرشن (بھگوان) بلدیو۔ ارجن اور دیگر کئی اصحاب شامل ہوئے تھے۔ دعوت میں بھینسے کے گوشت کے کباب [illegible] تھے جو کہ نہایت لذیذ کھانا متصور کیا جاتا تھا [illegible]

اتھرویا ۷ ۲۰۵ میں بھی لکھا ہوا ہے کہ بھینسوں کا گوشت سرعام بازاروں میں بکا کرتا تھا اور اس گوشت کی دو کانوں پر گاہکوں کی بھیڑ لگی رہتی تھی۔

صفحہ ۹۰ - بھیڑیں بھی ان کے گوشت اور اون کے لئے پالی جاتی تھیں اور انہیں دیوتاؤں کے لئے قربان بھی کیا جاتا تھا۔ (رگوید ا۔ ۹۱۔ ۱۴)۔ قندھار کی بھیڑیں اپنی اون کے لئے مشہور تھیں

صفحہ ۳۶۳ - مگر رگوید میں یہ شہادت پائی جاتی ہے کہ گھوڑے کا گوشت پکایا جاتا تھا اور پرستش کرنے والے اسے نہایت مزیدار سمجھکر کھایا کرتے تھے (رگوید ۱۔ ۱۶۲۔ ۱۱۔ ۱۳۔)

صفحہ ۲۶۵ - شت پتھ براہمن میں لکھا ہوا ہے کہ قربانی یا یگیہ جیسا کہ اسے اس زمانے میں کہا جاتا تھا۔ پہلے گائے یا بیل میں تھی۔ وہاں سے یہ گھوڑے میں اور گھوڑے میں سے نکل کر بکرے میں اور بکرے سے زمین میں گئی۔ جہاں اس نے زمین سے پیدا شدہ اناج میں قیام پکڑا۔

صفحہ ۸۰ - آجکل کی مثل قدیم آریوں میں گائے کے چمڑے سے بنے ہوئے کپوں کے خلاف جو پانی۔ شراب۔ شہد۔ گھی۔ حتیٰ کہ پوجا کا سامان سوم رس وغیرہ رکھنے کے لئے استعمال میں لائے جاتے تھے کوئی حقارت نہیں پائی جاتی تھی (رگوید ا۔ ۲۸۔ ۹ نیز ۹۔ ۶۶۔ ۲۹)

(۶) "شری چنتامن راؤ ونیدیہ جی کا گورکشن پر ایک لیکھ پرکاشت ہوا جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ "پراچین کال میں اس بھارت بھومی میں گو مانس بھکشن کی پرتھا تھی۔ ویدک زمانے میں رشی لوگ یگیہ یاگیوں میں گو مانس کا پریوگ کیا کرتے تھے۔ اتنا ہی نہیں بہت پرانتیا ہنک کشُدھ ہاشمن کے لئے بھی گو مانس کا پریوگ ہوتا تھا" (بحوالہ "گو وید ھ" صفحہ ۱ مصنفہ پنڈت دامودر ستات ولیکر جی مہاراج)

(۷) شری پت سری نواس آئینگر جی مہاراج نے حال ہی میں دہلی میں لیکچر میں کہا ہے کہ ویدوں میں گائے کی قربانی کی کوئی مخالفت نہیں کی گئی ہے اور ان کے اس لیکچر پر غور کرنے کے لئے سناتن دھرم لیگ کی طرف سے ایک میٹنگ کمپنی باغ میں بماہ جنوری کی گئی تھی۔ جو ناکامیاب رہی۔

(۸) مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج بانی آریہ سماج جو اپنی شہرہ آفاق تصنیف "ستیارتھ پرکاش" بار اول مطبوعہ سٹار پریس محلہ رامپورہ بنارس (۱) سنہ ۱۸۷۵ء سملاس ۳ صفحہ ۴۵ پر لکھتے ہیں کہ:۔

"وید براہمن اور سوتر پستکوں میں چار پرکار کے پدارتھ (قسم کی اشیاء) ہوم کئے ہیں ایک تو جس میں سگندھ گن (خوشبودار) ہو، جیسے کہ کستوری کیشر وغیرہ آدک اور دوسرا جس میں مشٹ گن ہووے جیسے کہ شکر شکر آدک۔ تیسرا جس میں پشٹی کارک گن ہو گے جیسے کہ دودھ۔ گھی اور مانس آدک (گوشت وغیرہ)

(ب) نیز دہی اصلی ہندی ستیارتھ پرکاش مطبوعہ بنارس بار اوّل ۱۸۷۵ء سملاس ۱۰ صفحہ ۳۰۲ پر بھی لکھتے ہیں کہ:۔

"ویسا ہی دھرم شاستر کی رِیتی[۱] سے مد بھکشن (شراب حرام) تھا[۲] جتنے منشیوں[۳] کے اِیکارک پشوان[۴] کا مانس ابھکشن تھا بنا ہوم سے اَن اور مانس بھی ابھکشن ہے"

(ج) نیز اسی ۱۸۷۵ء مطبوعہ بنارس والی ستیارتھ پرکاش سملاس ۱۱ صفحہ ۳۰۲ و ۳۰۳ پر لکھتے ہیں کہ:۔

"اس سے جہاں جہاں گومیدھ[۵] آدک لکھے ہیں وہاں وہاں پشوؤں[۶] میں نروں کا مارنا لکھا ہے اس سے اس اَبھیپرائے[۷] سے نرمیدہ لکھا ہے۔ منش[۸] نر کو مارنا کہیں نہیں کیونکہ جیسی پشٹی بیل آدک[۹] نروں میں ہے ویسی استریوں[۱۰] میں نہیں ہے اور ایک بیل سے ہزارہا گیا گربھ[۱۱] وتی ہوتی ہیں اس سے ہانی[۱۲] بھی نہیں ہوتی۔ سو ئی لکھا ہے:۔

जौरनु वन्ध्योऽ उनी शामीय:

"گئور نو بندھیو اگنی شامیہ" یہ براہمن کی شرتی ہے اس میں پلنگ[۱۳] نردلش سے یہ جانا جاتا ہے کہ بیل آدک[۱۴] کو مارنا گیا کو نہیں۔ سو بھی گومیدھ آدک[۱۵] یگیوں میں ایشٹر[۱۶] نہیں کیونکہ بیل آدمی[۱۷] سے بھی منشیوں[۱۸] کا بہت اپکار ہوتا ہے اس سے ان کی بھی رکھشا کرنی چاہیے اور جو بندھیا[۱۹] گائے ہوتی ہیں ان کو بھی گومیدھ میں مارنا لکھا ہے۔

"स्थूल पृषती माग्ने वारुणी मनड्वा होमालभेत"

(ستھول پرشتی ماگنے وارنی منڈواہو مالبھیت) یہ براہمن کی شرتی ہے اس میں استری[۲۰] لنگ اور ستھول پرشتی وشیشن[۲۱] سے بندھیا[۲۲] گائے لی جاتی ہے۔ کیونکہ بندھیا سے ڈگدھ[۲۳] اور ولسپہ[۲۴] آدکوں[۲۵] کی اتپتی ہوتی نہیں اور جو مانس نہ کھائے سو گھرت[۲۶]۔ ڈگدھ[۲۷] آدکوں سے نرواہ[۲۸] کرے کیونکہ گھرت ڈگدھ آدکوں سے بھی بہت پشٹی[۲۹] ہوتی ہے سو جو مانس کھائے اتھوا گھرت ڈگدھ آدکوں سے نرواہ کرے وہ بھی سب اگنی میں ہوم کے بنا نہ کھائے کیونکہ جیو کے مارنے کے سمے[۳۰] پیڑا[۳۱] ہوتی ہے اس سے کچھ پاپ بھی ہوتا ہے۔"

عہ ۱ بموجب عہ ۲

اور عہ ۳ الناقوں عہ ۴ قالمدہ رساں حیوان عہ ۵ بقر عید وغیرہ عہ ۶ مقصد عہ ۷ وغیرہ عہ ۸ مادہ عہ ۹ حاملہ عہ ۱۰ نقصان عہ ۱۱ صفت مذکر کے استعمال سے عہ ۱۲ ...

پھر جب اگنی میں وہ ہوم کریں گے تب پرمانو سے الگ ہو کر سب جیووں کو سکھ پہنچیگا۔ ایک جیو کی پیڑا سے پاپ بھیا تھا سو بھی تھوڑا سا گنا جائیگا۔ انیتھا نہیں۔"

(ذ) نیز اسی ہندی ستیارتھ پرکاش مطبوعہ بنارس ۱۸۷۵ء والی ستیارتھ پرکاش سملاس ۱۲، صفحہ ۳۹۷ پر لکھتے ہیں کہ:۔

"ان سے پوچھنا چاہیے کہ ہنسا تم لوگ کس کو کہتے ہو؟ جو وے کہیں کہ کسی جیو کو پیڑا دینا سو تو بنا پیڑا کے کسی پرانی کا کچھ دیوہار سدھ نہیں ہوتا ہے"

(ر) نیز سملاس ۱۲ صفحہ ۳۹۹ پر بھی لکھتے ہیں کہ:۔

"یگیوں کے وشیوں میں آپ کُترک کرتے ہیں سو یدا رتھ وہ یگیا کے نہیں ہوتے سے کیونکہ گھرت دودھ اور مانس آدکوں کے یتھا وت گن جانتے اور یگیہ کا اپکار کرنے والوں کو مارنے میں تھوڑا سا دکھ ہوتا ہے پرنتو یگیہ میں چراچر کا اتینت اپکار ہوتا ہے ان کو جو جانتے تو کبھی یگیہ وشے میں ترک کرتے؟"

(س) نیز سملاس ۱۴ میں لکھا ہوا ہے کہ:۔

"اور گائے تو پشو ہے سو پشو کی کیا پوجا کرنا اچت ہے؟ کبھی نہیں کنتو اس کی تو یہ ہی پوجا ہے کہ گھاس جل اِتیادک سے اس کی رکھشا کرنا سو بھی دودھ آدی پرپوجن کے واسطے۔ انیتھا نہیں اور گدھی کی پوجا بھی ایسی ہی ہوتی ہے جبکو پریوجن رہتا ہے وہ پرپوجن کے واسطے کرتا ہی ہے۔ اور دوسرا شلوک اشوالبن نام اشومیدھ گوالبن نام گومیدھ اور سنیاس گرہن اور مانس کا پنڈدان اور ودھوا سے دیور کے نیوگ سے پتر اتپتی یہ پانچ سب کال میں کرنا چاہیے ان سے بڑا سنسار کا اپکار ہے اور کچھ پاپ نہیں اس کے کہنے سے اجامیدھ آدکوں کا تیاگ نہیں آیا۔ اشومیدھ اور گومیدھ کا کرنا اس سے بڑا سنسار کا اپکار ہے سو پہلے کہہ دیا اور سنیاس کا تیاگ کرے ارتھات پاکھنڈ کریگا جیسے کہ ویراگی آدک اس سے تو سنسار کی بڑی ہانی ہوتی اس سے سنیاس کا ہونا اوشیہ ہے اور مانس کے پنڈ دینے میں تو کچھ پاپ نہیں کیونکہ دیدانا پر شالو کے تدانا بھتر دیوتا"، جو مہابھارت کا بچن ہے"

(ش) نیز مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج نے اپنی دوسری تصنیف "دستکار ودھی" مطبوعہ ایشیاٹک پریس بمبئی ۱۸۸۲ء مطابق سمنت ۱۹۳۹ بکرمی صفحہ ۱۱ پر ہدایت فرمائی ہے کہ:۔

۱۔ جزو لاتجزی ۲۔ ایٹمز ۳۔ مذکورہ ۴۔ زیادہ ۵۔ تکلیف ۶۔ جاندار ۷۔ بارہ ۸۔ علم طبیعیات ۹۔ ضروری ۱۰۔ ۱۱۔ فائدہ ۱۲۔ متحرک ۱۲۔ غیر متحرک یا جاندار و غیر جاندار ۱۳۔ بے انداز فائدہ ۱۴۔ حیوان ۱۳۔ مناسب ۱۴۔ غرض ۱۵۔ فائدہ ۱۶۔ بیوہ ۱۷۔ حصول اولاد ۱۸۔ یگیہ کی قربانی ۱۹۔ نقصان۔

اُپنشد ادھیائے ۶ براہمن ۴ کنڈ ۱۸ کا ترجمہ یوں کیا ہے :-

"جو چاہے کہ میرا پتر پنڈت سارے ویدی شاستروں کو جیتنے والا۔ سبھا میں جیتنے میں نہ آنے والا۔ یُدھ میں گمن ۔ ہر شس اور تر تھیتا کرنے والا۔ شکشت بانی کا بولنے والا۔ سب وید وید انگ کے پڑھنے اور پڑھانے تھا سر وآیو کا بھوگنے والا پتر ہوے وہ (مانس اودنم یا چتوا) یکت بھات کو پکاکے پور ودکت گھرت یکت کھائیں تو ویسے پتر ہونے کا سمبھو ہے"

(ص) نیز اسی ۱۸۹۷ء والی سنسکار ودھی صفحہ ۴۳ پر لکھا ہے :-

(अजमन्नाद्य कामः ॥२॥ तैत्तरं ब्रह्म वर्चस कामः ३) अजस्येदमाजम तैत्तरस्य्हचर्यान्मांसस्यात्र ग्रहणमन्नं क्षीरं दधि घृतानां इति आश्वलायन

اُرتھات اجا کے مانس کا بھوجن ان آدمی کی اچھا کرنے والا تھا وِدیا کا مثل کے لئے تِتّر کا مانس بھوجن کرا دے۔

(ض) نیز ستیارتھ پرکاش کے مابعد کے ایڈیشنوں کے سملاس ۱۳ دفعہ (۳۹) اردو صفحہ ۶۲۳ پر بھی لکھا ہے کہ "(۲۰) تب نوح نے خداوند کے لئے ایک مذبح بنایا اور سارے پاک چرندوں اور پاک پرندوں میں سے لے کر اس مذبح پر سوختنی قربانیاں چڑھائیں اور خداوند نے خوشنودی کی بو سونگھی اور خداوند نے اپنے دل میں کہا کہ انسان کے لئے میں زمین کو پھر کبھی لعنت نہ کرونگا اس لئے کہ انسان کے دل کا خیال لڑکپن سے برا ہے اور جیسا کہ میں نے کیا ہے سارے جانداروں کو نہ ماروں گا (باب ہشتم آیت ۲۰ و ۲۱) "

"(محقق) مذبح (ویدی) کے بنانے اور سوختنی قربانیاں چڑھانے (ہوم کرنے) کا ذکر ہونے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ باتیں ویدوں سے بائیبل میں گئی ہیں" وغیرہ

(۹) شری پنڈت سائین آچاریہ جی مہاراج مترجم و مفسر وید مقدس۔ چنانچہ ان کا عقیدہ اور ترجمہ وید آگے نفس مضمون میں دیا جائیگا

(۱۰) شری پنڈت مہی دھر جی مہاراج مترجم و مفسر وید مقدس۔

(۱۱) شری سوامی شنکر آچاریہ جی مہاراج۔

شاریرک ادھیائے ۳ سوتر ۲۸ در "अशुद्धमिति चेन्न शब्दात" کے بھاشیہ میں لکھتے ہیں کہ

"हिंसानुग्रहात्मक ज्योतिष्टोमस्य धर्मत्वावधारणान्न वैदिकं कर्माशुद्धम्"

یعنی ہنسا سے مطلب مقصود کو دینے والا۔

ڈروری نہ ہونا یعنی مضبوط ہیں تیز کرنے والا۔ دشمنوں سے خوف زدہ لڑائی میں جا کر خوف زدہ اور سب سے خوف رہنے والا نہ ہو

جو جیو گھات سوم یگیہ ہے اس کو دھرم روپ ہونے سے ویدک کرم ناپاک نہیں۔

(۱۲) شری راما نج آچاریہ جی مہاراج۔ جو کہ بالا شادریک سوتر کے شری بھاشیہ میں فرماتے ہیں کہ:-

अग्नीषोमीयादेः संज्ञपनस्य स्वर्ग लोक प्राप्ति हेतुतया हिंसा त्वाभाव शब्दात् पशोर्हि संज्ञपन निमित्तां स्वर्ग लोक प्राप्तिं वदंतं शब्द मामनंति, भेस हिंसतः पशुर्दिव्य देहो भूत्वा स्वर्गं लोकं याति॥ शब्दार्थं च कुर्वति हिरण्य शरीर ऊर्ध्वं स्वर्गं लोकं याति इत्यादिकम्। अति शयिता भ्युदय साधन भूतो व्यापारोऽल्प दुःखदोऽपि न हिंसा प्रत्युत रक्षणमेवेति"॥

خلاصہ مطلب- اگنی شومیہ وغیرہ میں حیوانی قربانی بہشت میں جانے کا ذریعہ ہونے کی وجہ سے ہنسا (گناہ) نہیں اور حیوانی قربانی سے بہشت ملتا ہے یعنی یگیہ میں مارا ہوا حیوان سونے کا جسم والا بن کر بہشت میں جاتا ہے اس لیئے بے اندازہ راحت کا ذریعہ جو کرم (فعل) وہ تھوڑا سا دکھ دینے والا بھی ہنسا نہیں یعنی یگیہ میں مارے ہوئے حیوان کو بہشت کا خاص سکھ ملتا ہے اس لئے اس کے مارنے سے ہنسا کا پاپ نہیں بلکہ رکشا ہے۔

(۱۳) مسٹر آر سی دت کمشنر بنگال کی بھی یہی رائے تھی کہ ویدک یگیوں میں اور ویدوں میں حیوانی قربانی کا جواز پایا جاتا ہے۔

(۱۴) پنڈت رمانا تھ سرسوتی جو کلکتہ کے مشہور سنسکرت دان پنڈت تھے اور جنہوں نے بنگالی زبان میں رگوید سنگھتا کا ترجمہ بھی کیا تھا رگوید منڈل ۱۔ سوکت ۱۶۰ رچا ۱۲ کی ٹیکا میں لکھتے ہیں کہ:-

دو اس زمانے میں گائے کا گوشت ابھکشیہ (حرام) نہ تھا آشو لاین گرھیہ سوتر کے پہلے ادھیائے میں کرشن یجروید کے تیتری براہمن کے اشومیدھ پرکرن میں اور شکل یجروید کی واج سنئی سنگھتا کے پرش میدھ پرکرن میں آریوں کے انواع اقسام کی گوشتخوری کا سلسلہ ہے۔ گومیدھ۔ اشومیدھ۔ اج میدھ وغیرہ یگیہ پہلے رائج تھے۔ سمرتی شاستر میں لکھا ہے کہ پہلے زمانہ میں مہمان کے آجانے پر "مہوکشم وامہاجم وا یعنی بیل یا بکرا مار کر کے

महोक्षं वा महाजं वा

مہمان نوازی کی جاتی تھی- اتریہ برہمن کے چھٹے انک میں ہے- لکھتے ہیں کہ جنک نے ایک بچھڑا مار کے کھلایا تھا۔"

(۱۵) مسٹر راجیندر لال متر صاحب اپنی مشہور تصنیف "انڈو آرینس"

جلد اول زیر عنوان "قدیم ہند میں گائے کا گوشت" لکھتے ہیں کہ:-

"They (the Sutras and the Vedas) distinctly affirm that bovine meat was used as food."

ترجمہ:- وہ (سوتر اور وید مقدس) اس امر کا کھلے الفاظ میں اقرار کرتے ہیں کہ (قدیم ہند میں) گائے کا گوشت بطور خوراک کے استعمال کیا جاتا تھا۔

(۶) شری ابٹ آچاریہ مترجم و مفسر وید مقدس جنکا ترجمہ و تفسیر وید مقدس پر آگے چل کر لکھی جائے گی۔

ان کے علاوہ تقریباً تمامتر سمرتی کار یعنی سمرتیوں کے مصنف منو۔ یاگیہ ولکیہ وغیرہ مانتے تھے کہ ویدک یگیوں میں حیوانی قربانی کا جواز پایا جاتا ہے جسکا ثبوت بعد حوالہ متن میں دیا جائیگا۔ ویدوں کے مغربی علما ایسکولر۔ گرفتھ۔ ولسن وغیرہ اور تقریباً تمامتر سناتن دھرمی ہندو علماء کی بھی یہی رائے ہے۔ اب میں ایمانداری کے ساتھ مخالف رائے رکھنے والوں کی بھی دلائل کو ظاہر کر دینا چاہتا ہوں تاکہ معزز ناظرین واقعات و ہر دو خیالات کی روشنی میں سچ جھوٹ میں امتیاز کر سکیں میں پہلے لکھ آیا ہوں کہ مخالف رائے رکھنے والوں میں سے شاید فی زمانہ سب سے بڑے فاضل ویدوں کے شری پنڈت دامودر سات ولیکر جی مہاراج ہیں اور سب سے بہترین تصنیف "گومیدھ" ہے لہٰذا میں "گومیدھ" میں سے چند اقتباسات حرف بحرف نذر ناظرین کئے دیتا ہوں اور اس کے بعد اتھروید کے مترجم و مفسر شری پنڈت کھیشم کرن جی کی وید منتروں پر تاویل بھی لکھوں گا تاکہ پبلک کو معلوم ہو جاوے کہ بعض ہندو متعصب پنڈت صاحبان خاصکر آریہ سماجی ودوان جنکا مشن ہی ہندو قوم اور ہندو دھارمک گرنتھوں کی برائیوں پر پردہ پوشی کرنا ہے کس طرح حقیقت کو چھپا کر پبلک کی آنکھوں میں دھول جھونکنے اور اپنا الو سیدھا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں میں کچھ زیادہ رائے ان کے متعلق نہ دے کر ان کی تحریرات کو معزز ناظرین کی رائے پر ہی چھوڑنا مناسب سمجھتا ہوں اور اصل مضمون پر آتا ہوں

(۱) پنڈت دامودر سات ولیکر جی مہاراج در "گومیدھ" صفحہ ۴ مطبوعہ بار دوم سنہ ۱۹۲۷ء لکھتے ہیں کہ:-

(۱) کیول کسی بات کی پراچینتا اس کی اتمتا کو سدھ نہیں کر سکتی اتہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یدی ویدک زمانے میں لوگ گو مانس بھکشن کرتے تھے ایسا سدھ ہوا تو اس سے یہ کدا پی سدھ نہیں ہوگا

عا قدامت ع۲ عمدگی۔ ع۳ اسلئے ع۴ ثابت ع۵ فرد ری ع۶ مروج

کہ آج بھی ہیں گو مانس بھکشن کرنا آوشیک ہے کئی باتیں ایسی ہیں کہ جو ویدک زمانہ میں پرچلت تھیں پرنتو اس سمے ان کا پرچار نہیں ہے ؎

معزز ناظرین کیا پنڈت داسودر سات ولیکر جی مہاراج کی اس تحریر سے کہ اگر ویدک زمانہ - میں لوگ گائے کا گوشت کھاتے تھے ایسا ثابت ہوا تو اس سے یہ ہرگز ہرگز ثابت نہیں ہوگا کہ آج بھی ہمیں گائے کا گوشت کھانا ضروری ہے - کئی باتیں ایسی ہیں کہ جو ویدک زمانے میں مروج تھیں لیکن اس وقت ان کا رواج نہیں ہے ؎ چور کی داڑھی میں تنکے کی مثل یہ ثابت نہیں ہوتا کہ پنڈت جی کو ویدوں میں سے گائے کے گوشت کھانے کے جواز و رواج ثابت ہو جانے کا خوف ہے اسی لئے تو فرماتے ہیں کہ ایسا ثابت ہونے پر بھی اس کا رواج اس لئے نہیں دینا چاہئے کیونکہ ویدک زمانہ میں اور بھی ایسی کئی باتیں مروج تھیں جو آج کل نہیں ہیں - گو یا پنڈت جی اشارۃً یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ ویدک زمانہ میں گائے وغیرہ حیوانوں کے گوشت کھانے کی مثل اور بھی کئی خرابیاں تھیں جنکو موجودہ زمانہ کے لوگوں نے برا سمجھکر چھوڑ رکھا ہے -

(ب) گومیدھ صفحہ ۳۵ - پر پنڈت داسودر سات ولیکر جی مہاراج اپنے خیالات کی تائید میں کہ حیوانی اور خصوصاً گائے کی قربانی آغاز زمانہ میں نہ تھی بلکہ وسطی زمانہ سے اس کا رواج ہوا چرک سنگھتا (چکتسا) ادھیائے ۱۹ کا حوالہ نقل کرکے خود ہی اس کا ترجمہ کرتے ہیں وھو ھذا -

आदि काले खलु यज्ञेषु पशवः समालंभनीया बभूवुः
नारंभाय प्रक्रियन्ते स्म। ततो दक्षयज्ञ प्रत्यवर कालं मनोः
पुत्राणां मरिष्यन्नाभके क्ष्वाकु कुविड चर्यां दीनां च क्रतुषु
पशूनामेवाभ्यनुज्ञानात्पशवः प्रोक्षणमापुः। अतश्च प्रत्य-
वर काले पृषध्रेण दीर्घ सत्रेण यजमानेन पशूनामला-
भाद्गवामालम्भः प्रावर्तितः। तं दृष्ट्वा प्रव्यथिता
भूत गणाः। तेषां चोपयोगाद् उपकृतानां
गवां गौरवादौष्ण्याद साम्याद् शस्तोपयो-
गाच्चोपहताग्नीनामुपहृत मनसामतीसारः
पूर्वमुत्पन्नः पृषध्र यज्ञे" अ० १९

ترجمہ - از پنڈت داموور سات ولیکر جی مہاراج "اہوی کال میں پہنچ گئو آدی پشو کو یگیہ میں سشتو بھت کیا جاتا ہے ان کا بدھ نہیں ہوتا تھا۔ پشچات وکشش یگیہ کے نشتر میرشیلن - نابھاک۔ اکشواکو تھاکوڈ چریہ آدی منو کے پتروں کے یگیوں میں پشو کا پروکشن ہونے لگا اس کے بعد بہت سمے ویتیت ہونے پر راجا پرشدھر نے جب دیرگھ ستر شروع کیا اور انیہ پشو تہ ملنے لگے تب انیہ پشوؤں کے ابھاو میں گئووں کا آلمبھن شروع کیا گئووں کی یہ دشا دیکھ کر سب پرانی ماتر کو بڑا کشٹ ہوا گئووں کا مانس بھاری اسٹھن اور اسوابھاوک ہونے کے کارن اس سمے لوگوں کی اگنی اور بدھی شکتی بھی مند ہو گئی اور اگنی مند ہونے کے کارن اسی پرشدھر کے یگیہ میں گو بدھ سے اتی سار روگ اتپن ہوا"

پنڈت جی مہاراج کس تحریر سے بجائے اس کے کہ ویدک زمانہ میں گائے وغیرہ حیوانی قربانی کی ممانعت ونہی ثابت ہو الٹا جواز ورواج عیاں ہوتا ہے پنڈت جی ترجمہ کرتے ہوئے خود لکھتے ہیں کہ وکشش یگیہ کے بعد مرشیلن، نابھاک اکشواکو اور کوڈچریہ وغیرہ منو کے بیٹوں کے یگیوں میں حیوانی قربانی کی جانے لگی اور راجا پرشدھر نے جب دیرگھ ستر (نامی یگیہ) شروع کیا تب دیگر حیوانوں کے قحط میں گایوں کی قربانی شروع ہوئی گایوں کا گوشت ثقیل۔ گرم اور طبیعت کے خلاف ہونے کے باعث اس زمانہ کے لوگوں کی حرارت ہاضمہ اور عقل بھی دھیمی ہو گئی اور حرارت ہاضمہ دھیمی ہو جانے کے باعث اسی پرشدھر (راجا) کے یگیہ میں گائے کی قربانی سے اتی سار نامی عارضہ پیدا ہوا"۔ کیا پنڈت جی اس امر واقعہ سے انکار کر سکتے ہیں کہ منو جی مہاراج آدی پرش (مورث اولین) کی اولاد تھے جو نہ صرف ویدک زمانہ میں ہی ہوئے بلکہ دنیا کے آغاز میں پیدا ہوئے تھے جیسا کہ ان کی تصنیف منو سمرتی کے بارہ میں مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج نے ستیارتھ پرکاش سملاس ۱۱ دفعہ ۲ صفحہ ۳۶۸ میں لکھا ہے کہ:۔

"یہ منو سمرتی جو دنیا کے ابتدا میں ہوئی ہے اس کا حوالہ ہے"

اور کہ جب منو کے بیٹوں اکشواکو جو کہ شری رام چندر جی مہاراج کے مورث اعلیٰ تھے وغیرہ کے یگیوں میں حیوانی قربانی کی جانے لگی تو کیا وہ ویدک زمانہ نہیں تھا؟

---

۱ بھگایا ۲ قتل ۳ پیچھے ۴ بعد ۵ حیوانی قربانی ۶ زمانہ گذر جانے پر ۷ دیگر حیوانات ۸ قحط ۹ قربانی ۱۰ گرم مزاج ۱۱ بخیر مزاج ۱۲ باعث ۱۳ پیدا۔

اور آتی سار روک ہونے سے ثابت ہے کہ وہ لوگ نہ صرف گائے کی قربانی ہی کیا کرتے تھے بلکہ اس کا گوشت بھی کھایا کرتے تھے تبھی تو ثقیل۔ گرم اور طبیعت کے خلاف ہونے کی وجہ سے آتی سار عارضہ شروع ہوا ورنہ بغیر کھائے کس طرح حرارت ہاضمہ کم ہو سکتی تھی؟ پس جرک سنگھتا جو آیُروید کی گرنتھ ہے اور دھنونتری رشی کی تصنیف ہے اس سے بھی یہ ہی ثابت ہے کہ ویدک زمانہ کے رشی و دیگر آریہ لوگ ہی گائے کی قربانی کے موجد تھے نہ کہ مسلمان اس لئے مجھے بقول مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج و دھنونتری رشی جی مہاراج کہنا پڑتا ہے کہ ؎

اے باد صبا ایں ہمہ آوردۂ تست۔

کیا معزز ہندو ناظرین ایسی زبردست شہادت پانے جانے پر بھی گائے کی قربانی کا الزام اپنے مسلمان بھائیوں پر تھوپیں گے؟

(ج) "گومیدھ" صفحہ ۶۰ پر شت پتھ براہمن ۱-۲-۳-۶ تا ۹۔

पुरुषं वै देवा अग्रे पशुमालेभिरे तस्मालब्धस्य मेधो ऽपचक्राम इत्यादि

کا ترجمہ کرتے ہوئے شری پنڈت واسودیو ساتولیکر جی مہاراج لکھتے ہیں کہ "ان پچھلوں کا تاث پریہ یہ ہے۔ پہلے دیووں نے منشیہ کو کاٹا۔ تب ان کو پتہ لگا کہ اس میں سے یگیہ بھاگ بھاگ گیا اور گھوڑے میں چھپ گیا ہے۔ تب انہوں نے گھوڑے کو کاٹ کر دیکھا تو ان کو ودت ہوا کہ وہاں سے بھی یگیہ بھاگ گیا اور گائے میں جا کر بیٹھ گیا تب انہوں نے گائے کو کاٹ ڈالا تو بھی ان کو پتہ لگا کہ وہاں سے بھی یگیہ کا بھاگ بھاگ گیا اور مینڈھے میں گھس گیا تو انہوں نے اس کو کاٹ کر دیکھا تو وہاں سے بھی وہ بھاگ گیا اور بکرے میں چھپ گیا تو انہوں نے بکرے کو کاٹا تو وہ یگیہ بھاگ گیا اور بھومی میں گھس گیا اور جو تھا چاول روپ سے اوپر آ گیا اس لئے چاول اور جو کا ہی پورن و بہ بہ وان ہے کیونکہ یہاں وہ یگیہ کا بھاگ ستھر رہا"

معزز ناظرین پنڈت جی کی اس تحریر سے کیا یہ ثابت نہیں ہے کہ دیووں نے ہی پہلے انسانی اور حیوانی قربانی کو رواج دیا؟

۱ مطلب ۲ انسان ۳ قربانی کا حصہ ۴ معلوم ۵ زمین ۶ قائم

(ب) "گومیدھ" صفحہ ۱۶۹، ۱۷۰ پر پنڈت دامودر سات ولیکر جی مہاراج رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۱۶ منتر ۷ کا ترجمہ حسب ذیل لکھتے ہیں جو لفظ بلفظ نذر ناظرین کیا جاتا ہے تاکہ آپ جان سکیں کہ آیا قربانی گاؤ کا مسئلہ وید مقدس میں ہے یا نہیں۔

अग्नेर्वर्म परि गोभिर्व्ययस्व सं प्रोर्णुष्व
पीवसा मेदसा च। नेत्त्वा धृष्णुर्हरसा जर्हृषाणो
दधृग्विधक्ष्यन्पर्यङ्खयाते॥ ऋ० १०।१६।७

ترجمہ۔ (از دامودر سات ولیکر جی) "(अग्नेः वर्म) اگنی کی جوالائیں (गोभिः) گئوؤں سے (परिव्ययस्व) بچاؤ (पीवसा मेदसा च) گاڑھی چربی سے (सं प्रोर्णुष्व) ٹھیک پرکار[1] آچھادت کرو[2]۔ ایسا کرنے سے (हरसा धृष्णुः) تیج سے دھرشن کرنے والا (जर्हृषाणः) آنندت ہونے والا (दधृक् विधक्ष्यन्) بھسم کرنے والا اگنی (न त्वा पर्यङ्खयाते) تجھے گھیر کر نہیں جلاویگا" اس منتر کے دیکھنے سے بھی گئو کاٹنے کی کلپنا ویدک زمانے میں تھی ایسا سدھ نہیں ہو سکتا۔ ایک بات یہاں دھیان میں رکھنی چاہئے۔ وہ یہ ہے کہ آج کل کے سمان[4] ویدک سمے میں گئو پشو جنیہ[5] مانی جاتی تھی پرنتو آجکل مرت گئو[6] کے چرم۔ ہڈی۔ چربی۔ آدی پدارتھوں کا کوئی اپیوگ[7] نہیں کرتا ویدک سمے میں مرے ہوئے گئو کے دیہہ[8] سے جتنے اپیوگی[9] پدارتھ ہو سکتے ہیں بنائے جاتے تھے! آجکل ہندوؤں میں ایک جاتی ہے کہ جو اس دیوستانے[10] کو کر سکتی ہے۔ پرنتو ٹھیک ریتی سے یہ دیوستانے آج کل نہیں کیا جاتا اتہ[11] چمڑا۔ ہڈی۔ چربی (صفحہ ۱۷۰) آدی پدارتھ ویرتھ[12] ناش میں جاتے ہیں۔ پاٹھک وچار کریں اور اسی ریتی[13] سے گئو کے مرت شریر[14] سے جو ہو سکتا ہے آرتھک لابھ[15] پراپت کرنے کے دیو بار سے ونچت[16] نہ رہیں۔ استو۔ اس پرکار گھنی چربی کے گوے مرت شریر[17] پر رکھے جاتے تھے یہ بات پوروکت[18] منتر کے (पीवसा मेदसा सं प्रोर्णुष्व) گھنی چربی سے مردے کو آچھادت کرو، اس بھاگ میں سپشٹ شبد[18] وں سے کہی ہے۔"

---

[1] شعلے [2] اچھی طرح ڈھانکو [3] گرمی [4] مثل [5] متبرک [6] مردہ گائے کے چمڑے [7] جسم [8] استعمال [9] مفید اشیاء [10] کام [11] اس لئے [12] اشیاء بے فائدہ پیدا ہوتی ہیں [13] طریق [14] مردہ جسم [15] حصول منفعت [16] محروم [17] مذکورہ بالا [18] صریح الفاظ۔

معزز ناظرین! پنڈت جی کی اپنے ترجمہ و تفسیر سے صاف ظاہر ہے کہ وید کے حکم کے بموجب مردے کو گائے کی چربی سے خوب ڈھانک کر جلانا چاہئے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ پنڈت جی اپنی کتاب "گومیدھ" کے ناظرین کو ہدایت بھی کرتے ہیں کہ بوجہ نہ سرانجام دینے ٹھیک طرح سے مردہ گائے کا چمڑا، ہڈی اور چربی وغیرہ اشیاء فضول ضائع جاتے ہیں۔ ناظرین غور کریں اور اس طرح گائے کے مردہ جسم سے جو ہو سکتا ہے فائدہ حاصل کرنے کے طریقے سے محروم نہ رہیں" گویا پنڈت جی کی ہدایت اور نصیحت یہ ہے کہ ناظرین گومیدھ مردہ گائے کے جسم میں سے ہڈی، چمڑا اور چربی نکال کر فائدہ حاصل کیا کریں۔ میں اپنے پوجیہ پنڈت دامودر ساتولیکر جی مہاراج کی توجہ آشولائن گرھیہ سوتر کے چوتھے ادھیائے کی طرف دلانا چاہتا ہوں جس میں انوسترنی کا بیان تفصیل کے ساتھ لکھا ہے جس میں تھوڑا سا نمونہ کے طور پر پنڈت جی کی خدمت میں پیش کرتا ہوں:

अनुस्तरणीं ४ पशुविशेष-
माह ॥ गां ॥५॥ अजां वैकवर्णाम् ॥६॥ कृष्णामेके ॥७॥ अनु-
स्तरण्या वपामुत्खिद्य शिरो मुखं प्रच्छादयेदग्नेर्वर्म
परि गोभिर्व्ययस्वेति ॥१९॥ वृक्का उद्धृत्य पाण्योरादध्याद
ति द्रव सारमेयौ श्वानाविति दक्षिणे दक्षिणं सव्ये सव्यं ॥
२०॥ हृदये हृदयं ॥२१॥ सर्वां यथाङ्गं विनिक्षिप्य चर्मणा
प्रच्छाद्येममग्ने चमसं माविजिह्वर इति प्रणीता
प्रणयनमनुमन्त्रयेत ॥२५॥

اس کا ترجمہ گارگی نارائنی ورتی میں یوں کیا گیا ہے۔

प्रेतमनुस्तर्यते या स्त्रीपशुः सानुस्तरणी तामेके
इच्छन्ति।४। पशुविशेषमाह गां - तामनुस्तरणीं गां
कुर्यात्।५। अजां वा येन केनचिदेकेन वर्णेन युक्तां कुर्यात्
॥६॥ इच्छन्ति॥७॥ वपामुत्खिद्य प्रेतस्य शिरो मुखं च प्रा-
च्छादयेत ॥१९॥ वृक्का उद्धृत्य पाण्योरादध्यात् अतीत्यृचा
दक्षिणे पाणौ दक्षिणं वृक्कम् सव्ये सव्यं सकृन्मंत्रः॥२०॥
हृदयमुद्धृत्य हृदय आदध्यात् ऋचम् ॥२१॥ अनुस्त-
रण्याश्चर्म पृथक् कृत्वा सर्वामिति वचनात् स्वंडिता-

-मेव यथांगमिति प्रेतस्य यद्यदंग पाद्यादि तस्मिं-
स्तस्मिन्नंगे पशोरपि तत्तदंगं यथा भवेत्तथा
विनिक्षिप्य तस्या एव चर्मणा प्रच्छाद्यतत्र इममि-
त्यृचा पूर्णं चमसमनु मंत्रयेत् यः पूर्वनिहितः॥२४॥
(अध्याय ४ कंडिका ३).

یعنی مردہ کو جو مادہ حیوان میسر آتا ہے اس کو انوستری کہتے ہیں وہ حیوان گائے
ہونا چاہئے بلکہ ایک رنگ کی (کئی لوگوں کا کہنا ہے کہ کالی بکری ہو) وے انوستری
کی چربی نکال کر اس سے مردے کے سر اور منہ کو ڈھانپئے۔ داہنی طرف کی
ورکّا داہنے ہاتھ میں اور بائیں طرف کی بائیں ہاتھ میں بنی رکھے مردے
کے جگر پر انوستری کا جگر رکھنا مردے کے پاؤں وغیرہ جو جو اعضاء
ان پر انوسترنی حیوان کا وہ وہ ٹکڑا رکھ دینا بعد انوستری کا چمڑا اس
مردے پر اوڑھا دینا۔ وغیرہ وغیرہ۔ ان سوتروں میں رگوید ۱۰-۱۶
۷۔ والا منتر بھی دیا گیا ہے۔

ان سوتروں پر مسٹر ہارمین اولڈنبرگ کا انگریزی ترجمہ بھی ملاحظہ ہو۔

'Asvalayana - Grihya Sutra translated by Mr. Hermann Oldenberg and edited by Prof: F. Max Muller Page 238:—

"4. (Some prescribe) a she-animal for covering the dead body with its limbs). 5. A cow, 6. or a she-goat of one colour. 7. Some (take) a black one.

Page 241. 20. Taking out the omentum of the she-animal he should cover therewith the head and the mouth (of the dead person) with the verse 'Put on the armour (which will protect thee) against Agni, by (that which comes from) the cows (Rig-Veda X.16.7).

21. Taking out the kidneys (of the animal) he should lay them into the hands (of the dead body) with the verse, Escape the two hounds, the sons of Sarama'

(Rig-Veda X, 14, 10) the right (kidney) into the right (hand), the left into the left.
22. The heart (of the animal he puts) on the heart (of the deceased)
Page 242. 25. Having distributed the whole (animal) limb by limb (placing its different limbs on the corresponding limbs of the deceased, and having covered it with its hide he recites, when the Pranita water is carried forward, (the verse) Agni, do not overturn this cup! (Rig-Veda X. 16. 8)

مزید برآں بودھاینا پتر ی میدھ سوتر کے پہلے پرشن میں بھی تفصیل کے ساتھ انوسترنی کا بیان لکھا ہے اور رگوید اشٹک ۷۔ ادھیائے ۶ ورگ ۱۵ و ۲۱ کے سائن آچاریہ کے ترجمہ میں بھی اسی مضمون کا ذکر پایا جاتا ہے۔

اور بابو راجیندر لال متر لکھتے ہیں کہ "ایک وقت تھا کہ جب حیوان کو ذبح کرنے سے لوگوں کے دل میں نہ صرف تمیز کی کمزوری ہی کو جگہ نہیں ملتی تھی۔ جب نہ صرف مذکورہ (گائے) حیوان کا گوشت بیح بیح نہایت ضروری خوراک ہی سمجھا جاتا تھا جب نہ صرف یہو دیوں کے موٹے بچھڑے کی قربانی سے مہمانوں کی مہمان نوازی کی مثل مذکورہ گوشت مہمان نوازی ہی کا خاص نشان تھا بلکہ اس زمانہ میں دھارمک ہندو لوگ اس سنسار سے پرلوک جاتے وقت یعنی مرنے کے وقت بھی گائے کے گوشت کا ساتھ میں دے دینا بھی نہایت ضروری خیال کرتے تھے اور مردہ کے ساتھ جلا دینے کے لئے ہمیشہ ایک گائے ذبح کی جاتی تھی" دیکھئے انڈو آرئین بیان قدیم ہند میں گائے کا گوشت۔

اور ڈاکٹر کے ایس۔ میکڈ انلڈ صاحب اس رواج کے متعلق لکھتے ہیں کہ۔ "گائے کی چربی اس میں سے نکال کر جلانے سے پیشتر مردے یا مرتے ہوئے کے منہ پر ملتے تھے۔ اس گائے کو ناؤ کی مثل سمجھتے تھے اور اسے ناؤ کہتے بھی تھے جس کے ذریعہ مردہ بہشت میں پار اتار دیا جاتا تھا۔ اس گائے کو انوسترنی گائے کہتے تھے (دیکھئے آشولائن گرہیہ سوتر ۴۔ ۲)۔ ہمکو نیٹڈت ہنیہ ورت سام شرمی سے پتہ لگا جو ان میں سے بہت سے براہمنوں کے بنگالی مترجم ہیں کہ ان میں سے کئی براہمنوں میں اس بات کا تذکرہ ہے کہ گائے کو اس کے سر اور گردن

کی طرف سے چوٹ لگاکر ذبح کیا کرتے تھے ۔"
(دیکھئے ویدوں کے براہمن نامی کتاب کا صفحہ ۶۵)

(۲) "گومیدھ" صفحہ ۱۴۲ پر پنڈت دامودر سات ولیکر جی مہاراج اتھروید ۷-۵-۵ کا ترجمہ حسب ذیل کرتے ہیں منتر یہ ہے۔

"मुग्धा देवा उत शुना यजन्तोत गोरङ्गैः पुरुधा यजन्त"

ترجمہ (از پنڈت دامودر سات ولیکر جی مہاراج) "مورڑھ[1] یاجک ہی کتّے کے اعضاؤں[2] سے یگیہ کرتے ہیں تتھا گئو[3] کے اعضاؤں سے بھی بہت پرکار سے یگیہ کرتے ہیں"

پنڈت جی نے صرف دو الفاظ "مگدھا دیواہ" کے علاوہ باقی سب ترجمہ درست کیا ہے۔ پنڈت جی نے ان دو الفاظ کا ترجمہ موڑھ یاجک (بیوقوف لوگ) کرکے یہ تبلانے کی خواہش کی ہے کہ کتے و گائے کے اعضا سے یگیہ کرنے والوں کی گویا وید مذمت کرتا ہے۔ مگر پنڈت جی کو خیال رہے کہ شت پتھ براہمن میں "विद्वांसो हि देवाः" یعنی جو عالم ہیں انہی کو دیو کہتے ہیں انگ اور اُپانگ کے ساتھ چار ویدوں کے جاننے والے ہوں ان کا نام برہما ہے اور نیز جو ان سے کمتر ہوں ان کا بھی نام دیو یعنی عالم ہے"
(ستیارتھ پرکاش سمالاس ۴ دفعہ ۷۶ صفحہ اردو ۱۲۸)

جب وید اور برہمن گرنتھ دیو لفظ کے معانی ہی عالم کے تبلاتا ہے پھر "مگدھا دیواہ" کا ترجمہ بیوقوف لوگ کیا جانا کیا صریح غلط فہمی یا کھینچا تانی نہیں ہے؟ حالانکہ مگدھا دیواہ کے صحیح معانی موہ یعنی محبت کرنے والے دیوتے ہیں نہ کہ بیوقوف عالم جو باہم ضدیں ہونے سے غلط ہے۔

(س) "گومیدھ" صفحہ ۸۳ و ۹۳ پر پنڈت ساتولیکر جی مہاراج رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۹۴ منتر ۹
"अंशुं दुहन्तो अध्यासते गवि" کا ترجمہ حسب ذیل کرتے ہیں

---

[1] بیوقوف لوگ [2] اعضا [3] اور

"(अंशुं سوم کا رس) دُہن کرتے ہوئے (दुहन्त:) جرم پر (गवि) بیٹھتے ہین (प्रध्यासते)"

اسپر تفسیر کرتے ہوئے پنڈت دامودر سات ولیکرجی مہاراج لکھتے ہین کہ ۔۔

"یگیہ کا وہ ٹھی جنھون نے دیکھا ہے انکو پتہ ہے ۔کہ چرم پر سوم رکھا جاتا ہے اور پنچات رس نچوڑا جاتا ہے ۔ اسلئے یہان " गवि "گو" شبد کا ارتہہ چرم پر ایسا ہے " گاے مین ایسا ارتہہ نہین بغرض محال اگر "گو" لفظ کے معنی گاے مین نہ لیکر چمڑے پر ہی بقول پنڈت دامودر سات ولیکرجی مہاراج معنی لئے جاوین تو بھی تو ثابت ہوتا ہے کہ سوم رس جو قدیم آریونکا لذیذ شربت تھا چمڑے پر نچوڑا جاتا تھا جس سے بھی پنڈت ابناس چندر داس ایم ۔ اے ۔ پی ۔ ایچ ۔ ڈی ۔ لیکچرار سنسکرت کلکتہ یونیورسٹی و مصنف "رگویدک انڈیا" کی تائید مزید ہوتی ہے کہ قدیم آریونمین آجکل کی طرح پانی شراب ۔ شہد ۔ تیل ۔ گھی حتیٰ کہ ہوم کرنے کی اشیاء مثل سوم رس رکھنے کیلئے گاے کے چمڑے کے بنے ہوئے کپون کے استعمال کے خلاف کوئی تعصب نہین تھا مزید بران بھلا اگر گاے ویسی ہی متبرک سمجھی جاتی تھی جیسی کہ آجکل سمجھی جاتی ہے تو چمڑے پر سوم کا رکھا جانا اور پھر چمڑے پر ہی اسکا رس نچوڑنا کیا مطلب رکھتا ہے ؟

پنڈت جی کی تحریر سے بجائے رفع شکوک کے محققوں کی نظر و مین اور الٹا دال مین کالا دکھلائی پڑتا ہے اور پنڈت جی کی کھینچا تانی بھی عیان ہے

معزز ناظرین چونکہ طوالت سخت مانع ہے لہذا مین گو مید ھ کے مشہور رہند مصنف کی تردید دانی کا جسپر آریہ سماج کو ناز و فخر حاصل ہے زیادہ طول نہ دیتا ہوا اپنے معزز ناظرین کے فیصلہ پر چھوڑتا ہون کہ آیا پنڈت دامودر سات ولیکرجی مہاراج کی ان تحریرون سے ویدک یگیونمین گاے کی قربانی کی ممانعت ثابت ہوتی ہے یا ہدایت و جواز ۔

دوسرے ویدہ ان یعنی اتھروید کے مترجم و مفسر شری پنڈت کشیم کرن داس جی مہاراج پروہت آریہ سماج الہ آباد ہین جو اپنی تحریر اور اپنی ضمیر کے خلاف اس بات کی کوشش مین لگے ہوئے ہین کہ چارون ویدون مین سے گاو کشی یا قربانیسے گاو کا جواز و رواج ثابت نہ ہونے پاوے انکا اتھرو وید کانڈ ۱۰ ۔ اسوکت ۹ منتر ۱۳ تا ۲۶ تک کا ترجمہ لفظ بلفظ ناظرین کیخدمت مین پیش ہے تحقیق و معزز ناظرین خود اندازہ کرلین کہ کیا ویدون سے گاونکی قربانیکا مسئلہ ثابت ہے یا نہیں اصل منتر بمعہ اصلی ترجمہ کے متن مضمون مین پیش کئے جائینگے یہان صرف مخالف خیال والون کی راے و تحریر پیش کرنا ہی مقصود و مطلوب ہے

(۲) اتھرو وید ۱۰ ۔ ۹ ۔ ۱۳ تا ۲۶ پر ترجمہ کرتے ہوئے پنڈت کشیم کرن داس جی مہاراج لکھتے ہین جو تیرا سر جو تیرا مکھ جو دو کان اور جو تیرے دو جبڑے ہین وے سب امکشا ۔ دودھ کھی اور بھی دہیو گیان داتا کو بھرپور کرین ۱۳ ۔ " جو تیرے دو ہونٹھ ۔ جو دو نتھنے جو دو سینگ اور جو تیری دو آنکھین ہین وے سب آمکشا ۔۔۔۔ ۲ ۔ دو

(۱۵) جو تیرا پھیپھڑا۔ جو ہردا اور کنٹھ کے سمیت بڑی تنت (شریر کو پھیلانے والی سوکشم آنت) ہے وہ سب .... ایضاً

(۱۶) جو تیرا کلیجہ جو متسنے (گردے) جو آنت اور جو تیری گدا ہیں وے سب آگمنا .... ایضاً

(۱۷) جو تیری بلاشی (آنت کی آوہار آنت) جو ونشٹھو (ان سے رکت آدی بانٹنے والی آنت) جو دو کوکھیں اور جو تیرا چرم ہے وے سب آگمنا ...... ایضاً

(۱۸) جو تیری مجانی ہڈی کی میرگ (گمنا) جو ہڈی جو مانس اور جو رکت ہے وے سب آگمنا ......

(۱۹) جو تیری بھجائیں جو بھجا نار جو دو کندھے اور جو تیرا کوبڑ (کب) ہو وے سب آگمنا ...... ایضاً

(۲۰) جو تیری گلے کی ناڑیاں جو کندھے کی ہڈیاں جو چھوٹی پسلیاں اور جو بڑی پسلیاں ہیں وے سب آگمنا ......

(۲۱) تیرے دو گھٹنے اور گھٹنوں کے دو جوڑ جو دو کولھے اور جو تیرا (بھست) ہے وہ ہے وے سب آگمنا ...

(۲۲) جو تیری مونچھ جو تیرے بال جو تیرے (دودھ کا چھاد ستھان) اور تیرے استن ہیں وے سب آگمنا ...

(۲۳) جو تیری جنگھائیں جو کشٹھ کائیں ڈنکھ انگلی آدی باہری انگ اور جو چھاتیں (کھروا کے)

....

اندر کے بھاگ اور جو تیرے کھر ہیں وے سب آگمنا

(۲۴) وہ سینکڑوں پرکار سینچنے والی اور نہ مارنے والی۔ جو تیرا چرم اور جو لوم ہیں وے سب آگمنا دودھ تھی اندر بھی مدہو گیاں داتا کو بھرپور کریں۔

(۲۵) تیری جو گود میں گھی سے چپڑی ہوئی دو روٹیاں ہوئیں ہے دیوی سو تو ان دونو (گود وان گھو) بنکھ بنا کر اپنے یگ کرنے والے کو بیکنٹھ میں پہنچا دے۔

(۲۶) جو چاول دا گھی (ادکھلی) میں سوسل میں اور جو چرم میں اٹھوا جو سوپ میں ہے اٹھوا جسکو اکاش میں چلنے والے ستو دھنے والے والیو اسلے متھا تھا داتا سر دو بایک پر میشور اسکو دوبارہ پکہ رہیتی سے سوئیکار کیا ہوا کرے۔

پنڈت گنیم لرن داس جی حقیقت پر وہ پر پوشی کرنے کے خیال سے بارھویں منتر کے بعد لکھتے ہیں کہ یہاں سے منتر ۲۰ تک وید بانی کو گئو آدمی کے سمان اکار والی مانکر دہن ہوا اگرچہ ان منتروں میں صاف طور پر قربانی والی گائے کے اجزا و اعضا کا ایسا صریح اور صاف بیان مندرج ہے کہ جس میں ذرا بھی تاویل کی گنجائش نہیں مثلاً ہر یکے اندر کی رطوبت گوشت جیسا گردے پرو ڈرنس جسکا ترجمہ پنڈت جی نے گھی سے چپڑی ہوئی دو روٹیوں کے مثل دو گود دین کیا ہے ایسے اعضا ہیں جو بغیر ذبح کئے حاصل نہیں ہو سکتے اور انہی منتروں کی خدائی تفسیر گوپتھ برہمن ۲-۳

(حاشیہ منتر ۱۱ آتما) ۵ دل ۶ شاہ رگ ۷ اوجھڑی ۸ خون ۹ جگر ۱۰ اعضا ۱۱ رطوبت ۱۲ بازو ۱۳ کھوڑے
(حاشیہ منتر ۲۲ سے لیکر) ۱ تھن ۲ چمڑا ۳ بال ۴ چاولوں کے ٹکڑے ۵ موسلا ۶ پائے ۷ چھاج ۸ ہوا ۹ حرکت ۱۰ قبول ۱۱ نفل ۱۲ غسل

"अथातः सवनीयस्य पशोर्विभागं व्याख्यास्यामः सے لیکر

मनुष्येष्वासीयिति क्षामराम" سے لیکر

تک بہ جو پنڈت کشیم کرن داس جی نے ترجمہ کرتے ہوئے قربانی کی گائے کے چھتیس ٹکڑے لکھکر یگیہ کرنا اور ایسے یگیے سے بہشت میں جانا مانا ہے۔ جس کا پورا اقتباس آگے چل کر مناسب موقع پر دیا جائیگا۔ تاہم پنڈت جی نے جب محسوس کیا کہ ان وید منتروں سے گائے کی قربانی عیاں ہے یہ چالاکی کی کہ یہاں گائے سے وید بانی کی مراد تصور کی حالانکہ یہ سوکت اور کانڈ ہی گومیدھ کے بارہ میں ہے اور کہیں وید بانی کا نام تک نہیں دیا مگر بمصداق پدر نتواں پسر تمام کند۔ ویدک ایشور کو تو وید بانی لکھنے کا خیال بھول گیا جو پنڈت کشیم کرن داس جی کو شاید بذریعہ الہام یاد آگیا ورنہ جبکہ وید منتروں میں وید بانی کا کہیں ذکر تک نہ ہو اور گائے کا نام اور اس کے اعضاء کا صاف اور صریح بیان ہو پھر بھی وید بانی کا استعارہ فرض کر لینا سوائے الہام یا تاویل کے اور کچھ نہیں کہا جا سکتا الہام کا ہونا تو ناممکن ہے البتہ تاویل ضرور ہے۔

پس معزز ناظرین آریہ سماج کے چوٹی کے دو عالموں بلکہ ویدوں کو مترجموں کی تحریرات تراجم و تاویلات سے خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کیا گائے کی قربانی کے موجد وید مقدس اور قدیم آریہ لوگ ہیں یا قرآن پاک اور مسلمان؟ اور کہ کیا ویدوں میں گائے کی قربانی یا گوشتخوری کی ممانعت ہے یا ہدایت؟

آریہ سماجی دوستوں کا کہنا ہے کہ پنڈت مہی دھر اور سائن آچاریہ وغیرہ کا ترجمہ وید متناقص اور غلط ہے ان کے خیال میں صرف مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا تھوڑا سا کیا ہوا ترجمہ وید ہی درست ہے۔ حالانکہ گنتی کے چند لاکھ آریہ سماجیوں کو چھوڑ کر باقی تئیس کروڑ (۲۳۰۰۰۰۰۰۰) ہندوؤں کا خیال ہے کہ مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا ترجمہ و تفسیر وید تمام پرانے رشیوں اور آچاریوں کی منشاء کے خلاف ہے اگرچہ اس میں کلام نہیں کہ ان کی سب تاویلات اور کھینچا تانی ہندو قوم کی اصلاح پر مبنی تھی نہ کہ حقیقت پر مثال کے طور پر میں یجروید ادھیائے ۲۳ کا منتر ۲۰ ال منتر پیش کرتا ہوں جو یہ ہے۔

"अग्रोगावाश्व वृषभ रेतो धारेता दधातु"

اس کئے ہوئے پنڈت مہی دھر بھاش پر جس میں پنڈت مہی دھر نے مندرجہ ذیل الفاظ لکھے ہیں

"अश्व शिश्नमुपस्थेकृणुते वृषा वाजीति" جس کا ترجمہ خلاف تہذیب ہونے کی وجہ سے

اور مضمون زیر بحث سے بے تعلق ہونے کے باعث یہاں درج نہیں کیا جا سکتا جو
دوست دیکھنے کے خواہشمند ہوں وہ مہرشی دیانند سرسوتی کی شہرۂ آفاق تصنیف
رگوید آدی بھاشیہ بھومکا، میں دیکھ سکتے ہیں پنڈت دیبی دھر کے اس درست
ترجمہ پر مہرشی دیانند سرسوتی نے اپنی تصنیف " رگوید آدی بھاشیہ بھومکا" میں
عجیب تمسخرانہ ہنسی اڑائی ہے حالانکہ تقریباً سبھی مترجموں نے ایسا ہی ترجمہ کیا ہے مثال
کے طور پر پنڈت اُبٹ کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے۔

"ता उभौ - यौ आवां कृत संकेतौ तौ उभौ त्वं चाहं च चतुर
पदः पादान्। द्वौ तव संबन्धिनौ द्वौ च मम संबन्धिनौ।
सम्प्रसारयाव एवं हि सम्बन्धे संवेश प्रकार इत्यभिप्रायः
अधिवासेन प्रच्छादयति। स्वर्गे लोके। 'एष वै स्वर्गो
लोको यत्र पशुं संज्ञपयन्ति'। प्रोर्णुवाथाम् - उर्णोतिरा-
च्छादने। प्रोर्णुवन्तौ कुरुतमित्यध्वर्युराह अश्व शिश्न-
मुपस्थे कुरुते - वृषा वाजी वृषा सेक्ता वाजी अश्वः
रेतोधा रेतसः धारयिता रेतो दधातु आसिंचतु"
इति उव्वट भाष्ये

اسی منتر پر کئے ہوئے گردھر بھاشیہ میں بھی یہ ہی لکھا ہوا ہے۔ جو خلاف تہذیب
اور ہندی زبان میں عام فہم ہونے کے باعث یہاں درج کرنا نامناسب ہے
اب دیکھنا چاہیے کہ اس منتر کا ترجمہ کلپ شاستر جنکو مہرشی دیانند سرسوتی جی
مہاراج ویدوں کا انگ (جزو یا تفسیر) مانتے ہیں وہ کیا کرتے ہیں؟ چنانچہ کاتیاین
شرَوت نامی کلپ سوتر ۲۰-۱۵۴۔ یا ۲-۶-۱۶۔ میں بھی صاف لکھا ہوا ہے کہ :۔

" अश्व शिश्नमुपस्थे कुरुते वृषा वाजीति"

پس جب کلپ شاستر بھی وہی ترجمہ کرتے ہیں جو پنڈت دیبی دھر نے کیا ہے
تو بیچارے دیبی دھر کو کسلئے وام مارگی کہا جاتا ہے اسی لئے ناکہ اس نے کلپ سوتر
اور براہمن گرنتھ کی شرتی نقل کر دی ہے جسے سبھی تئیس کروڑ ہندو ماسوائے
چند لاکھ آریہ سماجیوں کے بمنزلہ وید بلکہ وید کا حصہ مانتے اور سمجھتے ہیں۔
معزز ناظرین آپ نے پتہ لگا لیا کہ کیا واقعی ویدوں میں ایسی ویسی باتیں ہیں
بھی یا یوں ہی پنڈت دیبی دھر نے ویدوں کے ذمہ الزام دی ہیں ابھی تلک
اُبٹ اور گردھر بھاشیوں سے اور کلپ شاستر سے پنڈت دیبی دھر کی تائید بلکہ

تاکید مزید ہوئی ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ بقول مہرشی دیانند سرسوتی ویدوں کی خدائی تفاسیر و تراجم براہمن گرنتھ اس بارہ میں کیا فرماتے ہیں چنانچہ اسی یجروید منتر زیر بحث پر یجروید شت پتھ براہمن ۱۳۔ ۵۔ ۲۔ ۲ میں لکھا ہے کہ :-

"अश्वस्य शिश्नम् महिष्युपस्थे निधत्ते वृषा बाजी रेतो धारेतो दधात्विति मिथुनस्यैब सर्वत्वाय"

ناظرین غور فرمادیں کہ شرتی میں مہیدھر کے ترجمہ سے بھی کئی درجہ زیادہ شرح و مفصل بیان کیا گیا ہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مہرشی دیانند کی تفسیر یا تاویل وید مقدس محض ویدوں کی برائیوں پر پردہ پوشی کرنے اور ایسا کر کے ہندو قوم کی مروجہ برائیوں کی اصلاح پر مبنی ہے نہ کہ حقیقت کے اظہار پر۔

ایک دوسرا منتر یجروید ادھیائے ۲۱۔ منتر ۴۳ لیجئے جس میں بکرے کی چربی سے ہوم کرنے اور کھانے کا ذکر آتا ہے مگر مہرشی دیانند نے حقیقت پر پردہ ڈالنے کی غرض سے اس منتر کا ترجمہ بھی وید کی منشاء کے خلاف کرتے ہیں اسی منتر میں دو الفاظ "چھاگ" اور "میدہ" مندرج ہیں جن کے معنی بکرے کی چربی کے ہیں اور ایسا ہی تمام مترجموں اور مفسروں نے کیا ہے لیکن مہرشی دیانند سرسوتی لکھتے ہیں کہ بکرے میں سے لینے لوگیہ چکنے پدارتھ گھرت دگدھ اتیادی۔ حالانکہ کاتیاین شرت سوتر ۲۰۔ ۱۵۵ میں اسی وید منتر پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ

"मेदो ऽ स्योद्धरन्ति वपार्थे"

मेदोऽस्योद्धरन्ति वपार्थे — یعنی پیٹ میں سے نکلی ہوئی

چربی کا نام اس منتر میں مُیدؔ ہے ۔ اس منتر پر ایک سنسکرت بھاش میں بھی لکھا ہے کہ

"छागस्य हविषो हविरात्ताम् लङ्‌प्रद भक्षरो तथाय्यदिने
मध्यत: उदरम ध्यात उद्धृतं २ मेद्धो वपा रूपं घात्ताम्"

یعنی بکرے کی ہوی کھاؤ ۔ پیٹ کے اندر سے جو ویا یعنی چربی نکلتی ہے کھاؤ ۔

مہرشی دیانند سرسوتی کا ترجمہ اسلئے بھی غلط ہے ۔ کہ وہ قدرت کے خلاف ہے کیونکہ بکرے کا گھی اور دودھ ہونا ناممکن ہے ۔ بکری کا ہو سکتا ہے ۔ لیکن لفظ "چھاگ" سنسکرت میں ہمیشہ پُلنگ (صیغہ مذکر) میں مستعمل ہوتا ہے صیغہ مؤنث میں کبھی نہیں البتہ اس ترجمہ سے ویدک گوشتخوری کی پردہ پوشی عیاں ہے ۔

اب سوال یہ رہ جاتا ہے ۔ کہ وید منتروں کی حقیقی منشا ر کا پتہ کیسے لگ سکتا ہے کیونکہ آریہ سماجی اصحاب مہرشی دیانند کے ترجمہ کو صحیح اور مہی دھر اور سائن آچاریہ کے ترجمہ کو غیر مستند مانتے ہیں اور عنقریب سارے ہندو لوگ مہرشی دیانند سرسوتی کے ترجمہ کو غیر مستند مانتے ہیں ۔ اس مشکل کے حل کے لئے ہمیں وید منتروں کے صحیح مطلب کیلئے براہمن گرنتھوں کا فیصلہ اسلئے ناطق سمجھنا چاہیئے کیونکہ تقریباً تمام تر ہندوؤں کے نزدیک براہمن گرنتھوں کا درجہ وید مقدس کے برابر ہے ۔ اور انہیں ویدوں کا جز ہی تسلیم کیا جاتا ہے ۔ اور آریہ سماج کے بانی مہرشی دیانند سرسوتی جابجا اپنی تصانیف میں براہمن گرنتھوں کو ست گرنتھ اور ویدوں پر درست سمجھ مانتے ہیں جیسا کہ لکھا ہے ۔ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا مطبوعہ کاشی سمت ۱۹۲۴ بکری کے صفحہ ۱۹ ۔

"دو آجکل کے بیئے برہم ووَیورت آدی پُران اور برہم یامل آدی تنتر گرنتھ ہیں انہیں کہئے اتہاسوں کا پرمان کرنا کسی منشیہ کو یوگیہ نہیں کیونکہ انمیں اسمبھو اور ایرمان کیول کلپت متھیا اتہاس بہت لکھ رکھے ہیں اور جو ستیہ گرنتھ شت پتھ آدی ہیں انکے اتہاسوں کا کبھی تیاگ نہیں کرنا چاہیے" ۔ یہاں اور اپنی تصانیف میں دیگر کئی جگہ مہرشی دیانند نے براہمن گرنتھوں کو ستیہ گرنتھ یعنی سچی اور صحیح کتابیں مانا ہے ۔ اتنا ہی نہیں بلکہ ستیارتھ پرکاش سملاس ۷ دفعہ ۷۵ صفحہ اردو

۵ براہمن گرنتھوں کو ویدوں پر خدائی تراجم و تفاسیر اور مثل ویدوں کے

۲۶۹ پر مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج نے الہامی کتابیں مانا ہے ۔ جیسا کہ انکی مندرجہ ذیل تحریر سے ظاہر ہے :-

۷۵ ۔ سوال ۔ وید سنسکرت زبان میں ظاہر ہوئے ، اور وہ اگنی وغیرہ

رشی لوگ اس سنسکرت زبان کو نہیں جانتے تھے پھر انہوں نے ویدوں کے معنی کیسے سمجھے؟" جواب - پرمیشور نے جتلایا - اور دھرماتما یوگی مہرشی لوگ جب جب جس جس منتر کے معنی جاننے کی خواہش سے توجہ کو یکسو کر کے پرمیشور کی ہستی میں سمادھی (مراقبہ) کے اندر قائم ہوئے تب تب پرماتما نے مطلوبہ منتروں کے معنی جتلائے۔ جب بہت لوگوں کے آتما ؤں میں وید کے معنی ظاہر ہوئے تب رشی منیوں نے وہ معنی معہ رشی منیوں کی روایات کی کتابوں میں لکھے ان کا نام وو برہمن ہوا یعنی برہم جو بمعنی وید ہے اسکی شرح ہونے کے باعث برہمن نام رکھا گیا۔"

مہرشی دیانند کی یہ تحریر اتنی صاف ہے کہ جسمیں ذرا تل بھر بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں یعنی چونکہ اگنی - وایو - آدتیہ - انگرا نامی (مخصوص) ویدک ملہم چونکہ ویدوں کی سنسکرت زبان جو خدا کی اپنی زبان مانی جاتی ہے - نہیں جانتے تھے اس لئے اس سوال کے جواب میں کہ انہوں نے ویدوں کے معانی و مطالب کسطرح سمجھے مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج لکھتے ہیں کہ ویدوں کے معانی اور مطالب پرمیشور نے بذریعہ مراقبہ رشیوں کے دلوں میں ڈالے (الہام درول افگندن) یعنی جسطرح ویدوں کے منتروں کا الہام رشیوں پر دیا جانا مانا جاتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح پرماتما نے ویدوں کے معانی و مطالب کا الہام رشیوں کے دلوں میں ڈالا اور ان وید منتروں کے خدائی معانی و مطالب کے الہام کو معہ رشی منیوں کی روایات کے کتابوں میں جیوں کا تیوں لکھ ڈالا اور انکا نام براہمن گرنتھ اسلئے ہوا کیونکہ وہ برہم جو وید کہلاتے ہیں انکی تفسیریں اور شرح ہیں - اس تحریر سے براہمن گرنتھوں کی اہمیت گو ویدوں سے زیادہ نہ بھی مانی جائے تو کسی صورت میں کم بھی نہیں ہوسکتی کیونکہ جسطرح وید منتروں کا الہام رشیوں کے دلوں میں کیا جانا مانا جاتا ہے ٹھیک اسیطرح براہمن گرنتھوں کا الہام رشیوں کے دلوں میں کیا جانا مانا گیا ہے پس الہامی ہونے کی حیثیت سے دونوں برابر اور مساوی ہیں بلکہ براہمن گرنتھوں کو فوقیت ویدوں پر اسلئے ہے کہ بغیر براہمن گرنتھوں کے الہام کے وید مقدس ناقابل فہم اور اسی لیے محض بیکار تھے - پس مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا عقیدہ دربارہ الہام براہمن گرنتھان ہمارے سناتن دھرمی ہندوؤں سے جو براہمن گرنتھوں کو بقول سمرتی سو ستروں

"मन्त्रब्राह्मणयोर्वेदनामधेयम्" منتر بھاگ اور براہمن بھاگ دونو کو ہی مکمل وید سمجھتے ہیں۔ کسی طرح کم نہیں ہے۔

پس اب جبکہ تمام سناتن دھرمی ہندو بھائی براہمن گرنتھونکو وید مقدس کا ضروری جزو اسلئے بمنزلہ وید مانتے ہی ہیں اور مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج بھی براہمن گرنتھونکو الہامی اور ویدوں پر خدائی تفسیریں اور تراجم گردانتے ہیں تو ہمکو اس امر کے فیصلہ کیلئے کہ آیا ویدوں ویدک یگیوں اور ویدک زمانے کے رشیوں منیوں اور آریہ لوگوں میں گائے وغیرہ مفید حیوانوں اور انسانوں کی قربانی اور گوشتخواری کا جواز و رواج تھا یا نہیں براہمن گرنتھوں کو دیکھنا چاہیئے۔ جنکو مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج نے الہامی اور ویدوں کی خدائی تفسیریں مانا ہے۔ ہمارے آریہ سماجی دوست شاید یہ کہہ اٹھیں کہ براہمن گرنتھوں میں وام مارگیوں نے تحریف کردی ہے۔ کیونکہ جہاں کوئی بات آریہ سماج کے مفروضہ عقیدہ کے خلاف لکھی ہوئی نظر پڑتی ہے۔ ان کی رال جھٹ بیچارے وام مارگیوں پر ٹپکتی ہے۔ مگر میرے بھائیوں کو یہ بھی خیال رہنا چاہیئے کہ اگر خدا کے ایک الہام میں تحریف کا امکان ہے تو بیشک دوسرے الہام میں بھی تحریف ہو سکتی ہے۔ اور ہو چکی ہے جس کا ثبوت میں نے اپنی تصنیف "کیا وید الہامی کتابیں ہیں" میں واقعات اور اعداد کی بنا پر دیا ہے۔ مزید خواہشمند وہاں دیکھ لیں۔ اور جب ویدوں کا ایک منتر بھی محرف مانا جاوے گا تو ع

چو از ویداں یکے منتر غلط شد:۔ نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را

دوئم اگر براہمن گرنتھوں کو محرف مانا جاوے تو اس کے یہ معنی ہونگے کہ وید اوپی سونے کو تولنے کے لئے خدا نے جو باٹ (وزن) مقرر کئے تھے انمیں کمی و بیشی ہو چکی ہے۔ ایسی حالت میں جبکہ باٹ ہی محرف ہو جائیں تو وزن کا جسطرح صحیح اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح براہمن گرنتھوں کو محرف مانکر ویدوں کا صحیح اور حقیقی مطلب کسی طرح بھی ظاہر نہیں ہو سکیگا اور وید بیکار ثابت ہونگے۔ قصہ مختصر یہ کہ ویدوں کے صحیح مطالب و معانی جاننے کیلئے براہمن گرنتھوں سے بڑھکر کوئی دوسری کتاب صفحہ دنیا پر موجود نہیں ہے۔ پس میں اپنے خیال کے ثبوت میں وید منتروں پر براہمن گرنتھوں کی خدائی" تشریح اور تفسیر پیش کر دینا ہی کافی سمجھتا ہوں مگر

تاکہ مخالف رائے رکھنے والے آریہ ہندو بھائیوں کو کوئی گنجائش
نہ رہے میں شراوت سوتر جو ویدوں پر نہایت قدیم تفسیریں مانی جاتی
ہیں اور جو کلپ شاستر کہلاتے ہیں - جنکو مہرشی دیانندنے ویدانگ
یعنی اجزاء وید مقدس مانا ہے نیز انشروں و سمرتیوں یعنی دھرم شاستروں
پرانوں اور مہابھارت اور رامائن کے تاریخی واقعات ناظرین کی خدمت میں
پیش کرونگا - پس جب تاریخ بھی اس امر کی شہادت دیوے کہ ویدک
زمانہ و مابعد میں بھی قدیم آریہ لوگ حیوانی اور انسانی قربانی کیا کرتے تھے
تب تاریخ کے خلاف میرے آریہ بھائیوں کا یہی اصرار کرتے چلے جانا کہ آریوں
میں کبھی بھی انسانی و حیوانی قربانی کا رواج و جواز نہیں تھا میرے خیال میں
تعصب اور ہٹ دھرمی پر مبنی ہے - حقیقت یوں ہے - کہ قدیم آریہ لوگ
بیشک حیوانی قربانیاں اپنے دیوی دیوتاؤں کی نذر گزرانا کرتے تھے
جب جین اور بدھ اور چارواک وغیرہ مذاہب نے حیوانی قربانیوں
کے باعث ویدوں کی مذمت کرنی شروع کی تب ویدک دھرم والوں
نے ہار کھاکر اور بدھ مذہب کا اہنسا پرچار عالمگیر ہونے کے باعث
حیوانی قربانی بند کر دی اگرچہ بکروں اور بھینسوں کی قربانی کہیں کہیں
ابھی بھی رائج ہے - مثلاً نیپال کے پشوپتی اور کلکتہ کے کالی ستھان پر اب
تلک بھینسوں کی قربانی جائز اور رائج ہے - میرے آریہ بھائیوں کا اصرار
اور ویدک یگیوں میں حیوانی قربانیوں سے انکار بیشک ہندو مذہب کی
برائیوں کی اصلاح پر مبنی ہے - مگر ان کا حقیقت سے انکار کرنا چونکہ
اکثر اوقات بقر عید وغیرہ اسلامی تہواروں پر بعض جاہل ہندوؤں
کے اشتعال کا باعث بن کر ہندو مسلم اتحاد اور امن عامہ کا منافی ہو جاتا
ہے اس لئے میں معزز ناظرین کو عموماً اور اپنے ہندو بھائیوں کو خصوصاً
حقیقت حال سے واقف کار کرنے کے لئے سچائی کو آشکار کرنا ہی ملک
حکومت اور مذہب کی بہترین خدمت سمجھتا ہوں +

پس معزز ناظرین سے باادب یہی درخواست ہے کہ ہر قسم
کے اشتعال و تعصب مذہبی و قومی کو بالائے طاق رکھکر محض احقاقِ حق
و ابطال باطل کو ہی دھیان میں رکھ کر اس کتاب کا مطالعہ فرماویں اور

اگر اسے ہندو مسلم اتحاد کی بانی و ممد سمجھیں تو اسے ہر ایک خواندہ و ناخواندہ ہندو مسلمان۔ سکھ۔ عیسائی۔ پارسی۔ برمو سماجی۔ دیو سماجی۔ جینی بھائی تک پہنچانا اپنا فرض اولین اور بہترین خدمتِ ملک و حکومت سمجھیں تاکہ جلد ترین ہندو مسلم اتحاد قائم ہو کر ہم ہندوستانی لوگ گورنمنٹ برطانیہ جیسی آزاد خیال حکومت کے ماتحت ترقی کر سکیں۔ کیونکہ میری منشا اس کتاب کے لکھنے سے صرف ہندو مسلم خلیج پر پل بندی کرنا ہے نہ کہ دونو میں منافرت و مغائرت پھیلانا کیونکہ مغائرت و منافرت کا ایک گونہ باعث یہی مسئلہ قربانئے گاؤ ہے جو آئے سال ہزارہا ہندو اور مسلمانوں کا خون کراتا اور ہندو مسلم اتفاق برباد کرتا رہا ہے۔ آخیر میں میں گئو رکشا کی نہایت آسان ترکیب اور حیوانی قربانی کے خلاف عیسائی اور اسلامی مذہبی کتب و احادیث سے ثبوت بھی نذرِ ناظرین کرونگا اور اپیل کرونگا کہ اپنی مادرِ وطن اور آئیندہ نسلوں کی بہتری اور بہبودی کو مد نظر رکھکر حیوانی قربانی سے عموماً اور گائے جیسے سفید حیوان کی قربانی سے خصوصاً احتراز کریں۔ کیونکہ گائے کی قربانی اور نتیجۃً گھی اور دودھ کی گرانی سے نہ صرف ہندوؤں کو ہی نقصان پہنچیگا بلکہ ساتھ ہی ساتھ مسلمان بھائیوں کی نسل بھی کمزور اور ناتوان بنتی چلی جائیگی۔ اتنی ضروری درخواست کے بعد اب میں نفس مضمون پر آتا ہوں + خادم البشر آتمانند

باب اول

انسانی قربانی

معزز ناظرین! از مانۂ سلف میں تقریباً تمام روئے زمین کی قوموں میں انسانی قربانی کا رواج پایا جاتا تھا جسکا ثبوت بائبل کے عہد نامہ عتیق سے ملتا ہے۔ چنانچہ بائبل شریف اور قرآن پاک میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا اپنے فرزند کی قربانی گذراننے کے ارتکاب کا ذکر یکساں پایا جاتا ہے تاریخی فرق صرف اسقدر ہے کہ بائبل شریف تو حضرت اسحاق کی قربانی

کا ذکر کرتی ہے۔ مگر قرآن شریف حضرت اسمٰعیل کی قربانی کا بیان فرماتا
ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل کی قربانی گذراننے کا
ارادہ کیا ہو یا حضرت اسحاق کی یہ امر دیگر ہے۔ مگر اس بات میں کہ
حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے اپنے کسی فرزند کی قربانی گذراننے کا ارادہ
کیا تھا دونو متفق علیہ ہیں۔

چنانچہ بائبل شریف کتاب پیدائش باب ۲۲ آیات ۱ تا ۱۶ میں حضرت
ابراہیم خلیل اللہ کے اپنے بیٹے اسحاق کی سوختنی قربانی چڑھانے کے ارادہ و
آمادگی کا ذکر مندرج ہے۔

چنانچہ آیات ۲ میں لکھا ہے۔ کہ "تب اُس نے کہا کہ تو اپنے
بیٹے ہاں اپنے اکلوتے بیٹے کو جسے تو پیار کرتا ہے۔ اسحاق کو لے
اور زمین موریہ میں جا اور اسے وہاں پہاڑوں میں کے ایک
پہاڑ پر جو میں تجھے بتاؤنگا۔ سوختنی قربانی کیلیے چڑھا"

اسی طرح قرآن شریف سورۃ صافات رکوع نمبر ۳ میں بھی لکھا ہوا ہے کہ
فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ۝ وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ۝ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ۝

ترجمہ جب دونوں تعمیل حکم پر آمادہ ہوئے اور حضرت ابراہیم نے
ذبح کرنے کی غرض سے اس لڑکے کو پیشانی کے بل لٹایا تو ہم نے
آواز دی کہ اے ابراہیم تو اپنا خواب سچا کر چکا ہم اسی طرح نیکوکاروں
کو بدلہ دیتے ہیں یہ صریح آزمائش تھی اور ایک بڑی قربانی اس
لڑکے کے بدلے ہم نے بھیجی"۔

اور جناب حضرت محمدؐ صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب
صاحب نے اپنے فرزند ارجمند حضرت عبداللہ والد جناب حضرت
محمدؐ صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کا ارادہ فرمایا تھا۔ جس کا
قصہ امام المحدثین ابن شہاب زہری۔ یزید بن رومان اور صالح
بن کیسان رضی اللہ عنہم نے یوں بیان کیا ہے۔ کہ جب حضرت عبدالمطلب
کو یہ معلوم ہوا۔ کہ خدائے تعالے نے حضرت ابراہیم علیہ السلام
کو ان کے فرزند اسمٰعیل کے ذبح کرنے کا حکم خواب میں دیا تھا
تو انہوں نے یہ تصور کرکے کہ بیٹے کا ذبح کرنا بہت بڑے ثواب کا کام

سے - یہ نذر مانی کہ اگر میرے دس لڑکے پیدا ہوں اور انکو اپنی زندگی میں چلتا پھرتا جوان دیکھ لوں تو اُن بیٹوں میں سے ایک کو اپنے خدا کے شکریہ میں خانہ کعبہ کے نام پر قربان کرونگا۔ چنانچہ جب انکے ہاں دس لڑکے پیدا ہو چکے تو انہوں نے کہا کہ اے بیٹو! میں نے ایک نذر مان رکھی ہے۔ کہ ایک بیٹا خدا کی نذر گذرانونگا - بیٹوں نے کہا کہ والد صاحب آپ مختار ہیں ہم حاضر ہیں چنانچہ عبدالمطلب صاحب نے پانسے منگوائے اور یہ رجز پڑھا ع

عَاهدتہٗ وَاَنَا موفٍ عہدہ - وَاللّٰہ لا یحمد شئی حمدہ - اِذ کانَ مولای وکنت عبدہ نذرت نذرا لا احب ردہ ولا احب اِن اعیش بعدہ ٥٠ -

ترجمہ - میں نے خدا سے عہد کیا ہے - اور میں ضرور اپنا عہد پورا کرونگا اور اللہ کی پوری پوری تعریف کوئی نہیں کر سکتا وہ میرا مولا ہے - اور میں اسکا بندہ - میں نے ایک نذر مانی ہے جسکو میں ٹالنا نہیں چاہتا اور یہ بھی نہیں چاہتا کہ اسکے پورا کرنے کے بعد میں زندہ رہوں۔

پھر پانسے ڈالنے کیلئے امین قداح کو بلوایا اور امین قداح نے جب پانسے ڈالے تو حضرت عبداللہ صاحب کے نام کا پانسہ نکلا اور حضرت عبدالمطلب صاحب نے چھری ہاتھ میں لی اور حضرت عبداللہ کو خانہ کعبہ میں لائے - اور انکو اساف و نائلہ کے درمیان لٹا کر یہ رجز پڑھا

عاهدتہ بان موفٍ نذرہ - واللّٰہ لا یقدر شئی قدرہ + ھٰذا بنی قد اریدُ نحرہ وان یوخرہ یقبل عذرہ -

ترجمہ - میں نے خدا سے عہد کیا ہے - اور میں اپنی نذر پوری کرونگا اور خدا کی پوری پوری قدر کوئی نہیں کر سکتا یہ میرا بیٹا ہے - جسے میں ذبح کرنا چاہتا ہوں اگر خدا اسے بچائے گا تو اس عذر کو قبول کریگا + یہ رجز پڑھکر حضرت عبدالمطلب حضرت عبداللہ صاحب کو ذبح کرنا چاہتے تھے کہ اتنے میں انکے بیٹے ابو طالب نے جو عبداللہ صاحب کے سگے بھائی تھے جلدی سے کود کر ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور یہ رجز پڑھا ۔ کلا و رب البیت ذی الانصاب + ماذبح عبدُ اللّٰہ بالتلعاب + یا رب شعب ان التریح ذو عقاب ان لنا حرۃ فی الخطاب اخوال صدق کاسود الغاب + ترجمہ - جو تم چاہتے ہو یہ ہرگز نہ ہوگا اس خانہ

کعبہ کے پروردگار کی قسم جسمیں بت کھڑے ہیں۔ عبداللہ یوں کھیل کھیل میں ذبح نہیں کیا جاسکتا۔ اے شیبہ (حضرت عبدالمطلب صاحب کا تخلص تھا) بدلہ لینے والی ہوا چل رہی ہے۔ ہماری طرف سے جھگڑے کے لئے ہمارے سچے ماموں ہیں جو شجاعت میں بنگے شمشیر ہیں + چنانچہ ابو طالب صاحب کا یہ رجز جب اُنکے ماموں بنی مخزوم نے سنا تو انہوں نے کہا کہ اے ابو الحارث ہم اپنے بھانجے کو ہرگز ذبح نہیں کرنے دینگے اسکے سوا دیگر جسکو چاہو ذبح کرو حضرت عبدالمطلب صاحب نے کہا کہ چونکہ پانسہ عبداللہ کے نام پڑا ہے لہذا میں اسے ذبح کئے بغیر نہیں چھوڑونگا اسکے بعد مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم نے یہ رجز پڑھا + سه

یا عجباً من فعل عبدالمطلب - و ذبحہ ابناً کتمثال الذھب - کلا و بیت اللہ مستور بالعجب + ما ذبح عبداللہ فینا باللعب فدون یا بنی خطوب تضطرب + عبدالمطلب کے فعل سے بڑا تعجب ہے۔ کہ وہ اپنے بیٹے کو جو سونے کی مورت ہے۔ ذبح کرتا ہے۔ قسم ہے خدا کے گھر کی جسپر پردہ پڑے ہوئے ہیں یہ ہرگز نہیں ہوگا یوں کھیل کھیل میں ہمارے سامنے عبداللہ ذبح نہیں کیا جاسکتا جو عبدالمطلب چاہتا ہے۔ اس سے ورے بڑی بڑی رکاوٹیں اور مصیبتیں ہیں + پھر سردار قریش حضرت عبدالمطلب صاحب کے پاس دوڑے دوڑے آئے اور کہنے لگے کہ اے ابو الحارث آپ جلدی نہ کریں بلکہ ہم آپ کو بنی سعد کی کاہنہ عورت کے پاس لئے چلتے ہیں جیسا وہ حکم کرے ویسا آپ کیجئے گا چنانچہ حضرت عبدالمطلب بنی مخزوم کی ایک جماعت کے ساتھ کاہنہ کے پاس پہنچے اور کاہنہ سے حضرت عبدالمطلب نے اپنا سارا حال کہکر یہ رجز پڑھا سه یا رب انی فاعل لما ترہ - ان شئت الہمت الصواب الرشد یا سائق الخیر کلہ قد زدت فی المال و اکثرت العدد + ترجمہ اے میرے پروردگار میں وہی کرونگا جو تو چاہیگا۔ اگر تو چاہے تو ٹھیک اور حق بات کا ہمیں الہام کردے۔ اے وہ ذات پاک جو ہر شمر کی طرف خیر کو ہنکا کر لیجاتا ہے۔ تو نے ہی میرا مال اور آدمی بڑھائے ہیں پھر کاہنہ نے کہا کہ اب تم لوگ واپس جاؤ اور جاکر اس لڑکے اور اسکا صدقہ دس اونٹ کے درمیان پانسہ ڈالنا۔ اگر پانسہ اونٹوں پر پڑے تو خیر ورنہ اگر تمہارے لڑکے پر پڑے تو ہر بار دس دس اونٹ زیادہ کرتے جانا اور پانسہ ڈالتے جانا حتیٰ کہ کسی تعداد پر تمہارا پروردگار تم سے راضی ہو جائیگا اگلے روز عبدالمطلب اپنے بیٹے عبداللہ اور دس اونٹوں کو اپنے ساتھ لیکر مذبح میں پہنچے اور پانسہ ڈالنے والے کو بلایا اور اطمینان کے ساتھ پانسہ پھینکنے کے لئے کہا

جب اس نے پانسہ ڈالا تو حضرت عبداللہ کے نام نکلا۔ حضرت عبدالمطلب
نے کاہنہ کے فرمان کے بموجب دس اونٹ اور بڑھا دیئے اسی طرح ۹ مرتبہ
حضرت عبداللہ کے نام پانسہ پڑتا رہا اور عبدالمطلب صاحب ہر بار دس
اونٹ بڑھاتے گئے۔ حتیٰ کہ پورے سو اونٹ ہو گئے۔ جب سو اونٹوں
اور عبداللہ صاحب کے نام پانسہ ڈالا گیا تو پانسہ اونٹوں کے نام نکلا
اس وقت حضرت عبداللہ اور تمام قریش نے خوش ہو کر زور سے اللہ اکبر
تکبیر کا نعرہ مارا۔ چنانچہ مزید تسلی و تسکین قلبی کے خیال سے تین مرتبہ اور
ڈالا گیا۔ اور تینوں مرتبہ پانسہ اونٹوں کے نام پڑا۔ پھر عبدالمطلب صاحب
نے خدا کی خوشنودی کے لیے یہ رجز پڑھا جو دعوتاً بھی مخلصاً و جہراً
یا رب لا تنحر بنی نحرًا و فاد بالمال تجد لی وفرا اعطیک من کل سوام عشرا
عفوا و لا تشمت عیونا خزرا بالواضح الوجه المنشی بدرا
فالحمد للّٰہ الاجل شکرا۔ فلست و البیت المعظم مترا۔
عبدا لا نعمته ربی کفرا مادمت حیا او ازور القبرا + ترجمہ
یعنی خلوص نیت سے اور بآواز بلند اپنے رب سے التجا کی۔ کہ اے
میرے پروردگار میرا بیٹا ذبح نہ ہو اور اس کے فدیہ میں مال قبول کر لے
میرے پاس بہت سا مال موجود ہے۔ میں تجھے ہر قسم کے چرنے والے جانوروں
سے دس دس دونگا۔ اے میرے پروردگار تو معاف فرما اور ایک ایسے
حسین و جمیل خوبصورت کو جسکے سامنے چودھویں رات کا چاند بھی ماند ہے
ذبح کرا کر ہمارے دشمنوں کو خوش نہ کر۔ سو اللہ بزرگ و برتر کا شکر ہے کہ
کہ جس نے ہماری سن لی۔ قسم ہے خانہ کعبہ کی جس پر پردے پڑے
ہوئے ہیں جب تک میں زندہ رہونگا۔ اور قبر میں نہ جا سوؤنگا۔ اسوقت
تک اپنے پروردگار کی نعمت کو کفر سے ہرگز کبھی نہ بدلونگا + اس کے بعد
حضرت عبدالمطلب صاحب نے حضرت عبداللہ صاحب کے فدیہ میں
سو اونٹ قربان کئے۔ اسی خیال سے حضرت محمد صاحب صلعم اپنے
تئیں انا ابن الذبیحین۔ یعنی دو ذبیحوں کا بیٹا یا نسل کہا کرتے تھے۔
انسانی قربانی کا رواج صرف مغربی ملکوں ہی میں نہ تھا بلکہ ہندوستان
میں بھی پایا جاتا تھا۔ جیسا کہ رگوید منڈل اول سکت نمبر ۲ منتر ۱۲ و ۱۳ ایسا

مندرج ہے:-

"तदिन्नक्तं तद्दिवा मह्यमाहुस्तदयं केतो हृद आ वि चष्टे।
शुनःशेपो यमह्वद्गृभीतः सो अस्मान्राजा वरुणो
मुमोक्तु॥"१२॥ शुनःशेपो ह्यह्वद्गृभीतस्त्रिष्वादित्यं
द्रुपदेषु बद्धः। अवैनं राजा वरुणः ससृज्याद्विद्वाँ अदब्धो
वि मुमोक्तु पाशान्"॥१३॥

ان منتروں پر بھاشیہ کرتے ہوئے شری سائن آچاریہ جی لکھتے ہیں

"गृभीतो गृहीतो यूपे बद्धः शुनःशेप एतन्नामको
जनो यं वरुणमह्वत आहूतवान् स वरुणो राजास्मानु
शुनःशेपान्मुमोक्तु। बन्धान्मुक्तं करोतु॥ १-२४-१२
गृभीतो बन्धनाय गृहीतस्त्रिसंख्याकेषु द्रुपदेषु
द्रोःकाष्ठस्य यूपस्य पदेषु प्रदेशविशेषेषु बद्धः
शुनःशेप आदित्यमदितेः पुत्रं यं वरुणमह्वत
आहूतवान्। हि यस्मादेवं तस्मात्स वरुणो राजैनं
शुनःशेपमवससृज्यात् अवसृष्टं बंधनाद्विमु-
क्तं करोतु" १-२४-१३

یعنی قربانی والے کھمبے کے ساتھ بندھے ہوئے شنہ شیپ نامی
شخص نے جس ورُن کو پکارا وہ راجہ ورن ہم شنہ شیپ کی مثل بندھوں
ہوؤں کو آزاد کروائے ۱۲۔ لکڑی کے کھمبے کے کسی خاص حصّہ کے ساتھ
بندھے ہوئے شنہ شیپ نے۔ ادِتی کے بیٹے آدِتیہ کو جسے ورُن
بھی کہا جاتا ہے۔ پکارا تاکہ وہ راجہ ورن شنہ شیپ کو بندھنوں
(رسیوں) سے آزاد کر دے +
آگے اسی سوکت میں لکھا ہے۔ کہ شنہ شیپ راجہ ورن سے کہتا ہے
کہ میرے سر اور پیٹ اور پیر وغیرہ کی رسیاں کھول کر ڈھیلا کر
دیجئے۔ اور مجھے چھوڑ دیجئے۔ ان منتروں کی خدائی تفسیر ایتریے برہمن
۷۔۳۔۱۳ تا ۱۸ میں لکھا ہوا ہے۔ کہ راجہ ہرِشچندر نے لاولد رہنے
پر نارد کے سکھلانے کے بموجب ورُن دیوتا سے بیٹا مانگا۔ راجہ ورن

دیوتا نے اس شرط پر بیٹا دینا منظور کیا کہ بڑا ہونے پر اُسی
بیٹے کی قربانی چڑھانی ہوگی۔ راجہ ہرشچندر راضی ہو گیا۔ چنانچہ
روہت نامی بیٹا پیدا ہوا۔ بڑا ہونے پر ورن دیوتا نے روہت
کی قربانی طلب کی۔ مگر راجہ ہرشچندر نے کئی قسم کے بہانے کیے۔ وہ
روہت جب سیانا ہوا تو گھر سے بھاگ گیا۔ ورن دیوتا کی خفگی سے
مہاراجہ ہرشچندر ایسا بیمار پڑ گیا گویا مرنے والا ہو گیا۔ اسکی
جان بچانے کیلئے روہت نے ایک اجی گرت نامی برہمن سے اسکے
بیٹے شنہ شیپ نامی لڑکے کو سَو گائے دیکر خرید لیا۔ جب وہ
شنہ شیپ نامی لڑکا قربانی کے کھمبے کے ساتھ باندھا گیا تب
جو وشوامتر نے منتر اسے سکھلایا تھا۔ اسے پڑھکر وہ بچ گیا پھر شنہ
شیپ نے اپنے باپ سے جدائی اختیار کی اور وشوامتر کا لے پالک
بیٹا ہوا۔ وشوامتر نے اسکا دیورات نام رکھا وغیرہ۔ یہ شنہ شیپ
اور راجہ ورن کی کہانی رامائن اور وشنو پران میں بھی مذکور ہے
گیا بقول مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج رگوید کی خدائی تفسیر
ایتریہ براہمن میں لکھا ہے کہ جسکی شہادت سے بھی کسی کو ویدوں میں انسانی قربانی
ہونے کا انکار ہو سکتا ہے؟

सौउसिं नि: शांनरायाबाप शुन: शेप ईक्षां चक्रो मानुष
मिव वै मा विशसिष्यन्ति हंताहं देवता उपधावामिति

لیعنی اجی گرت نامی راج رشی تلوار کو تیز کر کے شنہ شیپ کے
پاس آیا تب شنہ شیپ سوچنے لگا کہ یہ حیوان کی مانند مجھے مار یگا
نہیں اس وقت دیوتاؤں کو یاد کروں وغیرہ وششٹھہ سمرتی
مترجمہ پنڈت بھیم سین جی صفحہ ۱۶۹ پر بھی لکھا ہوا ہے کہ پھر شنہ شیپ
یگیہ کے یوپ ستمبھ میں باندھا گیا۔ وہاں اسنے منتروں دوارا دیوتاؤں
کی ستتی کی۔ اس سنسار میں اس شنہ شیپ کو دیوتاؤں نے
بندھنوں سے مکت کیا"
پنڈت بھیم سین شرما نے براہمن سروسو جلد ۵ صفحہ ۲۸ پر
لکھا ہے کہ :۔

شنہ شیپ کو راجا نے یگیہ میں پشو ستھانی کام کیلئے خریدا تھا اسی لئے اسکو یگیہ کے یوپ ستمبھ میں نیگت کیا (پشو وت باندھا) وغیرہ۔

رگوید میں بیان شدہ اسی انسانی قربانی کا ذکر شریمد بھاگوت سکندھ ۹ ادھیائے ۶ میں یوں کیا گیا ہے:۔

راجہ ہریشچندر کے پہلے کوئی بیٹا نہ تھا۔ اس لئے ہمیشہ فکرمند رہتے تھے۔ ایک دفعہ دیورشی نارد کے اپدیش سے بالو لوں کے دیوتا ورن جی کے قدموں میں جاکر درخواست کی کہ اے دیو آپ ہمیں یہ ور دیں کہ ہمارے ایک پتر ہو۔ اے پربھو! اگر ہمارے ہاں بہادر بیٹا پیدا ہووے تو اسی پشو پرش (انسانی حیوان) سے آپ کا یگیہ کریں گے۔ ورن جی نے کہا کہ ایسا ہی ہو گا۔ تب راجہ ہریشچندر کے روہت نامی ایک بیٹا ہوا بیٹے کے پیدا ہونے پر ورن جی راجہ کے نزدیک آنکر بولے کہ اے راجن تمہارے بیٹا ہو گیا اب وعدہ کے مطابق تم ہمارا یگیہ کرو۔ کہ جسمیں یہ تمہارا بیٹا ہی حیوان بنے تب راجہ ہریشچندر بولے کہ اے دیو! دس دن کی عمر نہ ہونے سے حیوان پاک اور یگیہ کے لائق نہیں ہوتا۔ اس لئے میں دس دن گذرنے پر آپ کا یگیہ کرونگا۔ ۸۔

اے راجہ پریکشت! دس دن گذرتے ہی ورن جی پھر آکر بولے کہ اب یگیہ کرو۔ تب مہاراج ہریشچندر نے کہا کہ دانت نکلنے پر یگیہ کیا جائیگا۔ ۹۔

دانت نکلنے پر ورن جی نے آکر کہا کہ دانت نکل آئے۔ اب تو یگیہ کرو تب راجہ ہریشچندر بولے کہ دانت گرنے پر یہ بڑا مبارک یگیہ اچھی طرح پورا کرونگا۔ ۱۰۔

کچھ دن پیچھے روہت کے دانت گر گئے تب ورن جی پھر راجہ کے پاس آنکر بولنے لگے۔ اے راجن! ہمارے حیوان کے دانت گر گئے اب تو یگیہ ضرور کرنا چاہیئے۔ ہریشچندر نے کہا کہ دانت گر کر جب تک پھر نہ نکلیں تب تک حیوان پاک نہیں ہوتا۔ یہ سنکر ورن جی اپنے

مقام کو چلے گئے۔ ۱۱۔ اور کچھ عرصہ بعد پھر آن کر بولے کہ تمہارے
بیٹے کے دانت دوسری مرتبہ پیدا ہو آئے۔ اب تو یگیہ کرو
تب راج رشی ہریشچندر نے جواب دیا کہ اے ورن دیو جب
کھشتری حیوان کو چ (بکتر) پہننے کے لائق ہوتا ہے۔ تب وہ پاک
کہا جاتا ہے۔ سو ہمارا بیٹا ابھی اس لائق ہوا نہیں تب بھلا ہم
کیسے یگیہ کر دیں۔ ۱۲۔ اے مہاراج پر یکھشت! راجہ ہریشچندر
کا دل محبت میں پھنس گیا تھا۔ انہوں نے بیٹے کی محبت کے باعث
یگیہ کرنے کیلئے ورن جی کو جو جو وقت بتلائے۔ ورن جی اسی
عرصہ کی راہ دیکھنے لگے۔ ۱۳۔ کہ اتنے میں روہت باپ کا مقصد
یعنی خود کو حیوان بنا کر ورن جی کے یگیہ کرنے کی خواہش کو جان
گیا۔ اس لئے وہ اپنی جان بچانے کو کمان پکڑ کر بن کو چلا گیا
۔ ۱۴۔ اس سے ورن جی کو بہت غصہ ہوا۔ اور انہوں نے راجہ
ہریشچندر کو ستایا۔ اسلئے راجہ ہریشچندر کا پیٹ پھول گیا اسکے
پیچھے روہت نے سنا کہ والد صاحب کو ورن دیوتا نے تکلیف دی
ہے۔ اسلئے اپنے شہر میں جانے کی خواہش کی۔ لیکن دیوتاؤں
کے راجہ اندر نے وہاں آئے روہت کو جانے سے روکا۔ ۱۵۔
اور کہا کہ تیرتھوں کی سیوا کرتے ہوئے زمین پر گھومنا بڑا کار ثواب
ہے تم ایسا ہی کرو۔ یہاں روہت آشو نے ایک برس تک جنگل
میں رہائش کی تھی۔ ۱۶۔ اس طرح سے دوسرے تیسرے
چوتھے۔ اور پانچویں برس میں جب روہت نے والد صاحب کے پاس
جانے کی خواہش کی اسی وقت دیوتاؤں کا راجہ اندر برہمن
کی شکل سے ان کے نزدیک آ اس طرح کہنے لگے "تم تیرتھ میں
زیادت کر دی" اس لئے روہت راجکمار نے چھ برس تک بن میں
کاٹے اس طرح جب روہت کو چھٹا برس بن میں رہتے گزر گیا اور
شہر میں آنے لگا تب یہ روہت اجی گرت کے منجھلے بیٹے شنہ شیپ
کو اس کے باپ سے خرید لائے۔ اور اس شنہ شیپ کو اپنے
والد راجہ ہریشچندر کو دیکر پرنام کیا۔ ۱۷۔ آنکے بعد

بڑے جلال والے مشہور مہاتما مہاراج ہرشچندر جی نے
نرمیدھ یگیہ (انسانی قربانی) کے طریقہ سے ورن دیوتا کا یگیہ
شروع کیا تب ورن جی نے راجہ ہرشچندر کے بیٹے کی درد شانت
کردی - ۲۰ - اس یگیہ میں وشوامتر جی ہوتا جمدگنی ادھوریو
وسشٹھ برہما اور آیاسیہ منی سامگ ہوئے ۲۱"

نیز مہابھارت بن پرب میں یدھشٹر کے پوچھنے سے مہرشی لومش
نے سومک نامی راجہ کا حال سنایا - اس میں راجہ کی پرارتھنا
سے بزرگ برہمنوں نے کہا کہ اگر تو اپنے جنتو نامی بیٹے کی
قربانی کریگا تو سو بیٹے پیدا ہونگے لڑکے کی چربی آگ میں ڈالی
جاویگی اس کا دھواں رانیاں سونگھیگی تو ایک سو رانیاں
کو ایک ایک ہمتور لڑکا ہوگا - راجہ نے منظور کر لیا لوگ
نے روتی چلاتی رانیوں سے لڑکے کو کھینچ کر اور قربان کر کے اس
کی چربی نکال آگ میں ہوان کردیا وغیرہ -

نیز کرشن یجر وید کے تیتری برہمن کانڈ ۳ پرپاٹھک ۴ میں
تفصیل کے ساتھ انسانی قربانی کا ذکر ہے - انکے ۱۹ انوواک
ہیں - بطور مشتے از خروارے تھوڑے سے منتر لکھے جاتے
ہیں - ब्रह्मणे ब्राह्मणमालभते اسپر سائن آچار
یوں تفسیر کرتے ہیں -

"ब्रह्म ब्राह्मणजात्यभिमानी देवस्तस्मै किंचद
ब्रह्म वर्चसयुक्तं ब्राह्मणजातीयं पुरुषमालभते
अत्र चतुर्थ्यन्ता देवता द्वितीयान्ताः पशवः।
आलभत इति सर्वत्रानुवर्त्तते"

یعنی براہمن ذات کا فخر کرنے والے دیوتا کے واسطے برہم
ورچس والے کسی برہمن کی قربانی کرنا - چوتھی وبھکتی (صیغہ)
جسکے آخر میں ہووے اسکو دیوتا اور دوسری وبھکتی جسکے آخیر میں ہو
اسے قربانی کا حیوان جان لینا یہ آگے بھی اس اصطلاح کا سب
جگہ استعمال سمجھ لینا - انوواک ۱ -

انوواک ١٨

वाचे पुरुषमालभते। प्राणमपानं व्यानमु
दानं समानं तान्वायवे। सूर्याय चक्षुरालभते मन
श्चन्द्रमसे। दिग्भ्यः श्रोत्रम्। प्रजापतये पुरुषम्
इति।

اس پر سائن آچاریہ یوں تفسیر کرتے ہیں۔

"वाग्देवतायै पुरुषं पूरकं स्थूल शरीरमित्यर्थः। तच्छ
रीर वर्तिनः प्राणाद्याः पंच वायु वृत्ति विशेषा ये संति
तान् सर्वान् वायु देवतायै कुर्यात। प्राणो मुख
नासिका वर्ती। अपानोऽधोद्वारवर्ती। व्यानः सर्व देह
व्यापी। उदान उत्क्रान्ति हेतुः। समानः सर्व शरीर
साम्येनान्नरस प्रेरण हेतुः। यद्यपि प्राणादयस्त-
स्मात् पुरुष शरीरात् पृथक् कर्त्तुमशक्यास्तथापि
तत्रैवावस्थितान् वायवे समर्पयेत। एवं चक्षुर्मनः
श्रोत्राण्यपि तत्रस्थितान्येव सूर्यचंद्रमो दिग्भ्यः सम-
र्पयेत् प्रजापतये तु तच्छरीरस्थं पुरुषं जीवात्मानं समर्पयेत"

ترجمہ۔ واک دیوتا کی نذر جسم کثیف کرے۔ پران۔ اپان
دیان۔ اُدان اور سمان یعنی حواس خمسہ یہ دایو دیوتا کی
نذر کرے آنکھیں سورج کی نذر۔ دل چاند کی نذر۔ کان دگ
دیوتا کی نذر اور پرجاپتی کی نذر انسان کی قربانی کرے یعنی
انسان کو قربان کرکے جسم کا فلاں فلاں عضو فلاں فلاں دیوتا
کی نذر کرنا۔

انوواک ١٩ میں لکھا ہے کہ۔

"आशायै जामिम्। प्रतीक्षायै कुमारीम्। इति"

اس منتر کی تفسیر میں سائن آچاریہ یوں لکھتے ہیں کہ:۔

"आशायै अलभ्यवस्तु विषय तृष्णाभिमानिन्यै
जामिं निवृत्त रजस्कां भोगायोग्यां स्त्रियम्। प्रती-
क्षायै लब्धव्यस्य वस्तुनो लाभ प्रतीक्षणाभिमानि

न्यै कुमारीमनूढां कन्यामालभेत॥ इत्यादि

ترجمہ۔ ترشنا ابھیمانی دیوی آشا کیلیے جامی یعنی جسکا حیض ہٹ گیا ہو۔ اور جماع کرنے کے ناقابل ایسی عورت کی قربانی کی جاتی ہے اور پرتیکشا نامی دیوی کیلیے کنواری یعنی جسکا بیاہ نہیں ہوا ہے ایسی لڑکی کی بلی دینا۔ وغیرہ۔

تیتری براہمن ادھیاے ۳ میں بھی لکھا ہوا ہے کہ۔

ब्रह्मणे ब्राह्मणमालभते क्षत्राय राजन्यं। मरुद्भ्यो
वैश्यं। तपसे शूद्रं। तमसे तस्करं। नारकाय वीरहणं।
पाप्मने क्लीबं। आक्रयाया अयोगुं। कामाय पुंश्चलुं।
अतिक्रुष्टाय मागधं। गीताय सूतं। नृत्ताय शैलूषं।
धर्माय सभाचरं। नर्माय रेभं। नरिष्ठायै भीमलं।
हसाय कारिम्। आनन्दाय स्त्रीषखं। प्रमुदे
कुमारीपुत्रं। मेधायै रथकारं। धैर्याय तक्षाणं
इत्यादि

یعنی برہمن ورن کے دیوتا کو براہمن کی بلی دو۔ کشتری دیوتا کو کشتری مروتوں کو ویش۔ تپس کو شودر۔ تامس کو چور۔ نارک کو خلل انداز۔ پاپما کو مخنث۔ اکرم کو شاستر کا مخالف۔ کام کو مغلوب شہوت۔ اتی کرشٹ کو ماگدھ۔ گیتا دیوتا کو ایک سوت۔ نرت کو بھڑوا۔ دھرم کو سبھا میں جانے والا۔ نرم کو ٹھٹھول۔ ارشٹ کو بھنگا۔ ہنس کو گدگدی کرنے والا۔ آنند دیوتا کو وہ جس سے عورتیں خوش ہیں۔ پرمدا کو کنواری کا بیٹا۔ میدھا کو رتھ بنانے والا۔ دھیریہ کو بڑھئی وغیرہ۔

پُرشمیدھ یگیہ (انسانی قربانی) کرنے کا حق سوائے برہمن اور کشتری کے کسی کو نہ تھا۔ چیت شکل پکش کی دسویں میں اسکو شروع کیا جاتا تھا اور چالیس روز میں وہ پورا ہوتا تھا۔ ان چالیس دنوں میں سے پانچ دن پنچاہا نامی خاص دن ہوا کرتے تھے۔ اس قربانی میں گیارہ کھمبے گاڑے جاتے تھے

ہر ایک کھمبے میں ایک ایک بانجھ گائے باندھی جاتی اور جو انسان قربانی کیلئے مخصوص ہوتا تھا۔ کھمبوں کے بیچ میں رکھا جاتا تھا۔ اس کا حال تیتری براہمن اور یجروید کی واجسینئ سنگھتا میں لکھا ہے۔

شت پتھ براہمن میں بھی انسانی جیوانی کا ذکر پایا جاتا ہے مثلاً

"अथ पुरुषःशीर्षमभिजुहोति। आहुति वै वै यज्ञः पुरुषं तत्पशूनां यस्तियं करोति तस्मात् पुरुष एव पशूनां यजते। यद्दै वै नदभिजुहोति शीर्षं ह्यस्तीर्यं दधाति॥"

یعنی انسان کے سر کا ہوم کرنا یگیہ ہی ہے۔ اس وجہ سے انسان قربانی کے حیوانات میں سے ہے۔ وغیرہ یجروید آدھیاے ۲۴ میں جہاں مختلف حیوانوں اور پرندوں کی قربانیاں کرنے کا ذکر پایا جاتا ہے وہاں منتر ۲۹ میں

"प्रजापतये पुरुषान्हस्तिन आलभते"

یعنی پرجاپتی دیوتا کیلئے انسانوں کی قربانی چڑھانا وغیرہ

نیز شت پتھ براہمن کانڈا-۲-۶-منتر ۶

"पुरुषं वै देवाः अग्रे पशुमालेभिरे तस्यालब्धस्य मेधोऽपचक्राम सोऽश्वं प्रविवेश तेऽश्वमालभन्त तस्यालब्धस्य मेधोऽपचक्राम स गां प्रविवेश ते गामालभन्त सोऽविं प्रविवेश तेऽविमालभन्त स सोऽजं प्रविवेश तेऽजमालभन्त तस्यालब्धस्य मेधोऽपचक्राम्" ६

اس منتر پر ترجمہ کرتے ہوئے پنڈت بھیم سین شرما جی مہاراج اپنی کتاب وید وبیکا دیا لکھیا صفحہ ۸۶ و ۷۷ پر لکھتے ہیں:- کہ دیوتاؤں نے پہلے دیوی یگیہ میں پرش نام منش کا ہی آلمبھن کیے۔ پرش کا مر جانے پر جو میدھ نام سار انش نکلا وہ گھوڑوں میں پرویشٹ ہوا تب ان دیوؤں نے دیوی یگیہ میں گھوڑے کو بھی مارا۔ اس گھوڑے کا آلمبھن کرنے پر جو سار انش تھا وہ گئو بیلوں میں پرویشٹ ہوا تب ان دیوؤں نے گئو بیلوں کا آلمبھن کیا" وغیرہ

کہ ہر یہ وید سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ انسانی قربانی کرنی ہی پرش

انوشاسن

میدھ یا نرمیدھ کہا جاتا ہے۔ چنانچہ پنڈت جگیشور شاستری جی کی تصنیف "آریہ ودیا سدھاکر" جوکہ بمبئی سمت ۱۹۲۵ بکرمی میں گنپت کرشنا جی پریس میں چھپی ہے اسکی دوسری طبع کے صفحہ ۸۵ میں ایسا لکھا ہوا ہے

तथा च कृष्ण यजुर्वेदस्य ३ काण्डे ४ प्रपाठके ५ अनुवाके पठ्यते 'कस्मात् सत्यात् त्रयः पशूनां हस्तादानाः यत् त्रिरूपांशु हस्तेन गृह्णाति तस्मात् त्रयः पशूनां हस्तादानाः पुरुषो हस्ती मर्कटः' इति। अस्यां श्रुतौ पुरुषस्यापि पशुत्वोक्त्या पुरा कल्पे पुरुष मेध प्रवृत्तिरासीदिति गम्यते तथा च श्रूयते 'ब्रह्मणे ब्राह्मणमालभे' इति। स्पष्टं चेयं मन्त्रैवानुवाक भाष्ये। तथा
ऋग्वेदेऽपि श्रूयमाणेन शुनः शेपाख्यानेन पुरुषमेध प्रवृत्त्यवगमः॥"

ترجمہ اورکہ کرشن یجُروید کے تیسرے کانڈ کے چوتھے پرپاٹھک کے پانچویں انوواک میں یہ پڑھا جاتا ہے۔ اکسمات ستیات تریہ پشو نام ہستادانا ہیت تروپ انشو ہستے۔ گرہناتی تسمات تریہ پشو نام ہستادانا پرشو ہستی مرکٹ، اس شرتی (ویدمنتر) میں انسان کا بھی حیوان کہا جانے سے ثابت ہوتا ہے کہ پہلے زمانہ کے لوگوں میں پرش میدھ یعنی انسانی قربانی کا بھی رواج پایا جاتا تھا۔ اور ایسا ہی شرتی میں بھی لکھا گیا ہے۔ کہ برہمنے براہمنم آلبھیت اس سے اس انوواک کے ترجمہ میں یہ بات عیاں طور پر ثابت ہے اور رگوید میں بھی شنہ شیپ کی کہانی پائے جانے سے پرانے لوگوں میں پرش میدھ یعنی انسانی قربانی کا رواج ثابت ہوتا ہے +

نیز وواہ گورسبھ صفحہ ۳۳ پر لکھا ہوا ہے کہ:۔

"गो वाजि नरमेधाश्च विवाहे गो बधस्तथा।
परक्षेत्रे सुतोत्पत्तिः कलौ वर्तानि वर्जयेत्॥"

یعنی گومیدھ۔ اشو میدھ۔ نرمیدھ۔ بیاہ میں گائے کا مارنا اور دوسری عورت سے لڑکا پیدا کرنا (نیوگ) یہ (پانچوں) کلجگ میں ممنوع ہیں۔

گویا دواپر۔ تریتا۔ اور ست یگ میں یہ جائز اور روا تھے
نیز پونا کا چھپا ہوا کرشن یجر وید کے تیتری براہمن کے صفحہ ۹۷۲ و ۹۷۲
"پر بھاش کرتے ہوئے سائن آچاریہ لکھتے ہیں کہ: "प्रतीक्षाये कुमारीम्
ब्राह्मणाद्या। कुमार्यन्ता: प्रोक्ता मनुष्यविशेषरूपा:
पशवोऽस्मिन् पुरुषमेधे पञ्चाहे सोमयागविशेषे
मध्यमेऽहनि स्तवनीय पशुभि: समुच्चित्या लब्धव्या:"

ترجمہ۔ اس "پرش میدھ پنجاہ سوم یاگ" میں براہمن وغیرہ کنواری تک انسانی حیوانوں کا آلبھ یعنی قربانی کی جاوے۔

انسانی قربانی کا رواج انیس ویں صدی تک کہیں کہیں پایا جاتا تھا۔ مثلاً ستی ہونا۔ اور جگناتھ کے رتھ کے پہیوں کے نیچے آن کر مرنا۔ اور بچوں کو گنگا میں ڈبونا اور کالی کو خوش کرنے کیلئے اپنا یا دوسروں کا جسم کاٹنا وغیرہ بد رسموں کا بند ہونا تو بہت دنوں کی بات نہیں ہے۔ ٹھگ لوگوں نے جو انسانی خون کئے سو نہ صرف لالچ کیلئے بلکہ درگا دیوی کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے بھی کئے وہ دیوی خاص کر کے انسانوں کے خون پینے سے نہایت خوش ہوتی ہے۔ اسی باعث پرانوں میں جو ہندوؤں کی مذہبی تاریخی کتب ہیں۔ بہتیرے گھناؤنے نر بلی نامی بلیدان لکھے ہیں۔ انگریزی راج کی مہربانی اور برکت سے وہ سب بند ہو گئے ہیں۔

کاشی کرودت میں انسانی قربانیاں کی جاتی تھیں یہ بات ابھی تک کئی بوڑھوں کو یاد ہیں۔ مزید برآں بمبی کے گورنر آنریبل سر ڈنکن صاحب بہادر کو بڑودھ کے ریذیڈنٹ کرنل واکر صاحب نے ۱۵ مارچ ۱۸۰۸ء کو رپورٹ کیا تھا۔ جس میں کراڈا برہمنوں کی انسانی قربانی دینے کی چال تفصیل کے ساتھ لکھی تھی۔

ویدک زمانے میں مہا پرستھان کا ایک طریقہ تھا۔ جس کے مطابق بہت لوگ سمندروں میں ڈوب کر اپنی قربانی دیا کرتے تھے اور ایک دوسرا طریقہ وہ تشانل تھا۔ جسکے مطابق بہت لوگ آگ میں کود کر قربان ہو جایا کرتے تھے۔

مہاراج خلائی تفاسیر و تراجم یعنی براہمن گرنتھوں اور تاریخی شہادت
کی بنا پر اس بات سے ہرگز ہرگز انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ویدوں اور ویدک
زمانہ میں انسانی قربانی پائی جاتی ہے۔ یجروید ادھیائے ۳۲ منتر ۲۹
میں بھی پرجاپتی دیوتا کے لئے انسانوں کی قربانی چڑھانا لکھا ہوا ہے

प्रजापतये पुरुषान्हस्तिन आलभते"

شت پتھ براہمن ۱۳-۴-۳-۸ میں بھی لکھا ہوا ہے:-

पौरुष मेधकं मध्यमँ षष्ठसुहं भवति तस्मिन्मेध्यान्पुरुषानालभते पुरुष मेधस्यैवाप्त्यै"

یعنی پرش میدھ یگیہ جو چھ دن ہوتا ہے۔ اس میں انسان کو قربان کیا
جاتا ہے۔

باب دوئم

یعنی

اشومیدھ یگیہ گھوڑے کی قربانی

بعض پنڈتوں اور عالموں کا خیال ہے کہ ویدوں اور ویدک مذہب و زمانہ میں انسانی قربانی کے علاوہ گھوڑوں کی بھی قربانی کی جاتی تھی جسے راجسویہ یا اشومیدھ یگیہ کہا جاتا تھا اس خیال کے رکھنے والے لوگ مندرجہ ذیل ثبوت رکھتے ہیں۔

यदश्वस्य क्रविषो मक्षिकाश यद्वा स्वरौ
स्वधितौ रिप्तमस्ति ॥ यद्धस्तयोः (۱) یجروید ادھیائے ۲۵ منتر ۳۲
शमितुर्यन्नखेषु सर्वा ता ते अपि देवेष्वस्तु ॥

(مہی دھر بھاشیہ)

"मक्षिका अश्वस्य क्रविषः यदाश
भक्षितवती अश्नातेर्लिट् क्रविषः इति कर्मणि षष्ठी।
वाथवा यत् मांसं स्वरौ पश्वञ्जनकाले रिप्तं लिप्तमस्ति
स्वरुणा पशुमनक्तीति श्रुतेः। यत् स्वधितौ शस्त्रे
लिप्तमस्ति छेदनकाले च यच्च शमितुर्हस्तयोर्लि-
प्तं यच्च शमितुर्नखेषु लिप्तं हे अश्व सर्वा ता
सर्वाणि तानि अपि देवेषु अस्तु भवन्तु वचनव्यत्ययः
सर्वं त्वदीयं देव भोग्यं भवतु ॥३२॥

اس سنسکرت مہی دھر بھاشیہ کا ترجمہ چونکہ بہت کچھ پنڈت جوالا پرشاد کے مشر بھاشیہ سے ملتا جلتا ہے لہذا بخوف طوالت اردو ترجمہ نہ دے پنڈت جوالا پرشاد جی کا اس منتر پر مشر بھاشیہ دینا ہی کافی سمجھا گیا ہے۔ وھو ھذا۔

ور اشو(۱) کا جو کچا بھوت مانس وت شونت مکھیوں نے بھکشن کیا ہے جو رودھر گرگ(۲) والیوپ کا شستر(۳) اتھوا شاس چھریا لگا ہوا ہے۔ شمن(۴) کرنے والے کے ہاتھوں میں

(۱) گھوڑے کا جو کچا خور بمثل گوشت کے کھایا (۳) خون تلوار یا قربانی کے کھمبے یا استرے میں (۴) مارنے والے

جو لگا ہے۔ نخونوں[۲] میں جو لگا ہے۔ تمہارے وے سب بھی دیوتاؤں میں ہوں
ار تھات تمہارا سب بھاگ[۳] دیوتاؤں کے یوگیہ ہے“ (دیکھئے مشر بھاشیہ صفحہ ۱۰۵)
یہی منتر رگوید ۲-۳-۶-۸ میں بھی ہے۔

(۲) رگوید اشٹک ۲ ادھیائے ۳ ورگ ۷ وغیرہ میں بھی گھوڑے کی قربانی والے منتر پائے جاتے ہیں۔

(۳) کرشن یجروید کی تیتری براہمن اشٹک ۳ میں بھی گھوڑے کی قربانی کا ذکر پایا جاتا ہے

(۴) یجروید ادھیائے ۲۳ منتر ۱۶ میں بھی گھوڑے کی قربانی کا ذکر پایا جاتا ہے

اصل منتر بمعہ سنسکرت ترجمہ حسب ذیل ہے:

न वा उ एतन्म्रियसे न रिष्यसि देवान् इदेषि पथिभिः।
सुकृतो नापि दुष्कृतस्तत्र त्वा देवः सविता दधातु॥

(سنسکرت ترجمہ)

“हे अश्व यत त्वमस्माभिः संज्ञप्यसे
एतत्त्वं न म्रियसे मरणं न प्राप्नोषि न च रिष्यसि विनश्यसि वै उ निपातौ पाद पूर्णे अपितु सुगेभिः साधुगमनैः
सदूरो रधिकरणो इति सूत्रेण गमे डैः। पथिभिर्देव-
यान मार्गैः देवान् उत् प्रति गच्छसि यत्र लोके सुकृतः
पुण्यात्मानो यन्ति गच्छन्ति दुष्कृतश्च न
गच्छन्ति तस्मिन् लोके सविता देवास्त्वा
दधातु स्थापयतु॥”

ترجمہ۔ اے گھوڑے جو ہم تجھ کو مارتے ہیں اس سے تو مریگا نہیں اور تیرا ناش بھی نہیں ہوگا بلکہ دیویان راستہ سے تو دیولوک کو جائیگا جس لوک میں دھرماتما جاتے ہیں اور گنہگار نہیں جاتے اس لوک میں سوِتا دیو تجھے قایم کرے وغیرہ۔

شری پنڈت بھیم سین شرما جی مہاراج نے بھی براہمن سروسو بھاگ ۳ نمبر ۱ صفحہ ۴۴ پر اس وید منتر کے متعلق لکھا ہے کہ:-

”اشومیدھ پرکرن میں اشو کو پروکشن کرتے ہیں (ندوا اُد) اتیادی منتر بھاش وا

---

[۱] ناخنوں [۲] یعنی [۳] اعضاء

ادھوریو پڑھتا ہے اور کہتا ہے کہ ہے اشو! یہ تمہارا مرنا نہیں نہ تو مرتے اور نشٹ ہوتے ہو کنتو اچھے مارگ سے کیول دیوتاؤں کو ہی پراپت ہوتے ہو"

(۵) رگوید منڈل ۱ سوکت ۱۶۱ و ۱۶۲ و ۱۶۳ کے کل مجموعہ ۹۱ منتروں میں یجمان کے گھوڑے کو قربان کرکے اس کے گوشت کو سیخوں پر بھون بھون کر کباب بناکر کھانے کے طریقہ بیان کئے گئے ہیں۔

(۶) رگوید اشٹک ۲ ادھیائے ۳ ورگ ۷ میں بھی گھوڑے کی قربانی کا ذکر پایا جاتا ہے دیکھئے منتر ۱ تا ۲۲۔ وغیرہ

मानो मित्रो वरुणो अर्यमायुरिन्द्र ऋभुक्षा मरुतः परिख्यन्।
यद्वाजिनो देवजातस्य सप्तेः प्रवक्ष्यामो विदथे वीर्याणि॥

خلاصہ مطلب اس یگیہ کے بارہ میں جو گھوڑا دیووں سے پیدا ہوا اس کے اوصاف ہم ظاہر کرتے ہیں جب وے سدھ کی ہوئی بلی اس کے سامنے نہا یا اور سجا یا ہوا لاتے ہیں تب اس کے پیشرو سجیلا بکرا اندر اور پوشا کے لائق پروڈاش ہوتا ہے۔ یہ بکرا جو تیز رفتار گھوڑے کے ہمراہ لیا جاتا ہے وہ پوشا کا حصہ بھی ہے اور سب دیوتاؤں کے لینے کے قابل ہے اور اس لئے لیا جاتا ہے کہ توشٹا اس کو گھوڑے کے ساتھ کھانے کے قابل بھوجن کے لئے پہلا پروڈاش بنا دے۔

اس وقت جب یاجک گھوڑے کو سجا کر آگ کے گردا گرد تین بار طواف کرائے تب پوشا کا حصہ جو بکرا ہے سو پہلے لیجایا جاوے تاکہ وہ دیوتاؤں کو یگیہ کا پیغام پہنچاوے۔ جو قربانی والے کھمبے کو کاٹنے والے ہوں یا قربانی کے کھمبے کو اٹھانے والے ہوں یا اسیر چکہ باندھنے والے ہوں جس کے ساتھ کہ قربانی کا گھوڑا باندھا جاتا ہے ان کی محنت ہماری سب امیدیں پوری کرے میری مراد بر آوے اور خوبصورت پیٹھ والا گھوڑا دیوتاؤں کو خوش کرے ہم نے اس کو دیوتاؤں کے لئے اچھی طرح سے باندھ دیا ہے۔ رشی لوگ خوش ہو دیں جو مکھیاں گھوڑے کا گوشت کھاویں جو چکنائی برھنی۔ تلوار یا قاتل کے ہاتھ یا ناخنوں پر لگے اے گھوڑے وہ سب تیرے ساتھ دیوتاؤں کا بھوجن ہووے۔ جو ان تپی گھاس اس کے پیٹ سے گر پڑے جو گوشت کا کچا ٹکڑا بچ رہے اسے قاتل پاک کرے اور پاک پروڈاش ایسا پکا دے کہ وہ اچھی طرح سے پک جاوے تیرے ذبح کئے ہوئے جسم کا جو ٹکڑا آگ میں بھونتے وقت سیخ سے گرے اس کو نہ زمین پر نہ چٹائی پر بلکہ اس کو ماتحت دیوتاؤں کو دے جو گھوڑے کے پکانے کے محافظ ہیں۔ اور جو خوشبو

کی تعریف کرتے ہیں اور جو گھوڑے کے گوشت کی بھکشا مانگتے ہیں ان کی ریاضت ہماری بھلائی کے لئے ہو۔ جو لکڑی گوشت کے ابالنے کے برتن میں ڈالی جاتی ہے اور وہ برتن جن میں سے شوربا بانٹا جاتا ہے اور برتنوں کے ڈھکنے اور سیخیں اور چھری یہ سب گھوڑے کی تعریف کرتے ہیں دھکتا ہوا خوشبودان نہ گرنے پاوے۔ جو گھوڑا یگیہ کے لئے چناگیا اور جس نے آگ کا طواف کیا ہے اور جو عقیدتمندی کے ساتھ قربان کیا گیا ہے اور جو پاک وصاف بنایا گیا ہے اس کو دیوتا لوگ قبول کرتے ہیں تیز رفتار گھوڑے کی چونتیس پسلیوں میں تلوار گھس جاتی ہے۔ دیوتاؤں کے پیارے اس کو ایسی استادی سے کاٹتے ہیں کہ اس کے اعضا نہیں کٹتے اور عضو عضو کر کے گنتے ہیں۔ تیرے عضوؤں کو میں وقت سعد میں کاٹتا ہوں ان کے گولے بنا کر آگ کی نذر کرتا ہوں اپنے قیمتی جسم کے لئے تو افسوس مت کر کیونکہ تو دیوتاؤں کے پاس بالیقین جاتا ہے تیرے جسم میں چھری نہ ٹھہرے لالچی اور کم عقل یاجک عضوؤں میں ٹھیک ٹھیک نہ چلا کر چھری سے تیرے عضوؤں کو چور چور کبھی نہ کریں۔ یہ گھوڑا ہمارے پاس سب دولت اور بہت گائیں اور اچھے اچھے گھوڑے اور خوبصورت خوبصورت بیٹے لاوے تیز رفتار گھوڑا ہمیں برائیوں یا نقصان سے بچاوے اور یہ قربان کیا ہوا گھوڑا طاقت دیوے۔ چنانچہ اس رگوید ۲-۹۳-۱۳ میں آئے ہوئے لفظ मांस पचन्या। "مانس پچنیا" کا ترجمہ مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج نے بھی "مانس پکانے کی ٹبلوہی یعنی برتن کیا ہے چنانچہ سنسکرت میں لکھا ہے کہ

"(मांस पचन्या:) मांसानि पचन्ति यस्यां सा"

ہندی مد جو مانس ہاری جس میں مانس پکاتے ہیں اس پاک سدھ کرنے والی ٹبلوئی کا نرنتر دیکھنا"

(۷) تیتری براہمن میں لکھا ہوا ہے کہ۔

तस्माद् द्वादशिनो रोहितो
धूम्र रोहित इत्यादिभिरनुवाकैरुक्ता प्रत्यनुवाकम
द्वादश संख्या मलित्वा अशीत्यधिक शत संख्यका:
पशव: आलब्धव्या: ॥

اشومیدھ میں گھوڑے کے ساتھ ۱۸۰ حیوانات قربان کئے جاتے تھے۔

(۸) مہابھارت اشومیدھ پرب میں نہایت تفصیل کے ساتھ گھوڑے کی قربانی کا تذکرہ موجود ہے جو بخوف طوالت یہاں درج نہیں کیا جا سکتا۔ مزید خواہشمند

مہابھارت میں دیکھ لیں۔

(۹) رامائن بال کانڈ سرگ ۱۴ میں بھی اشومیدھ یگیہ کا ذکر یوں لکھا ہوا ہے کہ:-

चित्यो राजसिंहस्य संचितः कुशलैर्द्विजैः। गरुडो रुक्म
पक्षौ वै त्रिगुणोऽष्टदशात्मकः।२९॥ नियुक्तास्तत्र पशव
स्तत्तदुद्दिश्य दैवतम्।उरगाः पक्षिणश्चैव यथाशास्त्रं
प्रचोदिताः॥३०॥ शामित्रे तु हयस्तत्र तथा जलचराश्च ये।
ऋषिभिः सर्वमेवैतन्नियुक्तं शास्त्रतस्तदा।३१। पशूनां
त्रिशतं तत्र यूपेषु नियतं तदा।अश्वरत्नोत्तमं तत्र राज्ञे
दशरथस्य ह॥३२॥ कौशल्या तं हयं तत्र परिचर्य समंततः।
कृपाणैर्विशशासैनं त्रिभिः परमया मुदा॥३३॥ पतत्रिणा
तदा सार्धं सुस्थितेन च चेतसा।अवसद्रजनीमेकां कौशल्या
धर्मकाम्यया॥३४॥ होताऽध्वर्युस्तथोद्गाता हयेन समयोजयन्।
महिष्या परिवृत्त्याथ वावातामपरां तथा॥३५॥

पतत्रिणस्तस्य वपामुद्धृत्य नियतेंद्रियः।
ऋत्विक् परमसंपन्नः श्रपयामास शास्त्रतः॥३६॥
धूमगंधं वपायास्तु जिघ्रति स्म नराधिपः।
यथाकालं यथान्यायं निर्णुदन् पापमात्मनः॥३७॥
हयस्य यानि चांगानि तानि सर्वाणि ब्राह्मणाः।
अग्नौ प्रास्यंति विधिवत् समस्ताः षोडशर्त्विजः॥३८॥

ترجمہ - (از پنڈت جوالا پرشاد جی) ۲۸ اس طرح راج سنگھ مہاراج دشرتھ جی کے
یگیہ میں دانا براہمنوں نے ویدی (قربانگاہ) بنائی اس پر سونے کی اینٹوں سے
پر بنائے اٹھارہ پرستار کا ایک گرڑ بنایا اشومیدھ میں اس کی ترکیب ہے
-۲۹- یگیہ کے مقام میں شاستر (شرع) کے مطابق دیوتاؤں کے لئے کئی قسم کے
دہنگ - ترنگ قایم کئے -۳۰- اور آبی جانور جہاں تک اکٹھے کئے گئے تھے۔ یگیہ ۳۱-
کرانے والوں نے انہیں بلی دینے کے لئے مناسب مقامات پر شاستر کے مطابق باندھا
پہلے کہے ہوئے کھمبوں میں تین سو حیوانات اور مہاراج کا گھوڑا باندھا تھا-۳۲-

پٹ رانی کوشلیا جی نے اس گھوڑے کا طواف کر کے تین تلوار سے خوشی کے ساتھ اس کو ذبح کیا ۳۳۔ بعد ازاں کوشلیا جی وہاں حصول دھرم کی خواہش سے اس مذبوح گھوڑے کے نزدیک ایک رات تک رہیں ۔۳۴۔
تب ہوتا ادھوریو اور اُدگاتاؤں نے راج مہیشی اور پری ورتی کے ساتھ راجا کی ویش عورت واواتا اور شودرا عورت پری ورتی کہی جاتی ہے۔
قربانی والے گھوڑے پر مقرر کیا ۔۳۵۔
تب وید کے حکم کے بموجب رتوج اس گھوڑے کی چربی لے شاستر کے مطابق ہوم کرنے لگے ۔۳۶۔
راجہ لوگ بوقت فرصت چربی کی بو والے دھوئیں کو سونگھنے لگے ۳۷۔
بعد ازاں سولہ رتوج براہمن گھوڑے کے سب عضو عضو کاٹ کاٹ کر آگ میں دستور کے مطابق آہوتی دینے لگے ۔۳۸۔
(۱۰) کاتیائن شرُوت سوتر کے جو کلپ شاستر اور ویدوں کی قدیم تفسیر ہیں پانچویں ادھیائے کے سوتر ۲۹۰ میں لکھا ہوا ہے کہ "
"श्वेतोश्वः सौर्यस्य"
یعنی سورج دیوتا کے لئے سفید گھوڑا دینا چاہئے۔
(۱۱) کاتیائن شرُوت سوترا شومیدھ نروپنم ادھیائے ۲۰ سوتر ۴۲۔
"अग्नि समीपमानीयाऽग्नये स्वाहेति जुहोत्यनुवाकेन् प्रति मंत्रम।"
اس شرُوت سوتر پر رشی کرک آچاریہ یوں ترجمہ و تفسیر کرتے ہیں:۔
"अग्नि समीपमानीयाऽश्वम्। अनुवाकेन् जुहोति प्रति मन्त्रम् अग्नये स्वाहेत्येव"
یعنی مذبوح گھوڑے کو آگ کے پاس لاکر اور منتر پڑھ کر اس کو آگ میں ہوم کرنا چاہئے
(۱۲) رگوید منڈل اشوکت ۱۶۲ ادھیائے ۲۲ منتر ۱۱۔

यत्ते गात्रादग्निना पच्यमानादभिशूलं निहतस्याव-धावति। मा तद्भूम्यामाश्रिषन्मा तृणेषु देवेभ्यस्तदुश-द्भ्यो रातमस्तु ॥११

ترجمہ۔ اے گھوڑے جو تیرے گوشت کا رقیق مادہ جو آگ میں پکایا گیا ہے اور تجھ مرے ہوئے کا جو باقی گوشت سیخوں پر پکا کر کباب بنایا جاتا ہے تیرے وہ

؏ ہوتا۔ ادھوریو۔ ادگاتا وغیرہ سب یگیہ کرنے والے منصب داروں کے نام ہیں

وہ اعضاء زمین پر مت گرنے پاویں۔ پکاتے وقت کاٹتے وقت کشا پر نہ گرنے
پاویں ورنہ اگر وہ گر گئے تو تو کہاں جائیگا۔ بلکہ تو دیوتاؤں کو دیا جائیگا۔
بھاشیہ کار شری سائن آچاریہ جی مہاراج بھی یوں ترجمہ کرتے ہیں :۔

" हे अश्व ते तवाग्निना पच्यमानाद्गात्राद्यदष्मरूपं
रसो वा यत्किंचदवधावति तथा निहतस्य निःशेषेण
हतस्य तव यदंगं रस रूपं शूलमभिलक्ष्यावधावति
निर्गच्छति तत्तदंगं भूम्यामाश्रिषत आश्लिष्टं माभूत्
श्लेषेः पुषादित्वादङ् पाक समये तथा मा तृणेषु
विशसन समये दर्भेषु मापगच्छतु तर्हि तत्पतितं कुत्र
गच्छत्विति चेत् उच्यते - तत्तादृशं उशद्भ्यः कृत्स्नं
हविःकामयमानेभ्यो देवेभ्यो रातं दत्तमस्तु "

(۱۳) رگوید منڈل اسوکت ۱۶۲ ادھیائے ۲۲ منتر ۱۲

ये वाजिनं परि पश्यन्ति पक्वं य ईमाहुः सुरभिर्निर्हरेति।
ये चार्वतो मांस भिक्षामुपासत उतो तेषामभिगूर्तिर्न
इन्वतु॥१२

ترجمہ۔ جو گھوڑے (کے گوشت) کو پکا ہوا دیکھتے ہیں اور جو اس پکتے ہوئے
گھوڑے (کے گوشت) کی خوشبو کو سونگھ کر یہ کہتے ہیں کہ اس میں سے کچھ ہمیں
بھی دو اور جو یہ کہتے ہیں کہ باقی کو دیوتاؤں کی نذر کرو کیونکہ اس کی خوشبو دیوتاؤں
کے لائق ہے یا جو گوشت کی بھیک مانگتے ہیں تو ان کو پراپت ہو اس وید منتر پر
سائن آچاریہ جی بھی یوں تفسیر کرتے ہیں :۔

"ये पक्वं वाजिनमश्वं अश्वावयं परिपश्यन्ति परितः पावन
बुद्धेक्षंते य ईं ये चैनं सुभिः शोभन गंधः अतो निर्हर
किंचदप्यस्मभ्यं देहीत्याहुः यद्वा निः शेषेण देवेभ्यो हरे
त्याहुः यतः सुरभिः अतो देव योग्यमिति किंच ये चार्वतो
मांस भिक्षामुपासते ये नराः अस्यार्वतोऽश्वस्य हुत
शिष्ट मांस याचनां उपासते कांक्षन्ते उतो अपिच तेषामप्त

विधानामभिगूर्तिः अभितः उद्यमनं नोऽस्मानिन्वतु व्याप्नोतु इत्यादि ॥

(۱۴) رگوید منڈل ا سوکت ۱۶۲ ادھیائے ۲۲ منتر ۱۰

यद्वध्यमुदरस्यापवाति य आमस्य क्रविषो गन्धो अस्ति। सुकृता तच्छमितारः कृण्वन्तूत मेधं शृतपाकं पचन्तु ॥१०॥

اس پر سائن آچاریہ یوں ترجمہ کرتے ہیں:-

"उदरस्य संबंधि यद्वध्यं ईषज्जीर्णं तृणं पुरीषमपवाति अपगच्छति यस्तामस्यापक्वस्य क्रविषो मांसस्य गंधो ऽस्ति लेशोऽस्ति पाकस्य समये यत्किंचद्वध्यं अपक्वस्य च लेशोऽस्ति आमे गंधोऽस्ति तत्सर्वं शमितारो विशसन कर्तारः सुकृता कृण्वन्तु सुकृतं उक्त दोष रहितं कुर्वन्तु उत अपिच मेधं मेध्यं यज्ञार्हं पशववयं शृतपाकं देव योग्य पाकोपेतं यथा भवति तथा पचंतु पितृमनुष्यादि योग्यमति पक्कमीषत्पक्कं च मा कुर्वन्त्वित्यर्थः ॥"

ترجمہ - پیٹ کے متعلق جو ان پچی گھاس پاخانہ کے راستہ نکل پڑتی ہے اور جو کچے گوشت کی بد بو پکاتے وقت اور جو ٹھیک طرح سے نہ پکے ہوئے گوشت کی بد بو رہتی ہے اس سب کو کاٹنے والا صاف کرے اور اچھے بنائے ہوئے گوشت کو جس میں مذکورہ بالا نقائص نہ ہوں یگیہ میں ہون کریں اور جس طرح جیوان کے اعضا کو دیوتاؤں کے لائق بنایا جا وے ویسا پکا دیں اور پتر اور انسانوں کے لئے نہ کچے پکا ہی رکھیں اور نہ زیادہ پکا کر جلا دیں یہ مطلب ہے۔

(۱۵) رگوید منڈل ا سوکت ۱۶۲ ادھیائے ۲۲ منتر ۹

यदश्वस्य क्रविषो मक्षिकाश यद्वा स्वरौ स्वधितौ

यद्धस्तयोः शमितुर्यन्नखेषु सर्वा ता ते अपि
देवेष्वस्तु ॥ ६

اس پر سائن آچار یہ حسب ذیل ترجمہ کرتے ہیں:-

"अश्वस्य तदवयवभूतस्य क्रविषः आममांस-
स्य यत यदंगं मक्षिका आशा भक्षयत अश
भोजने यद्वा कर्मणि षष्ठी अश्वस्य यन्मांसं भक्ष-
यति वा अथवा स्वरौ पशुबंजनकाले यत् रिप्तं लिप्तम-
स्ति स्वरुणा पशुमनक्तीति श्रुतेः। अथवा स्वधितौ
छेदनकाले अवदानकाले यद्रिप्तमस्ति शमितुर्ह-
स्तयोर्लिप्तमस्ति विशसनकाले यच्च नखेषु लिप्तं
ता सर्वा तानि सर्वाणि हे अश्व ते तव संबंधीनि देवेष्व-
स्तु देवेषु संतोपार्थं भवन्तु" ॥१॥

ترجمہ۔ گھوڑے کے اعضاء کے کچے گوشت کے جن جن ٹکڑوں کو مکھیاں
کھاتی ہیں۔ (اش مصدر کے معنی کھانے کے ہیں) یا جو گھوڑے کا گوشت کھایا
جاتا ہے۔ یا کاٹتے وقت جو کلہاڑی وغیرہ میں رقیق مادہ کاٹتے وقت لگ
جاتا ہے۔ کیونکہ شرتی میں لکھا ہے۔ کہ کلہاڑی سے کاٹو اور ذبح کرتے
وقت جو رقیق مادہ مارنے والے کے ہاتھوں میں لپٹ جاتا ہے۔ یا جو
ٹکڑے کرتے وقت ناخنوں میں لگ جاتا ہے۔ وہ سب دیوتاؤں میں
تیری تسلی کے لئے ہوویں۔

رگوید ۱۔۱۶۲۔۲۲ کی ٹیکا میں بابو رومیش چندر دت صاحب لکھتے
ہیں کہ گیارھویں رچا میں گھوڑے کے گوشت کے سیخ میں پرونے اور
پکتے وقت اس سے رطوبت گرنے کا ذکر ہے۔ پھر تیرھویں رچا میں گلا ہے
یا نہیں یہ دیکھنے کے لئے جس ہانڈی میں گوشت پکتا ہے۔ اس میں
لکڑی ڈالکر دیکھا جاتا ہے۔ اس لئے کباب اور کورما گھوڑے کے
گوشت کا دونو قسم کا کھانا مروج تھا"۔

رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۹۱ رچا ۱۴

यस्मिन्नश्वास ऋषभास उक्षणो वशा मेषा अव-

सृष्टा सश्राहुताः। कौलालापे सोम पृष्ठाय वेधसे
हृदा मतिं जनये चारुमग्नये॥

ترجمہ - جس آگ میں گھوڑے - اُکشنہ بیل - جوان بیل - بانجھ گائے اور مینڈھے آہوتی چڑھائے جاتے۔ جو پانی کا پرورش کنندہ ہے - جسکی پیٹھ پر سوم رس ہے - جو یگیہ کا کرنے والا ہے - اس آگ کے لئے دل ہی دل میں خیال کرکے اس عمدہ ستوتر کو میں بناتا ہوں - اس رچا میں گھوڑوں - سانڈوں بیلوں اور بانجھ گایوں اور مینڈھوں کے یگیہ کی آگ میں آہوتی چڑھانے (ہوم کرنے) کا صاف ذکر پایا جاتا ہے۔

باب سوئم

گومیدھ یگیہ یعنی بقرعید

ہندوستان میں دو قومیں ہندو اور مسلمان بکثرت پائے جاتے ہیں اور ان دونو کے نفاق اور فساد کا واحد باعث مسئلہ قربانئے گاؤ ہے بلکہ یوں کہئے کہ اِن دونو متقدر قوموں کے مابین یہی ایک مسئلہ بطور آہنی دیوار کے حائل ہے - جو دونو قوموں کو اسمیں اتفاق و اتحاد سے نہیں رہنے دیتا۔ پس اگر ہندوستان کو ہندو مسلم اتفاق کی ضرورت ہے اور بے شک ہے تو دونو قوموں کو چاہیئے کہ اس آہنی دیوار کو بیچ میں سے نکال ڈالیں اور وہ یوں کہ جبکہ قرآن شریف میں گائے کی قربانی کو ہی مخصوص نہیں کیا گیا تو مسلمان بھائیوں کو چاہیئے کہ اپنے پڑوسی ہندو اصحاب کی خاطر نہیں نہیں بلکہ اپنے ملک اپنی اور اپنی آیندہ آنے والی نسلوں کی خاطر ایسے مفید حیوان کی قربانی چھوڑ کر جس پر کہ لوگوں کی زندگی و صحت کا بہت کچھ دار و مدار ہے۔ کسی دیگر حیوان مثلاً دنبہ - بھیڑ - بکرے و غیرہ کی قربانی پر قناعت کریں اور ہندو ...

بعض کوتہ و نا عاقبت اندیش مسلمان بھائی گائے کی قربانی پر ہی
مصر ہوں تو ہندو بھائی چشم پوشی فرماویں خاصکر جبکہ یہ امر تحقیق طلب
اور مشکوک ہے کہ آیا ویدوں اور ہندو مذہب کی کتابوں میں گائے کی
قربانی جائز ہے یا نہیں۔ مٹھی بھر آریہ سماجیوں کو چھوڑ کر باقی تقریباً سب
ہندو علماء کا خیال ہے کہ اگرچہ ویدک زمانہ میں گومیدھ یگیہ یعنی بقر عید
منائی جاتی تھی مگر ریاضیت و منتروں کی طاقت سے وہ گائے دو
بارہ زندہ کردی جاتی تھی۔ یہ بات کہ مذبوح گاؤ دوبارہ زندہ ہو
سکتی تھی یا نہیں۔ ہر ایک شخص کی ذاتی رائے پر مبنی ہے۔

اگرچہ ہر روز ہزارہا گائیں تمام ہندوستان میں ذبح کی جاتی ہیں
اور بعض بڑے بڑے شہروں میں سر بازار گائے کا گوشت بکتا
ہے۔ اور بوچڑ لوگ گایوں کے جھنڈ کے جھنڈ منڈیوں سے خرید کے
اور بازاروں میں سے ہانکتے ہوئے لئے جاتے ہیں مگر کسی ہندو کے جذبات
کو ایسی سخت ٹھیس نہیں لگتی جو نقص امن کا باعث ہو مگر بقر عید کے
تیوہار پر جبکہ معمول کی نسبت کمتر گائیں قربان کی جاتی ہیں اور وہ بھی
خدا کے نام پر بعض ہندو دوستوں کا مشتعل ہو کر خون و فساد کرنا
نہ صرف زیادتی ہے۔ بلکہ ثابت کرتا ہے۔ کہ اسکی تہ میں چند ایسے نام
نہاد۔ پنڈتوں دراصل دشمنان ملک و ملت کا ہاتھ ہے جنکی عزت
شہرت اور دولت کا دار و مدار ہندو مسلم فساد پر ہے اگر یہ کہا
جائے کہ چونکہ مسلمان لوگ ذبیحہ کی نمائش کرکے بازاروں میں
سے لے جاتے ہیں جس سے ہندو مشتعل ہو جاتے ہیں تو یہ کہنا اس لئے
درست نہیں کہ بوچڑ لوگ بھی تو روز بازاروں میں سے گائیوں کو
جنپر انکی موت کا نشان لگا رہتا ہے۔ منڈیوں سے لاتے اور چرانے
کیلئے باہر لیجاتے ہوئے دکھلائی دیتے ہیں۔ اور بسا اوقات ایسا بھی
دیکھا گیا ہے۔ کہ مسلمان اپنے بند مکانوں کے اندر قربانی کی مذہبی رسم
ادا کرتے ہیں۔ مگر ہندو بھائی پھر بھی حملہ آور ہو جاتے ہیں جسطرح شارع
عام پر سے باجہ بجانے کا عام حق ہندوں کو حاصل ہونا چاہیئے اور
جس مسلمان بھائی کو نماز میں خلل پڑنے کا اندیشہ ہو اسے شارع عام

سے دور ہٹ کر نماز ادا کر لینی چاہیے۔ اسی طرح سال میں صرف ایک دن اور ایک دن میں بھی صرف قربانی کے وقت تک ان ہندوؤں کو جنکو ایسے نازک جذبات کے چکنا چور ہونے کا اندیشہ ہو اس راستہ یا ان راستوں پر گذرنا نہ چاہیئے جن پر سے کہ قربانی کا ذبیحہ گذرنے والا ہو۔ ورنہ اگر ہندو بھائی یہ چاہیں کہ مسلمان بھائی قربانی اور گوشت خوری قطعاً بند کر دیں یا اگر مسلمان بھائی یہ چاہیں کہ ہندو لوگ اپنے تیوہاروں میں باجہ نہ بجاویں تو یہ اگرچہ ناممکن نہیں تاہم تب تک نہایت مشکل ہے جب تک کہ ہندوستان میں تعلیم عام ہو جانے سے لوگوں کے توہمات دور نہیں ہو جاتے ؎

میرے خیالمیں اگر سرکار برطانیہ ہندو مسلم فسادات کو بند کرنا چاہیے تو نہایت آسانی کے ساتھ یوں بند کر سکتی ہے کہ مسجدوں کے سامنے باجہ بجنے پر جو فسادات وقوع میں آتے ہیں۔ انکی تہ میں ایسے مولویوں کا ہاتھ ہوتا ہے۔ جنکی آمدنی۔ شہرت اور عزت کا دارومدار ہندو مسلم فساد پر ہی منحصر ہے۔ اور اسی طرح بقرعید کے موقعہ پر ہندو مسلم فساد کے بانی مبانی خود غرض اور لالچی پنڈت ہوتے ہیں جو عوام کی حمیت کو اپنی چرب زبانی سے اپیل کرتے اور دنگہ فساد کے لئے بھڑکاتے رہتے ہیں ایسے آدمیوں کا سراغ لگانا اور سزا دینا سرکار کیلئے کچھ مشکل نہیں ہے۔ دونو ہندو مسلم اقوام کو خود امن عامہ کیلئے سرکار کی مدد کرنی چاہیئے اور ایسے موقعوں پر ان ملک و ملت کے دشمنوں خود غرض مولویوں اور پنڈتوں کے اثر سے بچنا چاہیئے۔ میرے خیالمیں اگر ہندوستانیوں کو اپنی اور اپنے ملک کی بہتری اور سرکار کی وفاداری مطلوب و منظور ہو تو انہیں سب سے پیشتر اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ وہ خود غرض مولویوں اور پنڈتوں کی دماغی غلامی سے آزادی حاصل کر کے گائے کی قربانی کے مسئلہ کو بالکل نظر انداز کر دیں یا کم از کم چشم پوشی اختیار کریں ورنہ اس آہنی دیوار کے درمیان میں حائل رہتے ہوئے ہندو مسلم اتفاق جسطرح آج سے چار سو برس

پہلے ناممکن تھا ویسے ہی چار ارب برس آئندہ تک ناممکن رہیگا۔ ناممکن رہیگا کیونکہ فرق فاصلہ اور سدِ فاصل کو دور کئے بغیر اتفاق کا خواب ناممکن ہے۔ میں اس آہنی سدِ فاصل کو نظرانداز کرنے یا اس پر چشم پوشی کرنے کیلئے اس واسطے بھی زور دیتا ہوں کہ بعض ہندو علماء و لیڈروں کے خیال میں ویدوں میں گائے کی قربانی پر کوئی بندش نہیں لگائی گئی جیسا کہ عنقریب زمانہ ماضی میں شری پُت شری نواس آئنگر نے دہلی میں اپنے لیکچر میں فرمایا تھا اور اس پر غور کرنے کیلئے سناتن دھرم لیگ کے ماتحت کمپنی باغ دہلی میں ایک مجمع بھی ہوا تھا۔

اگرچہ عام ہندوؤں میں فی زمانہ گائے کیلئے نہایت۔ احترام اور توقیر پائی جاتی ہے۔ اور گائے کی قربانی کا خیال تو کجا بلکہ اسکا نام حقارت سے لیا جاتا ہے۔ مگر جن لوگوں کا خیال یہ ہے کہ ویدک زمانہ میں گائے کی قربانی دی جاتی تھی ان کا کہنا یہ ہے۔ کہ بیشک مہاتما بدھ اور جین مذہب کے واعظ سے بیشتر ہندوؤں میں حیوانی قربانی کا رواج زوروں پر تھا جس سے متنفر اور متاثر ہو کر بدھ جین اور چارواک وغیرہ مذاہب نے ویدوں کی مذمت کرنی شروع کی جیسا کہ لکھا ہوا ہے:-

पशुश्चेन्निहत: स्वर्गं ज्योतिष्टोमे गमिष्यति। स्वपिता यजमा-
नेन तत्र कस्मान्न हिंस्यते। त्रयो वेदस्य कर्तारो भराड धूर्तनि-
शाचरा:। जर्फरी तुर्फरीत्यादि परीडतानां वच: स्मृतम्
अश्वस्यात्र हि शिश्नन्तु पत्नी ग्राह्यं प्रकीर्त्तितम्। भण्डैस्त-
द्वत्परं चैव ग्राह्यजातं प्रकीर्त्तितम्। मांसानां खादनं तद्वन्निशा-
चर समीरितम्॥

ترجمہ (بموجب ستیارتھ پرکاش سملاس ۱۲ دفعہ ۵ صفحہ اردو ۵۳۴) "اگر یجنہ میں جانور کو مار کر ہون کرنے سے وہ سورگ کو جاتا ہے تو یجمان اپنے باپ وغیرہ کو مار کر ہون کر کے انہیں سورگ میں کیوں نہیں بھیجتا + وید کے بنانے والے بھانڈ۔ دھورت (مکار) اور "نشاچر" یعنی راکشس یہ تین ہیں "جرپھری" "ترپھری" وغیرہ

پنڈتوں کے مکر کی باتیں ہیں + دیکھو دھورتوں کی کارروائی کہ گھوڑے کے .... کو عورت پکڑے! ایجان کی عورت کا اسکے ساتھ ہم صحبت کرانا اور لڑکی سے ٹھٹھہ کرنا وغیرہ جو لکھا ہے وہ دھورتوں کے سوائے (اور کسی کا کام) نہیں ہو سکتا + اور جہاں گوشت کا کھانا لکھا ہے - وہ وید کا حصہ راکشش کا بنایا ہوا ہے +"

اور جب بدھ مذہب کا "اہنسا پرمو دھرمہ" کا پرچار عام ہو گیا اور دنیا کا بہت بڑا حصہ بودھ ہو گیا تب ویدکوں نے شرمسار ہو کر شرادھوں اور یگیوں میں حیوانی قربانی بند کر دی اور شری سوامی شنکر آچاریہ کے زمانہ میں جب بہت لوگ بدھ مذہب کو چھوڑ پھر ویدک (ہندو) بن گئے تو اپنی عادتِ جاریہ کے مطابق حیوانی قربانی سے متنفر رہے - اور ہندو مذہب کو "اہنسا پرمو دھرمہ" کا پرساد دیا - اس طرح ہندوؤں میں سے حیوانی قربانی بند ہو گئی -

اس لئے بعض ہندوؤں کا عموماً اور آریہ سماجی بھائیوں کا خصوصاً یہ دعویٰ کرنا کہ ویدوں یا ویدک زمانہ میں بھی حیوانی قربانی کا جواز و رواج نہیں تھا - میرے خیال میں مشکوک اور فیصلہ طلب امر ہے -

معزز ناظرین! یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ خواہ بدھ مذہب کے زیر اثر رہنے سے یا کسی دیگر وجہ سے فی زمانہ ہندوؤں میں حیوانی قربانی کا رواج بہت کم پایا جاتا ہے - اور خصوصاً گائے کی قربانی کا رواج تقریباً مفقود ہے - اس لئے ہمیں اس امر کی تحقیقات محض احقاق حق کی بنا پر کرنی کہ وید مقدس

۱؎ اس پر شت پتھ براہمن ۱۳-۵-۲-۲
"अश्वस्य शिश्नम् महिष्युपस्थे
निधत्ते वृषा वाजी रेतो धा रेतो दधात्विति मिथुनस्यैव सर्वत्वाय"

۲؎ اور ساتھ ہی ساتھ ستیارتھ پرکاش سملاس ۱۱ دفعہ ۱۹ صفحہ اردو ۲۸۱ سطر ۱۱ تا ۱۵ کی یہ عبارت بھی ملاحظہ ہو "سنتے ہیں کہ اسی ملک میں گوبھوج کا ایک راجہ تھا اس سے بودھوں نے یگیہ کرایا اسکی پیاری رانی کا سمبھوگ گھوڑے ساتھ کرانے سے اسکے مرجانے پر بعد ازاں تارک الدنیا ہو کر اپنے لڑکے کو سلطنت سونپ سادھو ہو کر بودھوں کی قلعی کھولنے لگا"

اور ویدک زمانہ کے آریوں میں گائے کی قربانی کا بھی رواج و جواز پایا جاتا تھا یا نہیں اسلیئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سدِ فاصل کو جو ہندو مسلم اتفاق میں حائل ہے۔ دور کرنے میں ہمیں بہت کچھ مدد ملیگی کیونکہ اگر یہ ثابت ہو گیا کہ ہم ان ہی رشیوں منیوں کی اولاد ہیں جو کہ ویدوں کے حکم کے مطابق گائے کی قربانی پر یشور یا دیوتاؤں کی نذر گذرانا کرتے تھے تو جسطرح ہم ہندو لوگ اپنے بزرگوں اور ویدوں کے احکام پر چشم پوشی کر رہے ہیں اسی طرح اپنے مسلمان بھائیوں اور انکی مقدس کتاب قرآن پاک پر بھی چشم پوشی کر سکتے ہیں خواہ انکا یہ فعل کسقدر بھی مضر اور غیر مفید کیوں نہ ہو کیونکہ اگر تھوڑے نقصان سے زیادہ فائدہ حاصل ہوتا ہو تو دانا لوگ زیادہ فائدہ کیلیئے تھوڑے نقصان کو برداشت کر لینا بہتر سمجھتے ہیں اس امر کو نظر انداز کر دینے سے نہ صرف ہندو مسلم اتفاق ہی مضبوط ہو گا بلکہ مادر مہربان سرکار انگلشیہ کی مشکلات میں جلد درجہ تخفیف ہو کر سرکار ہماری بہتری کی طرف اتنا وقت اور توجہ دیگی جو کہ موجودہ حالات میں اسے امن قائم رکھنے کیلیئے صرف کرنا پڑتا ہے۔ اب میں اپنے معزز ناظرین کی خدمت میں وہ وید منتر یا دیگر ہندو مذہب کی کتب مقدسہ کے حوالے بمعہ قدیم و جدید تراجم و تفاسیر کے رکھ دینا چاہتا ہوں۔ جنمیں بقول بعض گائے کی قربانی کا جواز پایا جاتا ہے تاکہ معزز حضرات اپنے لیے آپ اپنا نتیجہ نکال سکیں کہ تصویر کا دوسرا پہلو کیا ہے۔

(۱) اتھرو وید کانڈ ۱۰ انوکت ۹ منتر ۲ تا ۲۷

"वेदिष्टे चर्म भवतु बर्हि लोमानि ते। एषा त्वा रशना ग्रभीद् ग्रावा त्वै-
षोऽधि नृत्यतु ।२। बालास्ते प्रोक्षणीः सन्तु जिह्वा सं मार्ष्ट्वघ्न्ये। शुद्धा
त्वं यज्ञिया भूत्वा दिवं प्रेहि शतौदने ।३। यः शतौदनां पचति काम-
प्रेण स कल्पते। प्रीता ह्यस्यर्त्विजः सर्वे यन्ति यथा यथम् ।४।

ददाति शतौदनाम् ।५। स तांल्लोकान्त्समाप्नोति ये दिव्या ये च
पार्थिवाः । हिरण्यज्योतिषं कृत्वा यो ददाति शतौदनाम् ।६।
ये ते देवि शमितारः पक्तारो ये च ते जनाः । ते त्वा सर्वे गोप्स्य-
न्ति मैभ्यो भैषीः शतौदने ।७। वसवस्त्वा दक्षिणत उत्तरान्मरु-
तस्त्वा । आदित्याः पश्चाद् गोप्स्यन्ति साग्निष्टोममति द्रव ।८।
देवाः पितरो मनुष्या गन्धर्वाप्सरसश्च ये । ते त्वा सर्वे गोप्स्य-
न्ति सातिरात्रमति द्रव ।९। अन्तरिक्षं दिवं भूमिमादित्यान्
मरुतो दिशः । लोकान् स सर्वानाप्नोति यो ददाति शतौदनाम् ।१०।
घृतं प्रोक्षन्ती सुभगा देवी देवान् गमिष्यति । पक्तारमघ्न्ये मा
हिंसीर्दिवं प्रेहि शतौदने ।११। ये देवा दिविषदो अन्तरिक्षसदश्च
ये ये चेमे भूम्यामधि । तेभ्यस्त्वं धुक्ष्व सर्वदा क्षीरं सर्पिरथो मधु ।१२।
यत्ते शिरो यत्ते मुखं यौ कर्णौ ये च ते हनू । आमिक्षां दुह्रतां दात्रे
क्षीरं सर्पिरथो मधु ।१३। यौ ते ओष्ठौ ये नासिके ये शृङ्गे ये च तेऽक्षिणी । आमिक्षां०।
यस्ते क्लोमा यद्धृदयं पुरीतत्सहकण्ठिका । आमिक्षां० ।१५।
यत्ते यकृद्ये मतस्ने यदान्त्रं याश्च ते गुदाः । आमिक्षां० ।१६।
यस्ते प्लाशिर्यो वनिष्ठुर्यौ कुक्षी यच्च चर्म ते । आमिक्षां० ।१७।
यत्ते मज्जा यदस्थि यन्मांसं यच्च लोहितम् । आमिक्षां० ।१८।
यौ ते बाहू ये दोषणी यावंसौ या च ते ककुत् । आमिक्षां० ।१९।
यास्ते ग्रीवा ये स्कन्धा याः पृष्टीर्याश्च पर्शवः । आमिक्षां० ।२०।
यौ ते ऊरू अष्ठीवन्तौ ये श्रोणी या च ते भसत् । आमिक्षां० ।२१।
यत्ते पुच्छं ये ते बाला यदूधो ये च ते स्तनाः । आमिक्षां० ।२२।
यास्ते जंघा याः कुष्ठिका ऋच्छरा ये च ते शफाः । आमिक्षां० ।२३।
यत्ते चर्म शतौदने यानि लोमान्यघ्न्ये । आमिक्षां० ।२४।
क्रोडौ ते स्तां पुरोडाशौ आज्येनाभिघारितौ । तौ पक्षौ देवि कृत्वा
सा पक्तारं दिवं वह ।२५। उलूखले मुसले यश्च चर्मणि यो वा
शूर्पे तण्डुलः कणः । यं वा वातो मातरिश्वा पवमानो ममाथा-
ग्निष्टद्धोता सुहुतं कृणोतु ।२६। आपो देवीर्मधुमतीर्घृतश्चु-
तो ब्रह्मणां हस्तेषु प्र पृथक् सादयामि । यत्काम इदमभि

ترجمہ۔ (اے گائے) تیرا چمڑا اور ہڈی ہووے اور جو تیرے بال ہیں وہ آسن ہووین۔ میری اس زبان نے تجھے چکھا ہے۔ یگیہ کے منصب دار لوگ تجھ کو پاک کرنا چاہتے ہیں۔ ۲۔

اے گائے، تیرے بال کوچی (برش) کے مانند ہوں میری زبان پاک ہووے۔ اے گائے تو یگیہ (قربانی کے لائق) پاک ہو کر دیولوک کو جاوے۔ ۳۔ جو گائے کو پکاتا ہے۔ اس کی تمام مرادیں حاصل ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ اس کے سب رتوج (یگیہ کرنے والے لوگ) مطمئن ہو کر جیسے کا ستیا پھل پاتے ہیں ۴ وہ شخص جو گائے (کی قربانی) دیتا ہے سورگ (بہشت) کو جا پہنچتا ہے۔ جہاں بیتوں دیوتا رہتے ہیں۔ ۵۔ جو شخص گائے (کی قربانی) دیتا ہے۔ وہ ان لوکوں (دنیاؤں) کو پالیتا ہے۔ جنکو دیولوک اور پرتھوی لوک کے دیوتا پاتے ہیں۔ ۶۔ اے گائے دیوی جو لوگ تجھے کاٹتے اور پکاتے ہیں وے سب تیری رکشا کرینگے اسلیئے تو مت خوف کھا۔ ۷۔ وسو دیوتا تجھے جانب جنوب سے اور مرت دیوتا جانب شمال سے۔ آدتیہ دیوتے مغرب سے تیری رکشا کرینگے اسلیئے تو اگنی شٹوم نامی یگیہ کو ہدایت ہو۔ ۸۔ جو دیوتا۔ پیتر۔ انسان۔ گندھرو اور اپسرا (حوریں) ہیں وے سب تیری حفاظت کرینگے اسلیئے تو یگیہ کے لئے تیار ہو۔ ۹۔

جو شخص گائے (کی قربانی) دیتا ہے وہ انترکش (طبقہ وسطی) دیولوک (طبقہ علوی) زمین سورج لوک اور مرت دیوتاؤں کے مقامات کو حاصل کرلیتا ہے۔ ۱۰۔ گھی چپڑی ہوئی دیوی (گائے) دیوتاؤں کو جاتی ہے۔ اسلیئے اے گائے تو اپنے پکانے والے کو مت مار تو بلکہ دیولوک (بہشت) میں لیجائیو۔ ۱۱۔ جو دیوتا دیولوک میں اور جو دیوتا انترکش (طبقہ وسطی) میں اور جو جو دیوتا اس زمین میں رہنے والے ہیں۔ ان کیلیئے تو ہمیشہ دودھ گھی اور شہد دیتی رہو۔ ۱۲۔ جو تیرا سر ہے۔ جو تیرا منہ ہے۔ جو تیرے دونو کان ہیں۔ اور جو تیرے جبڑے ہیں۔ وہ یجمان کیلیئے چھینا۔ دودھ گھی اور شہد دینے والے ہوں ۱۳

ع۱ دودھ کو پھاڑ کر بنایا جاتا ہے۔

اور جو تیرے دونو ہونٹ اور جو تیرے دونو نتھنے جو دونو سینگ اور جو تیری
دونو آنکھیں ہیں وہ یجان کیلیۓ..... ایضاً-۱۴- جو تیرا پھیپھڑا جو تیرا دل اور
جو گلے کے ساتھ جسم کو پھیلانے والی آنت ہے وے سب یجان کے لیۓ.....
ایضاً-۱۵- اور جو تیرا کلیجہ جو گردے جو آنت اور جو تیری گدائیں وے سب
..... ایضاً-۱۶- جو تیری اوجھری اور جو ونشٹھو (خوراک خون وغیرہ بنانے
والی آنت) جو دو کوکھیں اور جو تیرا چمڑا ہے وے سب..... ایضاً-۱۷- جو
تیری مجا (ہڈی کا گودا) جو ہڈی جو گوشت اور جو خون ہے وے سب..... ایضاً
۱۸- جو تیرے دونوں بازو جو بازوؤں کے ڈنڈے جو دو کندھے اور تیرا کب ہے
وے سب ایضاً-۱۹- جو تیرا گلا- جو کندھوں کی ہڈیاں- جو چھوٹی پسلیاں اور
جو بڑی پسلیاں ہیں وے سب.....۲۰ جو تیرے دو گھٹنے اور گھٹنوں کے
دو جوڑ- جو دو کولہے اور جو تیرا پیڑو ہے وے سب.....۲۱ جو تیری
دم جو تیرے بال اور جو میڑ اور جو تیرے تھن ہیں وے سب..... ایضاً...۲۲
جو تیری ٹانگیں اور جو تیرے بیرونی اعضا کھر وغیرہ ہیں اور جو تیرے کھروں
کے اوپر والے حصے ہیں اور جو تیرے کھر ہیں وے سب..... ایضاً-۲۳-
اے گاۓ جو تیرا چمڑا اور جو بال ہیں وے سب-۱... ایضاً-۲۴- تیری
دو گودیں گھی سے چپڑے ہوۓ دو پرو ڈاشس (پر مٹھے) ہوویں- اے
دیوی تو اپنی ان دونو گودوں کو پر بنا کر اپنے پکانے والے کو دیو لوک میں
پہنچا دے-۲۵-

جو چاول یا ٹکڑے اکھلی- مو لہے اور چھڑے میں یا جو چھاج میں ہیں یا جنکو
چلنے والی ہوا نے متھا تھا انکو ہوتا آگ میں ہوم کرے اے دیوی ہم پانی- گھی
اور شہد برہمنوں کے ہاتھوں میں علیحدہ علیحدہ رکھتے ہیں- جس مرادوں کیلیۓ
ہم اسکو پکار رہے ہیں وہ ہماری سب مرادیں پوری ہو جائیں اور ہم دھنوں کے
مالک بن جائیں-

(۲) اتھرو وید سنہتا کانڈ ۱۱ انوواک ۳- پرپاٹھک ۲۵ منتر ۱ تا ۵
و ۳۴-

ان ویدمنترون مین بھی گائے کے بالون - ہڈیون - انتڑیون - گوشت - مجا (ہڈی کے اندر کی رطوبت) ٹانگون - سر - پیٹھ وغیرہ کا ذکر پایا جاتا ہے۔

اب دیکھنا چاہئے کہ اتھرووید کا گوپتھ براہمن جسکو تقریبًا تمام سناتن دھرمی وید ہی مانتے ہین - اور جسکو مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج نے ستیارتھ پرکاش سملاس ۷ صفحہ ۲۶۹ دفعہ ۵ مین وید پر خدائی ترجمہ وتفسیر نیز الہامی کتاب قرار دیا ہے ان گومیدہ یگیہ والے منترون کے متعلق کیا کہتا ہے چنانچہ (۳) گوپتھ براہمن پرباگھ ۳ کنڈکا ۱۸ مین یون تفسیر کیگئی ہے۔

"अथातः सवनीयस्य पशोर्विभागं व्याख्यास्यामः
उद्धृत्य वदानानि, हनु सजिह्वे प्रस्तोतुः कण्ठः
सकाकुदः प्रतिहर्तुः श्येनं पक्ष उद्गातुर्दक्षिणं
पार्श्वं सांसमध्वर्य्योः सव्यमुपगातॄणां
सव्योऽसः प्रतिप्रस्थातुर्दक्षिणा श्रोणिरथ्य
स्त्री ब्रह्मणोऽवर सक्थ्य ब्राह्मणाच्छंसिनः ऊरु
पोतुः सव्या श्रोणिर्होतुरवर सक्थ्यं मैत्रावरु
णस्योरुरच्छावाकस्य दक्षिणा दोर्नेष्टुः सव्या सद
स्यस्य सदश्चानूकश्च गृहपतेर्जाघनी पत्न्यास्तां
सा ब्राह्मणेन प्रतिग्राहयति, वनिष्टुर्हृदयं वृक्कौ
चाङ्गुल्यानि दक्षिणो बाहुराग्नीध्रस्य सव्य आत्रे
यस्य दक्षिणौ पादौ गृहपतेर्व्रतप्रदस्य सव्यौ पादौ
गृहपत्न्या व्रतप्रदायाः स ह वै नयोरोष्ठस्तं
गृहपतिरेवानुशास्ति, मणिजाश्च स्कन्ध्यास्तिस्रश्च
कीकसा ग्रावस्तुतस्तिस्रश्चैव कीकसा अर्द्धञ्चापान
स्योन्नेतुरर्द्धं चैव चमसाध्वर्युणां क्लोमाः शमितुः
शिरः सुब्रह्मण्यस्य यश्च सत्याम् आह्वयते तस्य चर्म तद्वा
खलु षट् त्रिंशत्सम्पद्यन्ते षट् त्रिंशदवदाना गौः
षट् त्रिंशदक्षरा बृहती बार्हतो वै स्वर्गो लोकः बृहत्या
वै देवाः स्वर्गं लोके यजन्ते बृहत्या स्वर्गे लोके
प्रतिष्ठति प्रतितिष्ठति प्रजया पशुभिर्य एवं वि
भजन्ते। अथ यदतोऽन्यथा शीलिको वा पापकृते
वा वृतादो वाऽन्यजना वाऽपि मथ्नीरन्नेव मेवैषां
पशोर्वि [illegible]

گو یہ برہمن کی اس اٹھارہوین کنڈ کا ترجمہ میں خود نہ لکھتا ہوا تاہم سب سمجھتا ہون کہ اتھرو وید کے مشہور مترجم و مفسر (شارح) شری پنڈت کشیم کرن داس جی مہاراج پردہان آریہ سماج الہ آباد کا کیا ہوا ترجمہ لفظ بلفظی لکھدون تاکہ کسی آریہ سماجی بہائیکو ترجمہ کی غلطی کی شکایت نرہے وھوا ہذا

ترجمہ (از پنڈت کشیم کرن داس جی پردہان آریہ سماج الہ آباد و مترجم و مفسر اتھرو وید)

" اب یہان یگیہ یوگیہ پشو کی کھنڈون کو نکال کر دبھاگ کی مہم ویاکھیا کرینگے جہوا سہت دونون جابڑے پرستو تا کے ہین - تالو سہت کنٹھ پرتی ہرتا کا ہے - ۲ - شین پکشی کے آکار والی چھاتی اُدگاتا کی ہے - ۳ - کندہے سہت داہنا بازو ادھوریو کا ہے - ۴ - بایان [بازو] آپ گاتا دُن کا ہے - بایان کندہا پرتی پرستھاتا کا ہے - ۶ - داہنا کولہا اتھسیاستری کا [؟ ؟] برہما کا ہے - ۷ نیچے والی برہمن اچھنسی کی ہے - ۸ - جانگہ پوتا [منوج] کی ہے ۹ بایان کولہا ہوتا کا ہے - ۱ نیچے والی پنڈلی مترا ورن کی ہے ۱۱ - بائیں جانگہ اچھاواک کی ہے - ۱۲ - داہنا بھج [؟] نشٹا کا ہے ۱۳ بایان [بھج و نڈ] سدسیہ کا ہے - ۱۴ - پیٹھ کا بانس [ریڑھ] اور موتر کی تھیلی گرہ پتی کی ہے - ۱۵ - ۱۶ پونچھ پتنی کی ہے اسکو وہ برہمن سے سوم پکار کراتی ہے ۱۷ اونشٹھو [بھیتر کی مل کی موٹی آنت] ہیروے دواند گوش انگلیونکے جوڑا ودہاپنی بھجا انگنی گھر کی ہے ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ - ۲۲ - بائین [بھجا] آتریے کی ہے ۲۳ دونون داہنے پاؤن گرہ پتی کے بھوجن دینے والی کے ہین - ۲۴ دونون بائیں پاؤن گرہ پتنی کے بھوجن دینے والی کے ہین - ۲۵ اونٹھ مل کرکے ہی ان دونون کا ہے اسکو گرہ پتی ہی بانٹتا ہے ۲۶ منڑجا [منکا ارتھات [illegible] منی سمامانس کھنڈ] اور سکندھون کے اوپر اور تین کیکسا نئیں [ہنسلی کی ہڈیاں] گراوستو تا کے ہین ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - تینون ہی کیکسائیں اور ڈیڑھ ادایان [گونیہ ستھان - اپستھ اندری] اُنیتیا کے ہیں - ۳۰ - ۳۱½ اُس سے اوپر والا [آدھا بایان ادھچہا انگ وشیش] سب ادھوریکا ہے [۳۱ + ½] - ۳۲ - ۳۳ - کلوم [پھیپھڑان] کے اوپر شمیتا کے ہین - ۳۴ - سرسیرمنیہ کا ہے - ۳۵ - اور جو [رتوج] سُتیا کو بلاتا ہے اُسکی چرم ہے - ۳۶ - اس پرکار سے ہی چھتیس [بھاگ] بنتے ہیں چھتیس کھنڈ والی گنو ہے [اور گنو سمان] چھتیس اکشر والا ورہتی چھند ہے - ورہتی والا ہی سورگ لوک ہے - ورہتی کے دوارا دیوتا سورگ لوک مین پہنچ جاتے ہین ورہتی کے دوارا سورگ لوگ میں وہ ٹھہرتا ہے اور پرجا کے ساتھ اور پشوؤن کیساتھ پرتشٹھا پاتا ہے جو اس پرکار بانٹ کرتا ہے ! پھر جو اس ورد مد شیل والے اٹھوا پاپ کرنے والے اٹھوا ہولی کھانیوالے اٹھوا دوسرے منشیہ ہی متھیں اس پرکار سے ان سب کا پشو ورد مد متھا ہوا اور اسنگ [نرک سمان] ہوتا ہے اُس دیوتا نے جس شروت رشی نے پشو کے اس وبھاگ کو جانا تھا اسکو بھبرد کے سنتان گسج [رشی] کو [بتایا] اور دوسرے دوسرے نے منشیونکو بتایا اُس سے یہ [وبھاگ] ا . رواجین منشیون مین ہوا ہے یہ براہمن [برہم گیان] ہے -

اس ترجمہ میں جو اعداد و خطوط وحدانی کے اندر الفاظ ہیں وہ سب جیون کے تمبون پنڈت کشن
کرن داس جی کے اپنے رکھے ہوئے ہیں

(۲) اتیرے براہمن ۷-۱ میں بھی ایسا ہی حسب ذیل دیکھا ہوا ہے۔

ॐ॥ अथातः पशोर्विभक्तिस्तस्य विभागं वक्ष्यामो हनु स-
जिह्वे प्रस्तोतुः श्येनं वक्ष उद्गातुः कण्ठः काकुदः प्रतिहर्तु
र्दक्षिणा श्रोणिर्होतुः सव्या ब्रह्मणो दक्षिणं सक्थि मैत्रावरुण-
स्य सव्यं ब्राह्मणाच्छंसिनो दक्षिणं पार्श्वं सांसमध्वर्योः सव्य-
मुपगातॄणां सव्योंसः प्रतिप्रस्थातुर्दक्षिणं दोर्नेष्टुः सव्यं-
पोतुर्दक्षिण ऊरुरच्छावाकस्य सव्य आग्नीध्रस्य दक्षिणो
बाहुरात्रेयस्य सव्यः सदस्यस्य सदञ्चानूकञ्च गृहपते-
र्दक्षिणौ पादौ गृहपतेर्व्रत प्रदस्य सव्यौ पादौ गृहपते-
र्भार्यायै व्रत प्रदस्यौष्ठ एनयोः साधारणो भवतितं गृह-
पतिरेव प्रशिंष्याज्जाघनीं पत्नीभ्यो हरन्ति तां ब्राह्मणाय
दद्युः स्कन्ध्यायाश्च मणिकास्तिस्रश्च कीकसा ग्राव-
स्तुतस्तिस्रश्चैव कीकसा अर्द्धञ्च वै कर्त्तस्योन्नेतुरर्द्धञ्चैव
वैकर्त्तस्य क्लोमा च शमितुस्तद् ब्राह्मणाय दद्याद्यद्य-
ब्राह्मणः स्याच्छिरः सुब्रह्मण्यायै यः श्वस्सत्यां प्राहतस्या
जिनमिळा सर्वेषां होतुर्वा ता वा एताः षट् त्रिंशतमेक
पदा यज्ञं वहन्ति षट् त्रिंशदक्षरा वै बृहती बार्हताः
स्वर्गा लोकाः प्राणाश्चैव तत स्वर्गांश्च लोकानाप्नुवन्ति
प्राणेषु चैव तत् स्वर्गेषु च लोकेषु प्रतितिष्ठन्तो यन्ति
सः एषः स्वर्ग्यः पशुर्य एनमेवं विभजन्त्यथ येऽते
ऽन्यथा तद्यथा सेलगा वा पाप कृतो वा पशुं वि-
मथ्नीरंस्तादृक्तत्तां वा एतां पशोर्विभक्तिं श्रौत
ऋषिर्देवभागस्तामुह गिरिजाय बाभ्रव्याय मनुष्यः
प्रोवाच ततो हैनामेतदर्वाङ् मनुष्या अधीयतेऽ
धीयते ॥१॥

اس براہمن بھاگ کا ترجمہ بھی گو ... براہمن ۳-۱۰ کے ترجمہ کے مطابق ہے اسلئے دوبارہ لکھنا
نہیں بھجا۔

(۵) قربانی والے حیوانوں کی بھی ۳۶ ٹکڑے کاتیاین شروت سوترا دھیائے ۶ سوترا ۱۵۱ تا ۱۶۰ میں لکھے ہیں

"अंङ्गान्यवद्यत्य भज्ञन" ६-१५१
हृदयं जिह्वां क्रोडं ? सव्ये सक्थि पूर्वनडकं पार्श्वे
यकृद् वृक्कौ गुद मध्यं दक्षिणा श्रोणिरिति जौहवानि" ६-१५२
"दक्षिणा सक्थि पूर्वनडकम" ६-१५३-"गुद तृतीयाणिष्ठम्"
६-१५४- "सव्याच श्रोणिरित्यौपभृतानि ६-१५५
"वर्षिष्ठमुषयडम्य:" ६-१५६ "अवदानकाले प्रभाग:" ६-१५७
वनिष्ठु जाघनी चावद्यति" ६-१५८- क्लोम प्लीहा घ्याघनी
पुरीततं चेचद्दन्" ६-१५९ "उदरमेदो वाणिष्टं गुदे
प्रास्यति कृशाश्चेत" ६-१६०

(۶) رگوید منڈل ۶ سوکت ۱۶ منتر ۴۷

"आ ते अग्न ऋचा हविर्हृदा तष्टं भरामसि
ते ते भवन्तूक्षण ऋषभासो वशा उत।"

اسپر سائن آچاریہ یوں تفسیر کرتے ہیں

"ते लभ्यं उक्षण: उक्षाण:
सेचनसमर्था: ऋषभास: ऋषभा: उतापिच वशाश्च भवन्तु
ऋषभवशारूपेण परिणतं स्तत् त्वद्भक्षणाय भवन्त्विति शेष:"

یعنی سانڈ اور بانجھ گائے میرے کھانے کیلئے ہوویں

(۷) یجروید ادھیائے ۲۴ منتر ۲۸

"ईशानाय परस्वत आलभे
मित्राय गौरान् वरुणाय महिषान् बृहस्पतये गवयां
त्वष्ट्रं उष्ट्रान"

یعنی ایشان دیوتا کے لئے حاملہ حیوان کی قربانی کرے متر دیوتا کیلئے گایوں کی ورن دیوتا کیلئے بھینسوں کی برہسپتی دیوتا کیلئے بیل گایوں کی توشٹا کیلئے اونٹوں کی قربانی کرے

نیز رگوید منڈل ۲ سوکت ۷ رچا ۵

"त्वं नो असि भारताग्ने वशाभिरू-
क्षभि: अष्टापदीभिराहुत:"

اسپر سائن آچاریہ بھاشیہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

वशाभि: बन्ध्याभि:
उक्षभि: सेक्तृभि: बलीवर्दै: अष्टापदीभि: गर्भिणीभिश्च
आहुत: आराधितो असि"

رگوید شایع کردہ از
Society for the Resurreciation of Indian Literature Calcu

جماعت زندہ کنندہ گان ہندی علم صفحہ ۲۸۳ پر بھی اس وید منترا اور سائن کے خیالات کی ترجمانی

Vasabhir-ukshabhih-ashtapa- انگریزی میں یوں کیگئی ہے
dibhirahuta, offered or sacrificed to with barren cows, Vasa; with bulls, uksha; and with eight footed animals; that is according to Sayana a cow with calf"

یعنی بانجھ گایوں بیلوں اور آٹھ پاؤں والے حیوانوں یعنے بقول سائن آچاریہ حاملہ گایوں اور پیٹ والے بچھڑوں کی قربانی دیا گیا دیوتا وغیرہ پروفیسر ولسن صاحب بھی اس منتر کے انگریزی ترجمہ میں لکھتے ہیں "It is remarkable that these animals should be spoken of as burnt offerings".

یعنی یہہ بات نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ ان حیوانوں کو سوختنی قربانیوں سے نامزد کیا گیا ہے۔

نیز رگوید منڈل ۱ سوکت ۳۱ رچا ۱۵

त्वमग्ने प्रयतदक्षिणं नरं वर्मेव
स्यूतं परि पासि विश्वतः। स्वादुक्षद्मा यो वसतौ स्योनकृज्जीवयाजं यजते सोपमा दिवः॥

ترجمہ مطابق مسٹر رومیش چندر دت ہے اگنی! تو اس نر کی جسنے (رتوجوں) دکشنا دی۔ بسی ہوئے ورم کی مانند سب اور سے رکشا کرتا ہے۔ جو سوادکھادیونکو اپنے گھر میں رکھتا ہے جس سے اتتھیونکا ستکار کرتا ہے جیو بلی یکت یگیہ کرتا ہے وہ سورگ کی اپما ہوتا ہے"

مسٹر رومیش چندر دت نے "جیویاجم یجتے"

" जीव याजं यजते "

کا ترجمہ "جیو بلی یکت یگیہ کا انشٹھان کرتا ہے" کیا ہے۔

سائن آچاریہ نے اپنے بھاشیہ میں اسکے دو معانی کئے ہیں

(۱) وہ جीव यजनं सहितं यज्ञम् "یعنی حیوانی قربانی والا یگیہ اور

(۲) وہ :यद्वा जीव निष्पाद्यं यजते : یعنی جس یگیہ سے جیونکا پالن ہو

"A sacrifice with sacrifice of life" or that by which life is to be supported"

دیکھئے نوٹ ترجمہ رگوید از سوسائٹی فار دی سپیشن آف انڈین لٹریچر" صفحہ ۶۳

نیز رگوید منڈل ۱ سوکت ۶۱ رچا ۱۲ - अस्मा इदु प्र भरा तूतुजानो वृत्राय वज्रमीशानः कियेधाः। गोर्न पर्व वि रदा तिरश्चेष्यन्नर्णांस्यपां चरध्यै॥

ع۱ اے آگ جلو تا ع۲ انسان ع۳ مثل ع۴ طرف ع۵ حفاظت ع۶ لذیذ کھانوں ع۷ مہمان نوازی ع۸ جوانی،
قربانی والا ع۹ مثال

ترجمہ اے اندر تو جو جلدی کرنے والا طاقت ور سبکا مالک ہے اس ورتر پر ہتیار چلا ترچھے وار سے گائیکی مثل اُسکے جوڑونکو ٹکڑے ٹکڑے کر تاکہ بارش اس سے نکلے اور پانی پھیل جائے

ولسن صاحب بھی ایساہی ترجمہ انگریزی مین کرتے ہین۔

"Sever his joints as (butchers cut up) a cow"

یعنی اسکے جوڑونکو اسطرح جُدا کر جسطرح قصائی گائیکو کاٹتے ہین۔

اسپرشری سائن آچاریہ جی مہاراج مشہور زمان مترجم و مفسّر وید مقدس لکھتے ہین۔ کہ:-

"तस्य वृत्रस्य मेघरूपस्य पर्व पर्वाण्यवयव सन्धीन्ति रश्चा तर्यग वस्थितेन वज्रेण विरद विलिख्व छिंद्धीत्यर्थः तत्र दृष्टान्तः गोर्न। यथा मांसस्य विकर्तारो लौकिकाः पुरुषाः पशोरवयवानि तस्त तोः विभजति तद्वत"।

یعنی اس میگھ روپ ورتر کے اعضا کو تلوار کے ترچھے وار سے کاٹکر ٹکڑے ٹکڑے کر اسمین مثال یہہ ہے کہ جسطرح گوشت کو کاٹنے والے دنیاوی لوگ حیوان کے اعضاء کو کاٹتے ہین اُسی طرح (تو بھی کر)

رگ ۔۔ ۲۰ مین بھی ویسا ہی لکھا ہوا ہے۔ کہ "गोरिव पर्वाणि विरद" یعنی گائے کی طرح جوڑونکو کاٹکر ٹکڑے ٹکڑے کر

धेनुः कत्वा

نیز منڈل ۱ سوکت ۱۶۱ ادھیائے ۲۲ منتر ۱ مین گائے کے چمڑا اُتارنے اور یگیہ کرنیکا ذکر پایا جاتا ہے چنانچہ اس منتر مین آئے ہوئے لفظوں "دھینو کرتوا" کا ترجمہ سائین آچاریہ مترجم و مفسر رگوید یون کرتے ہین کہ "धेनुः कत्वा चर्म रहिता गौः" یعنی دھینو کرتوا کے معنی بغیر چمڑے والی گائے کے ہین۔

"निश्चर्मणो गामरिणीत" نیز رگوید منڈل ۱ سوکت ۱۶۱ ادھیائے ۲۲ منتر ۱۰ مین بھی قربانی والی گائے کا چمڑا اتارنے کا ذکر ہے

اس منتر کے ان الفاظ "دو نش چرمنو گام رِینیت" کا ترجمہ سائین آچاریہ جی یون کرتے ہین:-

"हे सौधन्वनाः यूयं निश्चर्मणा मृता या गौः सकाशा दुत्कृताच्चर्मणः गां"

نوٹ بقیہ صفحہ ۷۹ ۔ یک وید کر کنش کا نام جو بارش کے مخالف مانا جاتا ہے

یعنی اے سدھنوا راجہ کے بیٹو - آپ بغیر چمڑے والی مردہ گائیکو یعنے اُس گائیکو جسکا چمڑا اُتارا گیا ہے وغیرہ

نیز رگوید منڈل ا سوکت ۱۶۱ ادھیائے ۲۲ منتر ۱۰ میں اس مذکورہ بالا گائیکے ٹکڑے ٹکڑے کرنیکا طریق بیان پایا جاتا ہے

श्रोणामेक उदकं गामवाजति मांसमेकः पिंशति सून्याभृतम्। आनिम्रुचः शकृदेको अपाभरत्किं स्वित्पुत्रेभ्यः पितरो उपावतुः॥१०॥

اس وید منتر پر شری سائن آچاریہ جی مہاراج مفسر و مترجم وید مقدس یوں تفسیر کرتے ہیں

*पिंशति इत्यस्य जिह्वा वृक्काद्यवयवान् करोति आङ्गमं सम्पादितं

"अत्र ऋभव एव ऋत्विग्रूपेण स्थित्वा यस्तं निर्वहन्तीत्याह श्रोणां शोणां वा छन्दसीति पर रूपाभावः शोणा वर्णाम् उदकं रुधिरं एकः ऋभुषु मध्ये ऋत्विग्गामावाजति बाह्य भूमिं प्रति गमयति रक्षोभागत्वेन स्थापयति तथा एको मांसं सूनया छेदन साधनेन स्वधितना आभृतं संपादितं मांसं पिंशति अवयवी करोति स्वधितना तत्तदवयवान्विभजतीत्यर्थः। अथैको निम्रुचः निः शेषेण छिन्नान्मांसात् शकृत कुक्षिस्थं जरत्तृणां ऊवध्य नामकं अपाभरत् अपाहरत् निरसनाय एवं ऋत्विग्रूपेण स्थितेभ्यः पुत्रेभ्यः पुरुत्रातृभ्यः पुत्र स्थानीयेभ्यः सर्वेष्व नुष्ठितेषु पितरा यज्ञस्य पालयिता रौजा या पती किं स्विदुपावतुः" इत्यादि "

وغیرہ

خلاصہ مطلب - یہاں رکھشوہی پر توج کی حیثیت سے سب جگہ جگہ کو پورا کرتے ہیں یہ کہا گیا ہے انمیں سے ایک لال رنگ کے پانی یعنے لہو کو اور رکھشوؤں میں سے ایک گائیکو بیرونی جگہ میں لیجاتا ہے اور ایک چھری سے گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے یعنے دل زبان - کلیجہ وغیرہ اعضاء کے جدا جدا ٹکڑے کرتا ہے اسکے یہ معنی ہیں کہ کلہاڑی کے ساتھ وہ اعضا کو کاٹتا ہے اور ایک باقی ماندہ کٹے ہوئے گوشت سے معدہ (اوجھڑی) میں پڑے ہوئے کچی گھاس کو نکالتا ہے اسطرح رتوجکی حیثیت سے ٹھہرے ہوئے بیٹوں یا بیٹوں کی مثل لوگوں کے ساتھ باپ یگیہ کا پالن کرتا ہے وغیرہ نیز رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۲۲۷

"अमा ते तुभ्रं वृषभं पचानि तीव्रं सुतम् पञ्चदशं निषिञ्चम्"

(اے اندر) تیرے لئے پروہتوں کے ساتھ ملکر ایک موٹے بیل کو کاٹتا ہون
اور ہر پندرہ روز کے بعد سوم رس تیار کرتا ہون
نیز رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۲۸ رچا ۳ میں لکہا ہوا ہے کہ

"पचन्ति ते वृषभां अत्सि तेषां पृक्षेण यन्मघवन् हूयमानः"॥

ترجمہ (اے اندر) وے تیرے لئے
بیلونکو پکاتے ہیں اور تو انہیں کہاتا ہے
نیز رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۸۶ رچا ۱۳ و ۱۴

"वृषा कपायि रेवति सुपुत्र आद सुस्नुषे। घसत्त इन्द्र उक्षणः प्रियं काचित्करं हविर्विश्वस्मादिन्द्र उत्तरः॥
उक्षणो हि मे पञ्चदश साकं पचन्ति विंशतिम्।
उताहमद्मि पीव इदुभा कुक्षी पृणन्ति मे विश्वस्मादिन्द्र उत्तरः॥

اے ورشاکپی کی بیوی تو دولتمند اولاد والی اور خوبصورت بہو والی ہے اندر دیوتا تیرے بیلونکو کہا دے وہ تیری چمتکار ہوی کو کہا دے اندر سب سے افضل ہے ۱۳ وہ میرے لئے پندرہ یا بیس بیل پکا دیتے ہیں میں کہا کر موٹا ہوتا ہون میرے دونوں کوکھیں بھر جاتے ہیں اندر سب سے افضل ہے ۱۴

نیز رگوید ۱۰-۹۴-۹ میں لکہا ہے کہ " अंशुं दुहन्तो अध्यासते गवि "

ترجمہ سوم کا رس نچوڑتے ہوئے گائے کے چمڑے پر بیٹھتے ہیں اس وید منتر پر ترجمہ کرتے ہوئے پنڈت دامودر سات ولیکر جی مہاراج لکہتے ہیں کہ وہ سوم کا رس دوہن کرتے ہوئے چرم پر بیٹھتے ہیں یگیہ کا وہی جنہوں نے دیکھا ہے انکو پتہ ہے کہ چرم پر سوم پر رکھا جاتا ہے اور پنچات رس نچوڑا جاتا ہے اس لئے یہاں " गवि " گوی شبد کا ارتھ چرم ہی ایسا ہے " گائے میں " ایسا ارتھ نہیں " پنڈت جی کی تحریر سے ثابت ہے کہ چمڑے پر سوم رکھا جاتا ہے اور بعد رس نچوڑا جاتا ہے اگر کسیکو میرے یا پنڈت دامودر سات ولیکر جی کے ترجمہ پر شک ہو تو وہ صاحب نرکت ۲۰۵ دیکھیں

"अंशुं दुहन्तो अध्यासते गवी-
त्यधिषवणा चर्मणः। अंशुः शमष्टमात्रो भवत्यननाय शं
भवतीति वा। चर्म चरते र्वोच्चृतं भवतीति वा। अथापि चर्म च
श्लेष्मा च। गोभिः सन्नद्धो असि वीळयस्वेति रथस्तुतौ।

यदा केशानस्थि स्नाव मांसं मज्जानमाभरत।
शरीरं कृत्वा पादवत्कं लोकमनु प्राविशत॥११

कुतः केशान्कुतः स्नाव कुतो अस्थीन्याभरत्
अङ्गा पर्वाणि मज्जानं को मांसं कुत आभरत॥

संसिचो नाम ते देवा ये संभारान्त्समभरन्।
सर्वं संसिच्य मर्त्यं देवाः पुरुषमाविशन्॥१३

ऊरू पादावष्ठीवन्तौ शिरो हस्तावथो मुखं
पृष्टीर्बर्जत्ये पार्श्वे कस्तत्समदधादृषिः॥१४

शिरो हस्तावथो मुखं जिह्वां ग्रीवाश्च कीकसाः
त्वचा प्रावृत्य सर्वं तत्संधा समदधान्मही

तस्माद्वै विद्वान् पुरुषमिदं ब्रह्मेति मन्ये
सर्वा ह्यस्मिन्देवता गावो गोष्ठ इवासते

ترجمہ (از پنڈت راجا رام شاستری پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور) "سوم کو نچوڑنے والے گئوں کے چرم (پر بیٹھے ہیں (رگوید ۹۔۲۔۳۰۔۴) یہاں ادھی شونا چرم جس چرم پر بیٹھ کر سوم نچوڑتے ہیں) کا واچک ہے ..... ادھیہ ورا اور چربی بھی (گو کا ارتھ ہے) گئوون سے بنے ہوئے اور چربی سے تیار ہوئے (دیکھو رگوید ۴۔۷۔۳۵۔۱ اور یجروید ۵۔۳۔۲۵ اتھروید ۶۔۱۲۵) الگ یجروید باب ادھیائے ۲۱ منتر ۴۱ میں بکرے مینڈھے اور بیل تینوں کی چربی سے ہوم کرنا کہا ہے

"होता यक्षदश्विनौ छागस्य वपाया मेदसो जुषेताᳬं हविर्होतर्यजत। होता यक्षत्सरस्वतीं मेषस्य वपाया मेदसो जुषताᳬं हविर्होतर्यजत। होता यक्षदिन्द्रमृषभस्य वपाया मेदसो जुषताᳬं हविर्होतर्यज ॥४१॥

ترجمہ ہون کرنیوالا یجمان اشونی کماروں کی پوجا کیلئے بکرے کی چربی کا ہوم کرے
ہون کرنیوالا سرسوتی کی پوجا کے لیے مینڈھے کی چربی کا ہوم کرے
ہون کرنیوالا یجمان اندر کی پوجا کیلئے بیل کی چربی کا ہوم کرے
اس وید منتر پر ترجمہ کرتے ہوئے پنڈت جی مہیدھر صاحب بھی ایسا ہی لکھتے ہیں کہ

"होता यक्षदश्विनाविति त्रयो वपानां प्रैषा यथा लिङ्गम् (का० १९।६।२२) होता यक्षदश्विनौ छागस्य होता यक्षत्सरस्वतीम् होता यक्षदिन्द्रमृषभस्येति त्रयो वपा त्रयस्य क्रमात् प्रैषा एककण्डिकायामिति सूत्रार्थः। सप्त लिङ्गोक्त देवताः। तत्राद्यास्त्रयो वपानां प्रैषा त्रयाणां प्रजापत्या पङ्क्तिश्छन्दः। द्वितीयस्य द्व्यधिका प्रथम तृतीययो रेकाधिका। दैव्यो होता अश्विनौ यक्षत् यजतु। इज्यमानौ तावश्विनौ छागस्य वपाया मेदसः हविर्जुषेतां सेवेताम्। मेदस्स्निग्धभागः। हे होतर्यज होता सरस्वतीं यक्षत्। सा मेषस्य वपाया मेदसो हविर्जुषताम्। हे होतः त्वं यज। होता इन्द्रं यक्षत् स इन्द्रः ऋषभस्य वपाया मेदसो हविर्जुषताम्

हे मनुष्य होतः त्वमपि यज" ॥ ४१॥

خلاصہ مطلب۔ اے ہون کرنیوالے تو پوجا کر۔ اشونی کمار بکرے کی چربی سے ہوم کرنے سے
پرسن ہوتے ہیں۔ میدہ چربی کا نام ہے۔ اے ہون کرنے والے تو پوجا کر۔ سرسوتی
بھیڑ کی چربی سے ہوم کرنے سے خوش ہوتی ہے اے ہون کرنیوالے تو پوجا کر۔ اندر دیو
بیل کی چربی سے ہوم کرنے سے پرسن ہوتا ہے۔ اے انسان ہوتا (ہون کرنے والے)
تو بھی پوجا کر۔ اسی وید منتر کی تفسیر میں پنڈت انبٹ مترجم وید مقدس لکھتے ہیں:۔

"होता यक्षदश्विनौ छागस्य त्रयो वपानां प्रैषा यथालिंगं दैव्यो होता यजत। अश्विनौ छागस्य वपाया मेदसः स्नेह प्रकृति मेंदः। तौ चेज्यमानौ जुषतां हविः। त्वं च हे मनुष्य होतः यज। होता यक्षत्सरस्वती मेषस्य। जुषतमित्येक वचन विशेषः। होता यक्षदिन्द्र मृषभस्य समामन्यत् ॥ ४१॥"

مطلب یہی ہے جو اوپر لکھا گیا ہے۔
کاتیاین شروت سوتر ۱۹-۷-۲۲ میں بھی چربی سے ہوم کرنا لکھا ہے نیز نرکت ۱۲-۴۱
میں لکھا ہے کہ

"अग्निः पशुरासीत्तमालभन्त तेनायजन्त इति च ब्राह्मणम्"

اسکو پنڈت راجا رام شاستری صاحب پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور یوں ترجمہ کرتے ہیں۔
"اگنی پشو تھا۔ اُسکو انھوں نے آلبھن کیا یہ براہمن ہے۔"

عا جیوان ۲ ذبح

نیز اتھروید مقدس کانڈ ۱۲ انواک ۵ میں لکھا ہوا ہے کہ

एतया त्वं देव्यघ्न्ये ब्रह्मज्यस्य कृता गसो देवपीयो
-रराधसः ।६५। वज्रेण शतपर्वणा तीक्ष्णेन क्षुरभृष्टिना ।६६
प्र स्कन्धान् प्र शिरो जहि ।६७। लोमान्यस्य सं छिन्धि
त्वचमस्य वि वेष्टय ।६८। मांसान्यस्य शातय स्नावा
न्यस्य संवृह ।६९। अस्थीन्यस्य पीडय मज्जानमस्य
निर्जहि ।७०। सर्वास्याङ्गा पर्वाणि वि श्रथय ।७१॥

ترجمہ۔ اسی طرح اے دیوی گائے تو برہمچاریوں سے دی ہوئی دیوتاؤں کے لئے ہو۔ نیز اس کے کی داڑھی دھار والی تلوار سے سو ٹکڑے کرے کندھے اور سر علیحدہ کرے اس گائے کے بالوں کو مونڈ ڈالے اور اس کی کھال یعنی چمڑے کو صاف کرے اسکے گوشت کو کاٹے اور اسکی انتڑیوں کو جدا جدا کرے۔ اسکی ہڈیوں اور ہڈیوں کے اندر کی رطوبت (مینگ) کو نکالے غرضکہ اس (گائے) کے سب اعضا اور جوڑ جوڑ کو جدا کرے۔ اگنی (آگ) دیوتا اس کو زمین سے اوپر پہنچا دے وایو (ہوا) دیوتا انترکش سے اوپر پہنچا دے اور سورج (دیوتا) اس گائے کو دیولوک میں پہنچا دے۔

نیز اتھروید کانڈ ۱۰ سوکت ۹ میں بیان شدہ گومید یگیہ کے بارہ میں شری پنڈت سائن آچاریہ جی مہاراج لکھتے ہیں کہ۔

"अघायताम्" इति सूक्तम्
आहुत्यर्थं गोवधे विनियुज्यते। सा च वन्ध्या गौः
शतौदनेत्युच्यते। तस्या वधेन तस्या मांसाहुत्या
च यद्यजनं तदग्निष्टोमादपि अतिरात्रादपि च
प्रशस्तम् इत्यादि रूपा प्रशंसा। यैवं हन्यते तां प्रति
हन्तृभ्यो मा भैषीस्त्वं देवी भविष्यसि त्वां स्वर्गं देव
गोप्स्यन्तीत्यादि प्रोत्साहनम् यस्त्वां हन्ति यो वा

पचति यो वा जुहोति स उत्तमं स्वर्गं गच्छतीत्यादिभि गोभिवचनेनन प्रशंसा च क्रियते गोमेधस्य॥"

ترجمہ۔ اگھائے نام " یہ سوکت اُنّی کے لیئے گائے کو ذبح کرتے وقت بولاجاتا ہیے اور وہ بانجھ گائے شتاوڈنا کہلاتی ہیے اُسکے ذبح کرنے سے اور اُسکے گوشت سے جو یگیہ کیا جاتا ہیے وہ (یگیہ) اگنی شٹوم اعداتی راتر (نامی یگیوں) سے بھی زیادہ تر افضل ہوتا ہیے وغیرہ وغیرہ تعریف (اُس یگیہ) کی گیئی ہیے۔ جو گائے (اس طرح) ذبح کیجاتی ہیے اُسکو مخاطب کرکے (کہاگیا ہیے) کہ تو ذبح کرنے والے سے مت ڈر (کیونکہ) تو دیوی بنیگی اور بہشت میں دیوتا لوگ تجھے پائینگے وغیرہ وغیرہ (الفاظ میں) حوصلہ افزائی کیگئی ہیے۔ (اے گائے) جو شخص تجھے ذبح کرتا ہیے یا (تیرا گوشت) پکاتا ہیے یا جو شخص (ہون میں) ڈالتا ہیے وہ اعلیٰ ترین بہشت میں جاتا ہیے وغیرہ وغیرہ الفاظ سے گومیدہ یگیہ کی تعریف کیگئی ہیے۔ نیز اتھروید کانڈ ۹ انوواک ۲ سوکت ۴ کے متعلق مشہور عالم مترجم و مفسر وید مقدس مشری پنڈت سائن آچاریہ جی مہاراج لکھتے ہیں کہ

"ब्राह्मणो वृषभं हत्वा तन्मांसं भिन्न भिन्न देवता-भ्यो जुहोति तत्र वृषभस्य प्रशंसा तदङ्गानां च कतमानि कतम देवेभ्यः प्रियाणि भवन्ति तद्विवचनम्। वृषभ बलि हवनस्य महत्त्वं च वर्ण्यते। तदुत्पन्नं श्रेयश्च स्तूयते॥"

ترجمہ۔ براہمن بیل کو ذبح کرکے اُسکے گوشت کو مختلف دیوتاؤں کے نمت (ہون میں) ڈالتا ہیے وہاں بیل کی اور کہ اُسکے کون کون اعضاء کس کس دیوتا کو مرغوب ہوتے ہیں وغیرہ تعریف اور تفصیل کیگئی ہیے۔ اور بیل کی قربانی والے ہون کی فضیلت بیان کیگئی ہیے۔ اور اُس ہون سے ملنے والی نجات کی تعریف کیگئی ہیے۔ نیز اتھروید کانڈ ۲ اسیر سائن آچاریہ کے ترجمہ میں لکھا ہوا ہیے کہ:-

"वशा विषयकं सूक्तम् एतत्। वशा गौर्या गर्भं न गृह्णाति दारिल: (कौ० ५-८) वशा बन्ध्या गौरिति सायण: (ऋ० २,७,५) वशा स्वभाव बन्ध्या गौरिति स एव (ऋ० १०,९१,१४) यस्य गृहे वशा जाता तस्य गृहे अज्ञातगदा सती अव्वीरस्य प्रस्तात वशात्वरूप वैकल्या सती...... नरकं गच्छतीत्यर्थ।

ترجمہ:- یہ سوکت وشا کے بارہ میں ہے وشا اُس گائے کا نام ہے جو حاملہ نہیں ہوتی اور کوشکی سوتر ۵-۸ میں دارل نے بھی یہی مانا ہے اور رگوید ۲-۷-۵ کا سائن بھاشیں میں وشا بندھیا گائے کو کہا گیا ہے - وشا اُس گائے کو کہتے ہیں جو شروع سے ہی بانجھ ہو (دیکھئے رگوید ۱۰-۹۱-۱۴) "اگیات گدا" یعنی یہ جس گھر میں وشا (بانجھ گائے) پیدا ہوئی ہو اُس گھر میں تین برسوں تک اُسکی معلوم نہیں ہوتا کہ آیا یہ گائے بانجھ ہے یا نہیں اِسلیئے تین برسوں تک اُسکی حفاظت اور پرورش کرنی چاہیئے اُسکے بعد (یہ پتہ چل جانے پر کہ یہ بانجھ ہے) یہ نہ رکھنے کے قابل ہو جاتی ہے - بانجھ گائے خاص طور پر دیوتاؤں کو مرغوب یا پیاری ہوتی ہے اسلیئے دیوتاؤں کی نمت اُسکا مالک مانگنے والے براہمنوں کو وہ گائے دے دیوے اُسکے ایسا کرنے سے اولاد کی زیادتی ہوتی ہے اور ایسا نہ کرنے سے بہت مصیبتیں آن پڑتی ہیں اور اُس گائے کو نہ دینے سے اُسکے کیسی کیسی اعضا سے کون کون مصیبت آتی ہے - اسکا ذکر ہے - اور کسطرح مصیبت آتی ہے یہ بھی ذکر ہے - مانگنے والے براہمنوں کو نہ دی ہوئی وہ گائے اسکے پریوار کی آسمانی بلائیں نازل کرتی ہے - جب بانجھ گائے کو براہمن مانگتے ہیں تو یہ سمجھنا چاہیئے کہ خود دیوتا ہی مانگ رہے ہیں کیونکہ بانجھ گائے ہی دیوتاؤں کا حصہ ہوتی ہے - دی ہوئی بانجھ گائے داتار دینے والے کی سب خواہشوں کو پورا کر دیتی ہے - اور جو شخص بانجھ گائے کو وہ مانگ کر آپ ہی اُسے ذبح کر کے (اُسکا گوشت) پکاتا ہے - اُسکا نقصان ہوتا ہے - بانجھ گائے ہی براہمنوں سے ذبح ہو کر دیوتاؤں کو دیا جانا پسند کرتی ہے - اِسلیئے ہون میں ڈالی ہوئی یا نہ ڈالی ہوئی جس بانجھ گائے کو مالک اپنے ہی گھر میں پکاتا ہے وہ بہت تکلیف کے بعد نچلے درجہ کے دوزخ میں جاتا ہے یہ کہا گیا ہے"

معزز ناظرین تقریباً تیئیس ۲۳ کروڑ ہندوؤں کا مسلمہ مترجم وید شری پنڈت سائن آچاریہ کی شرح درباره قربانی گاؤ درپیش ہے - ہم بے خود

(۸) یجر وید ادھیاے ۱۹ منتر ۲۰ -

पशुभिः पशूनाप्नोति पुरोडाशैर्हवींष्या छन्दोभिः समिधेनीर्याज्याभिर्वषट्कारान्॥

خلاصہ ترجمہ سنسکرت از مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج مترجم وید مقدس و بانی آریہ سماج

भावार्थः - अत्र वाचकलु० योऽत्र बहु पशु हुविर्भुग्वेद वित्सत्क्रियो मनुष्यो भवेत स प्रशंसामाप्नोति"

ترجمہ ہندی (از مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج) ورہ جا و آرتھ - اس منتر میں واچک لو - جو اس سنسار میں بہت پشوؤں والا ہوم کر کے بہت شیش کا بھوگتا وید وت اور ستیہ کریا کا کرتا منشیہ ہووے سو پرشنسا کو پراپت ہوتا ہے ،،

ترجمہ اردو - جو اس دنیا میں بہت حیوانوں والا ہوم کر کے باقی ماندہ کا کھانے والا وید دان اور اعمال صالح کا کرنے والا شخص ہووے وہ قابل تحسین ہوتا ہے -

(۹) یجر وید سنگتا ادھیاے ۳۵ منتر ۲۰ میں بھی گو میدہ کا ذکر پایا جاتا ہے -

"वह वपां जातवेदः पितृभ्यो यत्रैनान्वेत्थ निहितान्पराके। मेदसः कुल्या उपतान्त्स्रवन्तु सत्या एषामाशिषः संनमन्तां स्वाहा॥

ترجمہ سنسکرت از پنڈت مہی دھر مترجم و مفسر وید مقدس -

"जातवेदो देवत्या त्रिष्टुप्। अस्या विनियोगः श्रौत सूत्रे नास्ति। गृह्य सूत्रेऽस्ति तथाहि (पारस्कर १३-३) मध्यमागवा तस्यै वपां जुहोति- वपां जातवेदः पितृभ्यः इति। अस्यार्थः। मध्यमाष्टका गो पशुना कार्या तस्य धेनोर्वपां जुहोति वह वपामिति मंत्रेणेत्यर्थः॥ हे जातवेदः जातं वेदो धनं यस्मात् स जातवेदाः तत्संबोधने हे जातवेदः पितृभ्योऽर्थाय त्वं वपा धेनु संबन्धिनी चर्म विशेषत्वं वह प्रापय। पराके पराक्रान्ते दूरेऽपि यत्र यास्मिन् देशे निहितान् स्थापितानेनान् पितॄन् त्वं वेत्थ जानासि तत्र वहेत्यर्थः। तस्याः वपायाः निःसृत्य मेदसः धातुविशेषस्य कुल्याः नद्यः तान् पितॄन् प्रति उपस्रवंतु प्रसरंतु।

किंच एषां दातृणामाशिषः मनोरथाः सत्याः अवि
तयाः सन्नमन्त्वाः प्रहीभवंतु स्वाहा सुहुतमस्तु स्वाहेति"

ترجمہ - جات وید دیوتا ترشٹپ چھند - اس کا وِنیوگ شروُت سُوتر میں نہیں ہے گرھیہ سوتر
میں ہے جیسا کہ پارسکر ۳-۳ میں لکھا ہے کہ " مدھیما گوا شٹمیُ وپاں جھوتی وپاں جات ویدھ
پِتری بھیہ - اِتی " اس کا ترجمہ (یہ ہے) کہ مدھیم اشٹکا میں گائے کی چربی کا ہوم کیا جاتا ہے
اور " وہ وپاں " اس منتر کو پڑھ کر چربی سے ہوم کرے - اے جات وید یعنی تمام مخلوق
کو جاننے والے اگنی دیوتا گائے کی چربی کو پترون تک پہنچا جو کسی دور مقام میں مقیم ہیں اور
جنہیں تو جانتا ہے - چربی کی ندی ان کو حاصل ہوں - ان داتاؤں کی تمنائیں اور مرادیں پوری
ہوں یہ آہوتی اچھی طرح قبول ہووے وغیرہ -

اس پر مسٹر ہارمین اولڈ نبرگ کا ترجمہ شائع کردہ پروفیسر الیف میکسمولر صاحب حسب
ذیل ہے -

8. "The middle Ashtaka (is celebrated)
with the (sacrifice of) a cow."
9. "He sacrifices the omentum of that (cow)
with the (verse) "Carry the omentum O Gata-
Veda to the fathers" (Vag. Sanch XXXV. 20)"

(۱۰) یجروید -

यत्पशुर्मायुम कृतो वा पद्भिराहते अग्निर्मा
तस्मादेने सो विश्वान मुञ्चत्वं हसा -

اس پر بھاشیہ کار سنسکرت میں یوں ترجمہ کرتے ہیں

"हन्यमानः पशुः यदमायुं अर्त्तनादं कृतवान् यच्च
पीडया पादाभ्यां वक्षस्थले ताडितवान् तत्पशु पीडा
कर पापात् अग्निर्मा मो चयतु ॥"

یعنی ہماری وجہ سے مارا ہوا حیوان دکھ کے باعث کراہ رہا ہے اور ٹانگوں سے اپنی
چھاتی کو توڑ رہا ہے - اس تکلیف کے پاپ سے اگنی دیو ہماری رکھشا کرے -

(۱۱) تیتری براہمن کانڈ ۲ پرپاٹھک ۸

वैष्णवं वामनमालभेत। इन्द्राय मन्युमते मनस्वते
ललामं प्राशृङ्गमालभेत वैष्णव वारुणीं वशामालभेत
द्यावापृथिव्या धेनुमालभेत। ओषधीभ्यो वेहतमालभेत।
पौष्णं श्याममालभेत। मैत्रा वरुणीं द्विरूपमालभेत।

अश्विमन्त्र॰ यजुः ॥२०॥"

रौद्री रोहिणीमालभेत। सौरी श्वेतां वशामालभेत ॥"

یعنی وِشنو کے لئے بَوَنا بَیل قُربان کرنا۔ اِندر دیوتا کے لئے جو غصہ ور اور مغرور رہے ایک ٹِکلاّ اور مینا بَیل۔ وِشنو اور ورُن کے لئے بانجھ گائے۔ دیو اور پرتھوی کے لئے دھینو (دودھ دینے والی گائے) اور شدھیوں کے لئے بُدھیا بَیل۔ پُوشا کے لئے کالا بَیل۔ میتر اور ورُن کے لئے دو رنگی گائے۔ رُدر کے لئے چِتکبری گائے۔ سورج کے لئے سفید رنگ والی بانجھ گائے ذبح کرنا وغیرہ وغیرہ۔

(۱۲) تیتری براہمن میں ایک دوسری جگہ لکھا ہے کہ۔

तस्मादष्टादशिनो रोहितो धूम्र रोहित इत्यादिभिरनुवाकै रुक्ताः प्रत्यनुवाकमष्टादश संख्या मिलित्वा अशीत्यधिक शत संख्यकाः पशवः आलब्धव्याः ॥

گو سیدھ یگیہ میں دیگر بکرے وغیرہ حیوانات ملا کر کل ۱۸۰ حیوانوں کی قربانی کی جانی چاہئے

(۱۳) یجروید ادھیائے ۲۴ منتر ۴۰ میں "इन्द्राय सूकरः" اِندر دیوتا کے لئے سوّر کی قربانی تک دینے کا ذکر پایا جاتا ہے۔

(۱۴) رگوید ۱۰۔۱۶۴۔۴۳۔ یا اتھر وید ۹۔۱۰۔۲۵۔ میں بھی بَیل کی قربانی کا ذکر ہے

"शकमयं धूममारादपश्यं विषूवता पर एनावरेण। उक्षाणं पृश्निमपचन्त वीरास्तानि धर्माणि प्रथमान्यासन् ॥"

ترجمہ انگریزی از گرفتھ صاحب بہادر

"I saw from far away the smoke of fuel with spires that rose on high O'ver that beneath it. The mighty men have dressed the spotted bullock. These were the customs in the days aforetime" Griffith.

ترجمہ۔ میں نے دُور سے اِیندھن کا دھواں بمع چنگاریوں کے جو بہت اونچی اٹھ رہی تھیں دیکھا طاقتور لوگوں نے چِتکبرے بَیل کو ذبح کیا ہے۔ یہ پُرانے وقتوں کے رواج تھے

"मुग्धा देवा उत शुना यजन्तोत गोरंगै: पुरुधा यजन्त"

ترجمہ محبت کرنے والے دیوتا لوگ کتوں اور گایوں کے اعضا سے ہون کیا کرتے ہیں

(۱۶) اتھرووید سنگھتا ۹-۴-۱۸-

यस्य वशास ऋषभास उक्षणो यस्मै मीयन्ते स्वरवः स्वर्विदे यस्मै शुक्रः पवते ब्रह्म संमितः स नो मुञ्चत्वंहसः॥

ترجمہ - جس کے لئے بانجھ گائے - سانڈھ - بیل وغیرہ قربان کئے جاتے ہیں پاک توم بھی جس کے لئے ہے وہ ہمسب کو پاپ سے چھڑا دے:

(۱۷) رگوید ۱۰-۱۶-۷-

"अग्नेर्वर्म परि गोभिर्व्ययस्व सं प्रोर्णुष्व पीवसा मेदसा च। नेत्त्वा धृष्णुर्हरसा जर्हृषाणो दधृग्विधक्ष्यन्पर्यङ्खयाते॥"

ترجمہ (از شری پنڈت دامودر ساتولیکر جی مہاراج) "اگنی کی جوالائیں گئووں سے بچا کر گاڑھی چربی سے ٹھیک پر کار اچھادت کرو! ایسا کرنے سے تجھے گھرشن کرنے والا آنندت ہونے والا بھسم کرنے والا اگنی تجھے گھیر کر نہیں جلا دیگا" سائن آچاریہ جی نے بھی ایسا ہی بھاشیہ کیا ہے -

"किंच पीवसा स्थूलेन मेदसा मांसेन च संसम्यक् प्रोर्णुष्व आच्छादय" یعنی گاڑھی چربی کے ساتھ اور گوشت کے ساتھ سارے جسم کو اچھی طرح ڈھانکو-

(۱۸) رگوید منڈل ۱۰-۸۵-۱۳

सूर्याया वहतुः प्रागात् सविता यमवासृजत्।
अघासु हन्यन्ते गावोऽर्जुन्योः पर्युह्यते॥

یعنی مگھا نکشتر میں گائیں ذبح کیجاتی ہیں-

(۱۹) چرک سنگھتا ادھیائے $\frac{1}{3}$ میں اتی سار عارضہ کی پیدائش کے بارہ میں لکھا ہے کہ راجہ پرشدھر نے جب دیرگھ ستر یگیہ شروع کیا اور دیگر حیوانات نہ ملنے لگے تب دیگر حیوانات کی جگہ گائیوں کو ذبح کیا گیا- اور گائے کا گوشت بھاری گرم - اور مزاج کے ناموافق ہونے سے اس وقت کے لوگوں کی قوت ہاضمہ کے مدھم ہو جانے سے اسی پرشدھر کے یگیہ میں گائیں ذبح کیجانے کے باعث اتی سار روگ پیدا ہوا - اصل حوالہ پہلے لکھا جا چکا ہے- چرک آیر وید کا مشہور گرنتھ

(۲۰) شتری آرنیک پرپاٹھک ۶-انوواک ۱-منتر ۱۱

"पुरुषस्य सयावरि वि ते प्राणमसिस्रसं शरीरेण महीमिहि स्वधयेहि पितॄनुप प्रजयाऽस्मानिहावह।"

ترجمہ (مطابق سائن آچاریہ جی مہاراج) "اے مرے ہوئے انسان کی راج گوی یعنی گائے تیرے پرانوں (حواس) کو میں کمزور کر چکا ہوں تو اپنے جسم سے زمین کو حاصل کر۔ امرت یعنی ہوی سروپ سے پتروں کو پراپت ہو۔ اس لوک میں بمع اولاد ہم لوگوں کو کلیان پراپت کرا۔

(۲۱) شتری آرنیک پرپاٹھک ۶ انوواک ۱ منتر ۱۲۔

मैवं मांस्त प्रियेऽहं देवी सती पितृलोकं यदैषि विश्ववाराः नभसा संव्ययन्त्युभौ नो लोकौ पयसाऽभ्यावृत्स्व॥

ترجمہ (مطابق سائن آچاریہ جی مہاراج) اے پیاری گائے! میں اس طرح ماری گئی ہوں۔ ایسا تو دل میں مت خیال کر کیونکہ جس وجہ سے تو دیوی روپ ہو کر پتر لوک کو پراپت ہو رہی ہے۔ سبھوں مطلوبہ آکاش کے راستہ سے سورگ لوک (بہشت) کو پراپت ہوتی ہوئی تو ہمارے دونوں لوکوں کو (دارین کو) دودھ کے ساتھ چاروں طرف سے پورا کر۔

(۲۲) یجروید پر خدائی تفسیر ست پتھ براہمن-۱۴-۷-۵-۱۸ نیز برہد آرنیک اپنشد-۶-۴-۱۸-

"अथ य इच्छेत्पुत्रो मे पण्डितो विगीतः समितिंगमः शुश्रूषितां वाचं भाषिता जायेत सर्वान्वेदाननुब्रुवीत सर्वमायुरियादिति मांसौदनं पाचयित्वा सर्पिष्मन्तमश्नीयातामीश्वरौ जनयितवा औक्षेण वाऽऽर्षभेण वा॥

اسپر شری پنڈت سائن آچاریہ جی یوں سنسکرت تفسیر کرتے ہیں:-

"स समितिंगमः सभां गच्छति। प्रगल्भ इत्यर्थः। पाण्डित्यस्य पृथग्ग्रहणात् शुश्रूषितां श्रोतुमिष्टां रमणीयां वाचं भाषिता। संस्कृताया अर्थवत्या वाचो भाषितेत्यर्थः। मांसमिश्रमोदनं मांसौदनम्। तन्मांसनियमार्थमाह

[illegible]

मांसम्। ऋषभस्ततोऽप्यधिक वयास्तदीयं मार्षभं मांसम्"

یعنی جو یہ خواہش کرے کہ میرے گھر ایسا بیٹا پیدا ہو جو کہ پنڈت ۔ فاتح عالم اور عمدہ میٹھی زبان بولنے والا اور سب ویدوں کا عالم عمر دراز ہو تو وہ گوشت کا بنا ہوا پلاؤ پکوا کر اور اسمیں گھی ڈالکر اپنی عورت کے ساتھ کھاوے گوشت موٹے بیل کا یا بڑی عمر والے سانڈ کا ہونا چاہیئے

(۲۳) اِسی برہد آرنیک کے منتر کا ترجمہ پنڈت راجا رام صاحب شاستری پروفیسر ڈی اے ۔ وی ۔ کالج لاہور نے یوں کیا ہے :۔

"اور جو یہ چاہے کہ میرے پُتر پنڈت ۔ پرکھیات ۔ سبھا میں جانے والا اس کی بھلائی کے کام میں شامل ہونے والا (Public Man) جسکو لوگ سُننا چاہیں ہیں ۔ ایسی بانی کا بولنے والا (پرسِدھ وکتا) اُتپن ہو سارے ویدوں کو جانے اور پوری آیو بھوگے تو وے دونو (دمپتی) آوکش سے وا آرشبھ سے مانسوُدن پکا کر گھی ڈالکر کھائیں تو وے (ایسی سنتان اتپن کرنیکے) سمرتھ ہونگے"۔

(۲۴) مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج نے بھی اپنی تصنیف سنسکار ودھی مطبوعہ بار اول میں بھی گوشت کے ساتھ چاولوں کو پکا کر کھانا لکھا ہے جسکا حوالہ وحروف پہلے لکھے جانے سے دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

(۲۵) شت پتھ براہمن کانڈ ۳ ادھیائے ۴ براہمن اکنڈ کا ۲ میں بھی لکھا ہوا ہے کہ :۔

"अथ यस्मादातिथ्यं नाम। अतिथिर्वाऽएष एतस्या गच्छति यत्सोमः क्रीतः। तस्माद एतद्यथा राज्ञे वा ब्राह्मणाय वा महोक्षं वा महाजं वा पचेत्तदह मानुषं हविर्देवानामेवमस्माऽएतदातिथ्यं करोति

انگریزی ترجمہ از مسٹر جیولیس ایجلنگ صاحب مولفہ پروفیسر ایف میکسمولر صاحب جلد ۲ صفحہ ۸۵۔

"Now as to way it is called guest offering. He has purchased SOMA truly comes as his (the sacrificer's) even as for a King or a Brahman, one should cook a large ox or a large he-goat for that is human (fore offered to a Guest) and the oblation is that of the Gods - so he prepares for him, that guest offering."

یعنی راجا یا براہمن مہمان کیلئے میزبان بڑے بیل یا بڑے بکرے کا گوشت پکوا دے"

"The expression, however, is not incompatible with the practice of killing a cow for the food of a guest". Wilson.

"It seems to have been anciently the custom to slay a cow on this occasion (the reception of a guest), and a guest was therefore called "goghna" or cow-killer". Colebrooke's Religious Ceremonies of the Hindus.

"They (the Sutras and the Vedas) distinctly affirm that bovine meat was used as food)" Rajendra Lal Mitra's Indo-Aryans, Vol. 1. Article "Beef in Ancient India".

ترجمہ - یہ بات اگرچہ اس رسم سے تطبیق نہیں رکھتی جس سے کہ مہمان کو کھانے کیلئے گائے ذبح کیجاتی تھی - بس معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ قدیم میں مہمان کے استقبال کے موقعہ پر گائے ذبح کیجاتی تھی اور اسی وجہ سے مہمان کا نام گاؤکش" (گوگھن) پڑ گیا تھا - کول بروک صاحب کی "رسوم ہند" وہ (سوتر اور وید مقدس) صاف طور پر اقرار کرتے ہیں کہ گائے کا گوشت بطور خوراک استعمال کیا جاتا تھا" - دیکھئے راجندر لال مِتر صاحب کی تصنیف "انڈو آرئیس" جلد اول مضمون قدیم ہند میں گائے کا گوشت" -

(۲۶) منو سمرتی میں بھی لکھا ہوا ہے کہ -

राजा च श्रोत्रियश्चैव यज्ञकर्मण्युपस्थिते। मधुपर्केण संपूज्यौ न त्वयज्ञ इति स्थितिः॥ महोक्षं वा महाजं वा श्रोत्रियायोपकल्पयेत्। सत्क्रियान्वासनं स्वादु भोजनं सूनृतं वचः॥

یعنی شرو تری وغیرہ کیلیئے بڑے بیل اور بکرے کے گوشت سے مہماں نوازی کرے وغیرہ۔

(۲۷) وشسٹھ سمرتی جسکا ہندی ترجمہ پنڈت بھیم سین جی نے کیا ہے۔ اور جسکو پنڈت بھیم سین جی نے ہی اٹاوہ میں اپنے برہم پریس میں ۱۹۰۷ء میں چھپوایا ہے اسکے صفحہ ۲۰-۲۲ میں نیچے لکھا ہے "

"पितृदेवतातिथि पूजायां पशुं हिंस्यात्।५। मधुपर्के च यज्ञे च पितृदैवतकर्मणि। अत्रैव च पशुं हिंस्यान्नान्यथेत्यब्रवीन्मनुः।६। नाकृत्वा प्राणिनां हिंसा मांसमुत्पद्यते क्वचित्। न च प्राणिवधः स्वर्ग्यस्तस्माद्यागे वधोऽवधः।७। अथापि ब्राह्मणाय वा राजन्याय वाऽभ्यागताय वा महोक्षं वा महाजं वा पचेदेवमस्यातिथ्यं कुर्वन्तीति"॥८॥

ہندی ترجمہ از پنڈت بھیم سین جی شرما۔ "پتر دیوتا اور اتھتیوں کی پوجا میں شاستر وکت ودھی سے پشو ہنسا کرے (پرنتو یہ کلی یگ میں لوک ودِکرشٹ آدی دوش ہونے سے ورجت ہے)۔ ۵۔

مدھو پرک۔ یگیہ (اگنی شٹوم آدی) اشٹکا۔ شرادھ آدی پتری کرم اور دیو کرم انہی میں پشو کی ہنسا کرے یہ منو جی نے کہا ہے ۶۔ پرانیوں کی ہنسا کیئے بنا کہیں بھی مانس پراپت نہیں ہوتا۔ اور پرانیوں کا ودھ کرنا دکھ کا ہیتو ہے۔ اس سے یگیہ میں پشوؤں کا بدھ کرنا ہنسا نہیں ہے۔ اور انیتر جہاں ہنسا ادشیہ ہے۔ وہاں نہ مارے ۔۷۔ اور بھی شرتی میں لکھا ہے کہ آئے ہوئے براہمن و اکشتری راجا وا اتھتی کے لئے بڑے بیل وا بڑے بکرا کو پکا وے ایسی ہی اس براہمن آدی کا تھی ستکار کرتے ہیں ۸" (۲۸) یاگیہ ولکیہ سمرتی میں بھی لکھا ہوا ہے کہ

"महोक्षं वा महाजं वा श्रोत्रियायोपकल्पयेत"

یعنی بڑے بیل کو یا بڑے بکرے کو مہمان براہمن کیلئے دیوے۔

(۲۹) آپستمب گرھیہ سوتر پہلا پٹل تیسرا کھنڈ سوتر ۱۰ میں لکھا ہوا ہے کہ:۔

"एतावद्भ्दोरालम्भ स्थानमतिथिः पितरो विवाहश्च"

یعنی (۱) مہمان نوازی (۲) پیتری کرم سَرادہ وغیرہ (۳) بیاہ ان موقعوں پر گائے کو ذبح کرنا چاہیئے۔ (اسکے علاوہ نہیں)۔

(۳۰) یجُروید کے تیتری براہمن اشٹک ۳ ادھیائے ۹ انوواک ۹ میں لکھا ہوا ہے

तदाहुः। अपशवो वा एते। यदजावयश्चाऽऽरण्याश्च। एते वै सर्वे पशवः। यद्गव्या इति गव्यान्पशूनुत्तमेऽहन्नालभते तेनैवाम्यान्पशूनवरुन्धे। इति

اسپر سائین آچاریہ جی مہاراج یوں تفسیر کرتے ہیں:-

"तत्र पशु विषये रहस्याभिज्ञां एवमाहुः अजजातीया अविजातीया आरण्याश्च ये सन्ति ते मुख्याः पशवो न भवन्ति। किंतु गोजातीया एत एव सर्वे पशवः सर्व पशु स्थाने प्रयोक्तव्या इति। तस्मादुत्तमेऽहनि गोजातीयान्पशूनालभेत। तेनैव गवालंभनेन ग्राम्यानारण्यांश्चोभयान्प्राप्नोति॥

یعنی از جنس بکرا۔ بھیڑ۔ جنگلی حیوان یہ یگیہ کے حیوان ہیں یہ صرف حیوانوں کیمتعلق ناواقف لوگوں کا قول ہے بلکہ ازجنس گائے حیوان کو ہی سب حیوانوں کی جگہ استعمال کرنا یہ مطلب ہے اس واسطے کسی سعد دن میں از جنس گائے حیوان کا قربان کرنا مراد ہے۔ وغیرہ۔

(۳۱) آپستمبی دھرم سوتر کے پرشم پرشن کے پانچویں پٹل کی اٹھارہویں کنڈکا میں لکھا ہے کہ

"धेन्वनडुहोर्भक्ष्यम्"

اسپر ہردت پنڈت کردہ ترجمہ میں لکھا ہے کہ

"धेन्वनडुहोर्मांसं भक्ष्यम्"

گائے اور بیل کا گوشت حلال یا قابلِ طعام ہے۔

(۳۲) اسی دھرم سوتر پر جارج بہلر صاحب کے ترجمے کے جسکو پروفیسر این میکسمولر صاحب نے شایع کیا ہے۔ صفحہ ۶۴ پر انگریزی میں لکھا ہوا ہے:-

"But the meat of milch-cows and oxen may be eaten"

یعنی دودھ دینے والی گایوں اور بیلوں کا گوشت کھانا جاسکتا ہے۔

(۳۳) آشولائن گرہیہ سوترا دھیاے ۱ کنڈ کا ۲۴ میں مدھوپرک کی تفصیل دی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ گاے ویگر "हतो मे पाप्मा" ہتو مے پاپ ما" وغیرہ منتر کا جاپ کرکے اسکو مارے اور اگر چھوڑ دینے کی مرضی ہووے تو۔ " माता रुद्राणां " ماتا رُدرانان" وغیرہ منتر کا جاپ کرکے چھوڑ دیوے لیکن اُسکے بدلے اور دوسرا گوشت ضرور ہونا چاہیے کیونکہ مدھوپرک کا بھوجن بغیر گوشت کے نہیں ہونا چاہیئے۔ چنانچہ اصل سوتر حسب ذیل ہیں:-

"आचांतकोदकाय गां वेदयंते ।२३। हतो मे पाप्मा पाप्मा मे हत इति जपित्वोऽ कुरुतेति कारिष्यन् ॥२४॥

گارگی نارائنی ورتی میں یوں ترجمہ کیا گیا ہے کہ:-

"इमं मंत्रं जपित्वा ॐ कुरुतेति ब्रूयात् यदि कारयिष्यन् मारयिष्यन् भवति तदा च दाता आलभेत। तत्र देवता: प्रागुक्ता: "।

کنڈ کا ۲۵

"माता रुद्राणां दुहिता वसूनामिति जपित्वोमुत्सृजतेत्युत्सक्ष्यन् यदुत्सक्ष्यन् तदा एतां जपित्वा ॐ मुत्सृजतेति ब्रूयात्।" کنڈ کا ۲۶

नामांसो मधुपर्को भवति ॥२६॥

ترجمہ سنسکرت گارگی نارائنی ورتی:-

"मधुपर्कांगं भोजनममांसं न भवतीत्यर्थः। कुतः। मांसस्य भोजनांगत्वेन लोके प्रसिद्धत्वात् अनेनाभ्युपायेन भोजनमप्यत्र विहितं भवति। पशुकरण पक्षे तन्मांसेन भोजनम्। उत्सर्जन पक्षे मांसांतरेण। अध्यायांत लक्षणार्थं द्विवचनं मंगलार्थं च"

اس سنسکرت ترجمہ کا خلاصہ مطلب اوپر دیا گیا ہے۔

(۳۴) ہارمین اولڈنرگ صاحب نے بھی ان کنڈکاؤں کا ایسا ہی انگریزی ترجمہ کیا ہے دیکھیے صفحہ ۱۹۹ شایع کردہ پروفیسر ایف۔ میکسمولر صاحب بہادر۔

(30) "When he has sipped water, they announce to him the cow. (31) Having murmured 'Destroyed is my sin' 'my sin is destroyed' (he says) 'Om

do it; if he chooses to have her killed.
(32) Having murmured 'The mother of the Rudras, the daughter of the Vasus' (Rig-Veda VIII, 90-15), (he says) 'Om! let her loose' if he chooses to let her loose.
(33) Let the Madhuparka not be without flesh, without flesh."

(۳۵) براہمن سروسو جزو ۳ نمبر ۲ کے صفحات ۸۰ - ۸۱ میں شری پنڈت بھیم سین جی نے لکھا ہے کہ -

"यद्यपि एवं मधुपर्के गवालंभ आचार्येणोक्तस्तथाप्यस्वर्ग्यत्वात् लोकविद्विष्टत्वाच्च कलौ न विधेयः। अस्वर्ग्यं लोकविद्विष्टं धर्ममप्याहरेन्नतु। इति याज्ञवल्क्यादि स्मृतिषु निषेधदर्शनात् इति हरिहरभाष्यम्। तथा च मनुः - धर्मं चाप्यसुखोदर्कं लोकविक्रुष्टमेव च ॥ अ० ४॥

ترجمہ (مطابق ہندی ترجمہ از پنڈت بھیم سین جی شرما)

اگرچہ مدھو پرک میں گائے کا ذبح کرنا پارسکر آچاریہ نے کہا ہے۔ تو بھی سُورگ (بہشت) کا باعث نہ ہونے اور لوگوں کو ناپسند ہونے سے کلجگ میں ایسا کام نہ کرے کیونکہ ایسے دھرم پر بھی عمل نہ کرے ایسی یاگیہ ولکیہ وغیرہ سمرتیوں میں ممانعت دکھلائی پڑتی ہے۔ اور منو جی نے بھی لکھا ہے کہ جس میں آرام حاصل نہ ہو یا لوگ جسکو جس وقت بُرا کہتے اور ملامت کرتے ہوں اسوقت اس دھرم کو بھی چھوڑ دیوے دھرم کی تعریف بھی یہی ہے کہ جس کام کو مستند کتابوں میں فرض قرار دیا ہے وہی دھرم ہے۔ گائے کی قربانی کا جواز دیگر تمام جگوں میں درست ہے۔ اور منو یاگیہ ولکیہ وغیرہ کی ممانعت کے کلمات کلجگ میں ملنے سے اثبات اور نفی یا جواز اور ممانعت دونو طرح کے کلمات درست ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ گائے کی قربانی جیسا سب کی نظروں میں بُرا کام دھرم شاشتر کے بنانے والے آچاریہ نے دھرم میں کیوں قرار دیا۔ ہے تو اسکا مختصر جواب یہ ہے کہ جب دھرم کے مخالف بُرائی زیادہ بڑھ جاتی ہے (اور) دھرم پر لوگوں کا عمل نہیں رہتا تب

اچھی نیت سے کیے ہوئے کاموں میں بھی انسانوں کی عقل بدل جاتی ہے"۔

اس تحریر سے بھی صاف ٹپکتا ہے۔ کہ سناتن دھرم کے ستون شری پنڈت بھیم سین شرما جی مہاراج بھی کلجگ کے علاوہ دواپر۔ تریتا اور ست جگ ان تین زمانہ ماضی میں گائے کی قربانی عین دھرم اور فرض مانتے تھے۔

(۳۶) براہمن سروسو حصہ ۴ نمبر ا صفحہ ۱۲ پر پنڈت بھیم سین جی شرما نے لکھا ہے کہ جس یگیہ آدی کرم میں جس پرکار جس پشو[1] کا بلی دان وید میں کرنے کو کہا ہے۔ وہاں وہ کرم ہنسا[2] نہیں۔ ادھرم نہیں۔ کنتو[3] ویدوکت دھرم ہے"۔

(۳۷) نیز براہمن سروسو حصہ ۴ نمبر ۵ صفحہ ۱۹۴ پر لکھا ہے کہ:۔

وید شاستر میں وِہت[4] مدیہ مانس اور میتھن میں دوش نہیں ہے کیونکہ جسکا وِدھان[5] کیا گیا وہ دھرم کوٹی[6] میں آگیا۔ واجپئی[7] یگیہ میں سُرا کے گرہوں کا وِدھان ہے۔ سوترامنی[8] یگیہ میں سُرا نام مدیہ[9] کا وِدھان ہے۔ اگنی شٹوم[10] آدی یگیوں میں اگنی شومیی آدی پشو کا وِدھان ہے۔ اور وہاں شیش[11] مانس بھکشن کا بھی وِشیش وِدھان سپشٹ روپ سے وِستار کے ساتھ کیا گیا ہے"۔

(۳۸) نیز براہمن سروسو حصہ ۴ جزو ۵ صفحہ ۱۹۸ پر بھی لکھا ہے کہ:۔

"تمہاری تو رائے یہ ہے کہ جن لوگوں کا مت یہ ہے کہ وید میں مدیہ مانس[12] آدی سروتھا نہیں ودھا ہے تو پرتکشیت ہے اتھوا اسکا ارتھ ہی کچھ اور ہے ایسا ماننے والے سبھی آریہ سماجیوں کے بڑے بھائی وید ودھ وادھی ہیں کہ جو وید کے پرتیکش سدھانت کو لوٹنا چاہتے ہیں"۔

(۳۹) کھدر گرہیہ سوتر پٹل ۳ کھنڈ ۴ میں بھی گائے کا ہون کرنا لکھا ہے بخوف طوالت اصل سنسکرت عبارت نہ لکھ کر صرف چند ایک سوتروں کا انگریزی ترجمہ از مسٹر اولڈن بارگ صاحب مؤلفہ پروفیسر الف میکسمولر صاحب صفحہ ۱۰۴ نذر ناظرین کیا جاتا ہے۔

---

[1] طرح [2] حیوان کی قربانی [3] لازمی [4] گناہ [5] بلکہ وید کا کہا ہوا دھرم ہے [6] وید شاستر میں جائز شراب گوشت اور جماع میں گناہ نہیں [7] جواز [8] درجہ [9] یگیوں کے نام [10] شراب [11] اور وہاں باقیماندہ گوشت کھانے کا بھی خاص ذکر صاف طور سے تفصیل کے ساتھ کیا گیا ہے۔ [12] شراب گوشت وغیرہ۔

(1) On the middle (Astaka) a cow (is sacrificed).
(2) He should place that (cow) to the east of the fire facing the west and should sacrifice (Agya) with (the verse) What O beasts (M. B. II, 2.5).
(3) After having made that oblation he should recite over (the cow the verse) 'May to thee' (1.1.6).
(6) Going in a northern direction (from the fire) he should kill (the cow), the head of which is turned to the west, the feet to the North.
(7) After it has been killed, he should sacrifice (Agya) with (the verse) 'If the beast' (1.1.8).
(9) After (cow's body) has been opened, so that two purifiers (i.e. grass blades) have been put under (the knife) he should have the omentum drawn out.
(11) When it has ceased to drop he should hew (the cow) to pieces.
(14) The Avadanas (or portions which have to be cut off) he should have taken from all its limbs.
(15) Not from the left thigh and the lungs.
(16) The left thigh he keeps (for the Anvashtakya).

(17). He should cook the Avadanas and a mess of sacrificial food (stirring up the ones and the other) with two different pot-ladles.

ترجمہ۔ (۱) اگر میانی اشٹکا پر گائے قربان کیجاتی ہے۔

(۲) اُسے گائے کو آگ کے مشرق کی طرف رکھنا چاہیئے اس طرح کہ اسکا منہ مغرب کو رہے اور کیا اے حیوان! اِس منتر سے اسکو قربان کرے

(۱۔۱۱۔۲۔۵)

(۳) وہ آہوتی دیکر اُسے گائے پر یہ منتر پڑھنا چاہیئے۔ "تجھے ہو" (۱۔۱۔۶)

(۶) (آگ سے) جانب شمال جاکر اسکو (گائے) ذبح کرنی چاہیئے۔ جس کا سر مغرب کی طرف اور پاؤں جانب شمال ہیں۔

(۷) اسکے ذبح کیئے جانے کے بعد اسے چاہیئے کہ "اگر حیوان" اس منتر سے اسے قربان کرے (۱۔۱۔۸)

(۹) (گائے کا جسم) کھل چکنے کے بعد اس طرح کہ دو صاف کرنے والے (گھاس کی پتیاں) جو (چاقو) کے نیچے رکھی گئی ہیں۔ اسے چربی کو نکالنا چاہیئے۔

(۱۱) جب (خون) بہنا بند ہو جاوے تب اسے (گائے کو) ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہیئے۔

(۱۴) اعضا (یا وہ حصے جو کاٹے جانے والے ہوں) اُسے اُس کے اعضا میں سے لینے چاہئیں۔

(۱۵) مگر بائیں جانگھ اور پھیپھڑوں میں سے نہیں۔

(۱۶) بائیں جانگھ وہ (انوشٹکا کیلیئے رکھ چھوڑتا ہے۔

(۱۷) اُسے اِن ٹکڑوں کو اور قربانی والی خوراک کو (ایک دوسرے کو ہلاتے ہوئے) دو کڑچھیوں سے خوب پکانا چاہیئے۔

(۲۰) ہر ایک عضو میں سے اسے شرح کے مطابق (ٹکڑے کاٹنے اور انکو) کانسی کے برتن میں رکھنا چاہیئے۔

نیز شت پتھ براہمن۔ ۳۔۱۳۔۵۔۳۔۱ و ۱۱ میں لکھا ہوا ہے کہ۔

"[illegible] होम: " ९

"एकविंशतिः सवनीयाः पशवः। सर्वे ऽआग्नेया-
स्तेषां समानं कर्मेत्यु हैक ऽआहुश्चतुर्विंशतिर्वै
तान्गव्यानालभेत द्वादशभ्यो देवताभ्यो द्वादश मासाः
संवत्सरः सर्वं संवत्सरः सर्वमश्व मेधः सर्वस्याव-
रुद्धयै ॥११॥"

مطلب - اب یہاں سے چربیوں کا ہوم بیان کیا جاتا ہے ۔
قربانی کے اکیس حیوان ہوتے ہیں - وہ سب اگنی دیوتا کی نذر
چڑھائے جائیں - کئی کہتے ہیں کہ چوبیس (حیوان غالباً گائیں) ہونی
چاہئیں - ان گایوں کو قربان کرے - بارہ دیوتوں اور سال کے بارہ
مہینوں کیلئے - اشومیدھ یگیہ میں ان سبکو قربان کرے -
نیز شت پتھ براہمن ۱۳-۵-۲-۱۰ میں گائے - ہرن - بکرے
نیل گائے اور گھوڑے کی چربی سے ہوم کرنا لکھا ہے اصل عبارت
حسب ذیل ہے

"अप वा ऽ एतेभ्य आयुर्देवताः क्रामन्ति
ये यस्ते ऽपूतां वाचं वदन्ति वाचमेवैतत्पुनते देव
यज्याये देवतानामनपक्रमाय या च गौ मृगे वपा
भवति या चाजे तूपरे ते ऽश्वे प्रत्यवधाया हरन्ति
नाश्वस्य वपास्तीति वदन्तो न तथा कुर्यादश्वस्यैव
प्रत्यक्षं मेद आहरेत्प्रसाता इतराः ॥१०॥"

نیز ایتریہ براہمن ۱-۱۵ سے پتہ چلتا ہے کہ قدیم زمانہ میں
یعنی ویدک زمانہ میں راجا یا قابل تعظیم مہمانوں کی عزت افزائی کیلئے
گائے اور بیل ذبح کئے جاتے تھے
اس کا ذکر مسٹر آر سی - دت صاحب نے بھی ہسٹری آف سویلیزیشن
ان انشنٹ انڈیا جلد اول صفحہ ۱۶۶ پر کیا ہے -
(۲۴) گوبھل آچاریہ کا بنایا ہوا گوبھل گرہیہ سوتر جو سام وید کی کوتھمی
شاخ کا ہے - جس پر پنڈت ستیہ ورت سام شرمی کا ترجمہ ہے اور
جس کا ہندی ترجمہ اودے نارائن سنگھ ورما نے کیا ہے - جس کو پنڈت

بھیم سین جی شرما نے تصحیح کیا ہے۔ اس کے تیسرے پرپاٹھک کے دسویں کھنڈ میں مانس اشٹکا کا مفصل بیان درج ہے۔ तैष्याऊर्ध्वमष्टकाम्या गौः وغیرہ ۱۴ سے ۳۱ سوکت تک کا ہندی ترجمہ یہاں لکھا جاتا ہے۔

(۱۴) پوس ماس[1] کی پورنما کے پیچھے اشٹمی[2] تتھی کو گو مانس[3] دوارا مانس اشٹکا کرے۔

(۱۵) سندھی ویلا (رات اور دن کا سیوگ سمے) کے کچھ پہلے اگنی کے پورب[4] بھاگ میں اس گئو کو لا کر رکھے۔ پیچھے سندھی ویلا ہونے پر "यत पशाव प्रघ्या यत" اس منتر سے گھی کی آہوتی دیکر کاریہ آرمبھ[5] کرے

(۱۶) کاریہ کے آرمبھ سو جک پوروکت[6] آہوتی دینے اس سمے جو ملا جل پوتر گشر[7]۔ شاکھا۔ وشاکھا۔ بہری۔ ادھم۔ آجیہ[8]۔ دو سمدھا اور سروو یہ سب بھی اپنے پاس آوشیکتا انوسار[9] ٹھیک رکھے "अनुत्वा" اس منتر کو پاٹھ کرتے ہوئے گئو کو مارنے کے لئے منترن دیوے۔

(۱۷) "اشٹکا دیوتا کی پریتی کیلئے[11] پریتی پوروک سیوونی[12] تمہیں دھوتا ہوں" یہ منتر پڑھتے ہوئے[13] اس بدھیہ گئو کو جو کے بھیگے جل سے دھووے۔

(۱۸) "بری واجیتی" (چھاند وگھیہ۔ آرنیک ۱-۱-۱۳-۱۰) اس منتر کو پڑھکر ایک مٹی کھر جلا کر اس جلتے ہوئے کھر سے اس گئو کی پردکشنا[14] کرے۔

(۱۹) اس گئو کو ایک باتر میں جل پینے کو دیوے[15]۔

---

[1] پوس مہینے کی پورنماشی [2] آٹھویں تاریخ [3] گائے کے گوشت سے یگیہ کرے۔ [4] جانب مشرق [5] کام شروع کرے [6] مذکورہ بالا [7] استرا [8] گھی [9] حسب ضرورت [10] بلاواسطہ [11] محبت کے ساتھ [12] قابل خدمت [13] ذبیحہ گائے [14] طواف [15] برتن۔

(۲۰) پینے سے جو پانی بچے اس میں "آتم دیوے بھیو ہوی،، اس منتر کو پڑھ کر اس گئو کے ادھو بھاگ کو سینچے۔

(۲۱) انتر مارنے کے لئے پرشستت (تیار) ریتوک گن اس گئو کو اگنی کے اُتر لا کر کاٹ ڈالیں

(۲۲) یدی دیو کارن نمت گئو ماری جاوے تو پشو کا مستک پورب دشا میں رکھے اور چاروں پیر اُتر کی اور رکھے۔

(۲۳) اور یدی پتری کاریہ کے لئے گو بدھ ہو تو پشو کا مستک دکشن دشا میں اور اس کے پیر سب پشچم اور رکھے۔

(۲۴) اُکت گئو مارے جانے پر "دریت پشو،، منتر سے آجیہ ہوم کرے۔

(۲۵) الیوم (لیوں) اس سمے یجمان کی استری جل سے اس کے کٹے ہوئے شیر والی گئو کے نیتر آدی اندری اچھے پرکار دھو دے (ماتھے میں نیتر آدی سات - چار ستن نابھی - گٹی ولیش - گو دھیہ ولیش یہ ۱۴ استھان ہیں)

(۲۶) نابھی کے سمیپ پو ترد وے چھپا کر لو مانو سرن کرم سے کشر سے نمن گامی چالن سے کاٹ کر اس میں سے وپا نکالے۔

(۲۷) اور نکالی ہوئی وپا کو شاکھا و شاکھا نامک پلاش کی لکڑی کا بنا ہوا ڈھکن کے آدھار پر رکھ کر جل سے سامانیہ روپ سے دھو کر اگنی سے سِدھ کرے۔

(۲۸) ادھر اس گئو کے نابھی کے سمیپ سے کاٹ کر۔ میدنکال اس گئو کے چمڑا نکالنے کی آگیا کرے

(۲۹) اس وپا کے تیار ہونے پر اس میں گھی کا ڈھار دے کر اسے اگنی کے اُتر بھاگ میں اتار کر رکھے اور پُنہ اُس میں گھی کا ڈھار دیوے۔

(۳۰) پرنتو چمڑا چھڑاتے سمے ایسا نہ ہو کہ اگنی کے آگے ہو کر ادھر ادھر جاوے

(۳۱) انتر اس آگ میں پکی وپا جو ٹھنڈے کے کارن جم جائیگی اسے کستھائی پاک کی ریتی سے یا سوشٹ کرت کی ریتی سے چاقو سے کاٹ کر اس میں سے لے کر ورانند کائے اسوا ہا،، اس منتر سے ہوم کرے وغیرہ - اس سے آگے بائیں جانگھ اور کلوم (پھیپھڑے) چھوڑ کر سب اعضاء سے ٹکرا ٹکرا کر کے گوشت پلئے بائیں جانگھ ساوی ہی (انوشٹکا) نیتو ہار میں استعمال کے لئے رکھے اسی ایک آگ میں دا، دون جیر وکا اور مانس چیرد، یہ دونوں چرو پکا دے وغیرہ مفصل بیان کیا گیا ہے اس سے زیادہ خلاصہ اور کیا ہو سکتا ہے؟ حسب مسٹر ہارمین اولڈ نبرگ نے بھی ایسا ہی ترجمہ کیا ہے جسکو پروفیسر الف میکسمولر صاحب

نے شایع کیا ہے دیکھئے صفحہ ۹۸ - بخوف طوالت اصل عبارت درج نہیں کی جا سکتی

(۱۸) وششٹھ سمرتی میں لکھا ہے کہ گلے اور بیل عقل بڑھانے والے ہیں۔

(۲۰) گوبھل گرہیہ سوتر کے ہندی بھاشا ترجمہ کے مترجم اسے نارائن سنگھ ورما جی نے تمہید میں لکھا ہے کہ۔

"مدھوپرک میں پشو گھات کرنا ہوتی تھی وہ کچھ ایوگیہ نہیں سمجھی جاتی تھی یدی اپی سمرتی میں اس طرح پکش بھی لکھا ہے کنتو جو لوگ مانس بھکشی تھے وے اس (تیاگ پکش) کو پسند نہیں کرتے مانس ہی کا دینا اور کھانا اتیتھی کا سنکار سمجھتے تھے ستھران مانس بھکشیوں کے لئے جہاں یوجیہ اور یوجک دونوں مانس بھکشی ہوتے وے مدھوپرک میں گوبدھ ہونا اچھا سمجھتے اور جو لوگ مانس بھکشن سے نورت تھے وے اس طرح ارتھات مدھوپرک کے سمے گئو کا بدھ نہ کرکے تیاگ ہی کو اتم سمجھتے۔ اسی بات کا آبھاس مہاکوی بھوبھوتی نے اپنے اتر رام چرت ناٹک میں دکھایا ہے۔ استو۔ یدی ایسا کہو کہ مانس بھکشی بھی لوگ مدھوپرک میں گوبدھ کرتے تھے یہ بھی نہیں۔ بہت لوگ "اگھنیا" نام کی لاج کرتے کنتو "امانسو مدھوپرکو نہ بھوتی" اس بات کے پالن ارتھ بکرے کا مانس اوشیہ بھکشن کرتے تھے۔ اسلئے مہوکشم وا مہاجم وا" کیمان سمرتی میں یاگیہ ولکیہ نے گوبدھ سے نورت لوگوں کے لئے "مہاجم اسیوے بکری کا بدھ بھی لکھا ہے"۔ گوبھل سوتر پر مسٹر ہارمین اولڈنبرگ صاحب نے بھی انگریزی میں ایسا ہی ترجمہ کیا ہے دیکھئے صفحہ ۲۵۶

(۲۱) برہن نارد سمرتی میں لکھا ہے کہ حسب ذیل باتیں کلجگ میں منع ہیں جس کا مطلب بھی ہے کہ یہ باتیں دواپر ترتیا اور ست جگ میں مباح اور جائز تھیں۔

"दत्ताक्षतायाः कन्यायाः पुनर्दानं परस्य च। दीर्घकालं
ब्रह्मचर्यं नरमेधाश्वमेधकौ॥ महाप्रस्थान गमनं गो-
मेधश्च तथा मखाः। इमान् धर्मान् कलियुगे वर्ज्यानाहुर्मनीषिणः॥"

ترجمہ ہندی او پنڈت جوالا پرشاد

بشر۔ دو بر کے سنگ رہت دواہی کنیا کو پھر بیاہنا بہت کال تک برہمچریہ۔ نرمیدھ اور اشومیدھ یگیہ مہاپرستھان (آگی دور) گمن گومیدھ یگیہ اتنے کارج بدہی مانوں نے کلجگ میں ورجت کئے ہیں۔

(۲۲) ہیمادری میں برہم پران کے حوالہ سے لکھا ہے۔ کہ

गोत्रान्मातः सपिंडाच्च विवाहो गोबधस्तथा।
नराश्वमेधौ मद्यं च कलौ वर्ज्यं द्विजातिभिः॥

ترجمہ از پنڈت جوالا پرشاد مشر جی ہیمادری مین برہم پران کا لیکھ ہے کہ ماتا کے سپنڈ اور گوتر سے وواہ گو ورشسن (گائے کا مارنا) نرمیدھ - اشومیدھ اور مدیہ (شراب) یہہ سب کلجگ مین ورجانیون گو تیاگنی جاہیے ۔"

(۶۵) کملاکر بھٹ کی تصنیف نرنے سندھو پرچھید - ۳ - صفحہ ۲۸۱ پر بھی لکھا ہوا ہے کہ

"अग्निहोत्रं गवालंभं सन्यासं पल पैतृकम्।
देवराच्च सुतोत्पत्ति: कलौ पाच विवर्जयेत्॥

ترجمہ از پنڈت جوالا پرشاد مشر جی دو اگنی ہوتر - گوالمبھ (گائے کی قربانی) سنیاس ماس کی پنڈ - دیور سے پتر کی اتپتی یہہ پانچ وکت (مذکورہ بالا) کلجگ مین ورجت (ممنوع) ہین ۔"

(۶۶) ادھیاتم رامائن اتر کانڈ سرگ اشلوک ۱۲ ترجمہ پنڈت رام سروپ شرما مین لکھا ہوا ہے کہ

दृष्ट्वा रामो मुनीन् शीघ्रं प्रत्युत्थाय कृताञ्जलि:
पाद्यार्घ्यादिभिरापूज्य गां निवेद्य यथा विधि॥१२॥

ترجمہ: پنڈت رام سروپ شرما - شری رام چندر جی منیون کو آتا ہوا دیکھکر شیگھر (جلدی) ہی کھڑے ہو گئے اور ہاتھ جوڑکر پادیہ ارگھ آدی - سامگریون سے انکا پوجن کیا اور شاستر وکت ودھی (حسب الحکم شاستر) سے مدھوپرک کے نمت (مہمان نوازی کیلئے) گو دی ۔

اسپر پنڈت رام درمایون سنسکرت مین ٹیکا کرتے ہین ۔

"गां मधुपर्कार्थं
वृषभं च 'महोक्षं वा महाजं वा श्रोत्रियायोपकल्पयेत्' इतिस्मृते: ॥१२

یعنی مدھوپرک کے لئے گائے یا بیل (دیوے) اور بڑے بیل یا بڑے بکرے کو مہمان برہمن کے لئے دیوے یہہ بات سمرتی یعنی دھرم شاستر مین پائی جاتی ہے اس سے یہہ بات مشکوک رہجاتی ہے کہ شری رام چندر جی مہاراج نے وہ گائے وہ گائے منیون کو دودھ دہی اور گھی کھانے کیلئے دان کی یا مار کھانے کیلئے لیکن اگر اشولاین گرہیہ سوتر ادھیائے اکنڈ کا

"नामांसो मधुपर्को भवति"

"کہ مدھوپرک بغیر گوشت کھلائے سن ہوتا ہے تب دوسرے ہی معنی لینے پڑینگے ۔

(۶۷) یہہ بات دیکھنے کیلئے کہ شری رامچندر جی مہاراج خود بھی گوشت کھاتے تھے یا نہین انکے حالات پر لکھی ہوئی مشہور سنسکرت تواریخ رامائن "مصنفہ مہرشی والمیک" مین لکھا ہوا ہے

शुद्ध बाणा हतांस्तत्र मेध्यान् कृष्णा मृगान् दश। राशीकृतान्
शुष्यमानन्यान काञ्चन काञ्चना।३४। तद दृष्ट्वा कर्मसौमित्रे

आता प्रीतो भवन्तदा॥क्रियं तां बलयध्वेति रामः सीताम
धान्वशात।३४।अग्रं प्रदाय भूतेभ्यः सीताथ वरवर्णिनी॥
तयोरूपादद्दे भ्रात्रोर्मधुमांसं च तद्‌ भृशाम्।३६।तयो स्तर्पि
मर्थोत्पाद्य वीरयोः कृत शौचयोः॥विधिवज्जानकी पश्चाद्य
क्रे सा प्राण धारणम्।३७।शिष्टं मांसं निकृष्ट यच्छेषशायावक
ल्पितम्।तद्राम वचनात्सीता काकेभ्यः पर्य रक्षत॥३८।

ترجمہ پنڈت جوالا پرشاد صفحہ ۲۲۶ "اُس سمہ بان سے مارے ہوئے درس پوتر
کالے مرگ اچھی پرکار سے سکھائے ہوئے آگنی میں پکوئے ہوئے لکشمن جی نے تیار
کر رکھے تھے اور انیک وستو تیار کر لی تھیں۔ ۳۴۔ بھائی بھ کاریہ دیکھ کر (شری)
رام چندر جی مہاراج بہت پرسن ہوئے اور جانکی جی سے بولے کہ اب بلی کرم کرنا
اچت ہے۔ ۳۵۔

سندر مہارانی جانکی جی پرتھم پرانیوں کے نمت بلی پردان کر کے پیچھے دونوں
بھراتاؤں کو وہ شہد اور مانس دیتی ہوئی۔ ۳۶۔

جب وہ دونوں بھائی جہاں ویر بھوجن کر کا آدی کر کے پوتر ہوئے پیچھے جانکی
جی نے آپ بھی کچھ تھوڑا سا بھوجن کیا۔ ۳۷۔

باقی جو کنشٹ مانس بچ رہا وہ کھانے کو رکھ دیا اور (شری) رام کے کہنے سے جانکی
کووں سے اُسکی رکشا کرنے لگی۔ ۳۸۔

(۴۸) بالمیکی رامائن (اجودھیا کانڈ سرگ ۵۶ شلوک ۲۲ تا ۳۰ صفحہ ۵۸۴) سے بھی
ثابت ہوتا ہے کہ شری رام چندر جی مہاراج نے حیوانی قربانی کی تھی جیسا کہ لکھا ہے

ऐणेयं मांसमाहृत्य शालां यक्ष्यामहे वयम्।कर्त्तव्यं वास्तु शमनं
सौमित्रे चिरजीविभिः।२२। मृगं हत्वान यक्षिप्रं लक्ष्मणेह शुभेक्षण।
कर्त्तव्यः शास्त्र दृष्टो हि विधिर्धर्म मनुस्मर।२३। भ्रातुर्वचनमाज्ञाय
लक्ष्मणः परवीरहा॥२४॥ चकारच यथोक्तं हि तं रामः पुन
रब्रवीत्। ऐणेयं श्रपयस्वैत च्छालां यक्ष्यामहे वयम्।२५॥
त्वर सौम्य मुहूर्त्तोयं ध्रुवश्च दिवसो ह्ययम्। स लक्ष्मणः
कृष्ण मृगं हत्वा मेध्यं प्रतापवान्।२६।अथ चिक्षेप
सौमित्रिः समिद्धे जात वेदसि। तत्तु पक्वं समाज्ञाय निष्टप्तं
छिन्न शोणितम्॥२७॥ लक्ष्मणः पुरुषव्याघ्रमथ राघव मब्रवीत्।
अयं सर्वः समस्तांगः श्रितः कृष्ण मृगो मया॥२८॥ देवता देव

जपको विद: ॥२धा संग्रहे शाकरोत्सर्वान् सत्राबसानिकान्।
इष्टा देवगणान् सर्वान् विवेशावसथं शुचि: ॥३०॥

ترجمہ ستیارتھی از پنڈت جوالا پرشاد مشرجی - دور امچندرجی ایک چت سے سیوا کریں
چت دیئے لکشمن جی سے بولے ہے سومتر ے! ہم ہرن کا مانس لا کر ورن شالا
او مصنف شاستری دیوتا کی پوجا کرینگے - ۲۲
کیونکہ جو لوگ بہت دن جینا چاہتے ہیں انکو چاہئے کہ کسی گرہ کی پوجا کئے بنا اسمیں
نہ رہیں - ہے بریہ درشن! اس سمہ تم جلدی سے مرگ بادھ کر کے یہان لے آؤ
۲۳ - سمرن کرکے دیکھو کہ شاستر میں جو نیم لکھے ہیں انکو بیچار تی سے پالن کرنا اچت ہے
مہابلوان لکشمن جی بھیراتا کہا گیا سے مرگ لے آئے ۲۴
تب رامچندرجی نے پھر انسے کہا کہ تم اس مرگ کے مانس کو راندھو کہ ہم وا سئو
پوجا کرونگا ۲۵ - ہے سومیہ! دھرو لوگ ورتمان ہے اور یہ مہورت بھی بہت
شبھ کام دینے والا ہے ات ایو اس کاریہ میں جلدی کرو - ۲۶ -
تب پرتاپ شالی لکشمن جی نے یگی کالی مرگ کو بادھ کرکے اسے جلتی ہوئی آگ میں
جھوڑ دیا جب وہ خوب پک گیا اور رُدھر کا بہنا اسمیں سے بند ہوا ۲۷ -
تب لکشمن جی نے پرسن نشر تیت شری رامچندرجی سے کہا کہ میں نے اس سرو کام سا
دھن کر نیوالے کا لے مرگون کے انگ پرتی انگون کے سہت پکایا - ۲۸ -
دیوتاؤن کے سمان آپ یگیہ کرینگے کاریہ بھلی بھانتی جانتے ہیں سو اس کے
دیوتاؤن کی پرسنتا کے لئے یگیہ کیجئے تب وہ امت تیج دھاری گنوان جپ
کرنے میں چتر رامچندرجی نہا کر سیت چت ہو سنکلپ سے یگیہ کو سماپت کرنے
کے کارن سب منترون کو پڑھتے ہوئے پھر پوتر تائی سے دیوتاؤن کی پوجا
کرکے پیرن شالا میں پرویش کرتے ہوئے ۲۹ - ۳۰ -
(۲۹ لہ ۲) گو بھل گریہ سوتر کے چوتھے پرپاٹھک کے ساتوین کھنڈ ۱۷ تا ۱۹ کنڈکا
میں بھی واستو یاگ کا بیان پایا جاتا ہے
"मध्येऽग्निमुपसमाधाय कृष्णा
या गवा यजेताजेन वा श्वेतेन सपायसम्भ्यां पायसेन वा॥"
اسپر پنڈت ستیہ ورت سام شرمی جی یون سنسکرت میں ٹیکا کرتے ہیں
'मध्ये वास्तु भवनस्य' 'अग्निम्' 'उपसमाधाय' पूर्वोक्त
विधिना प्रज्वाल्य 'कृष्णा . या गवा' कृष्णा या:गो: मांसादि
ना यजेत' इति प्रथम: कल्प:। श्वेतेन अजेन वा यजेत

द्वितीयः। 'सपायसाभ्याम' गोऽजाभ्याम, पायसेनच गोऽजयोरन्यतरेण चेति तृतीयः। 'पायसेन' पायस मात्रेणैव 'वा' इत्यष्टमः कल्पः॥२६-२६॥

اسپر اُدے نارائن سنگھ درماجی نے حسب ذیل بھاشی ترجمہ کیا ہے

"وہ واستو بھومی پر آگ جلا کر کالی گئو کے مانس آدمی سے یاگ کرے۔ سفید چھاگ کے مانس دوارا بھی یہ یاگ ہو سکتا ہے۔ کالی گئو کا مانس یا سفید چھاگ کے مانس کے ساتھ یدی پائس ہو تو اور بھی اُتم ہو۔ نہ ہو تو کیول پائس ہی سے یاگ کرے ۱۶-۱۹"

نوٹ۔ صرف کھیر کے یاگ کو ٹیکا کار نے نچلے درجہ کا بتلایا ہے۔

اسپر پروفیسر ہارمین اولڈنبرگ صاحب نے بھی حسب ذیل۔ انگریزی ترجمہ کیا ہے۔ دیکھئے صفحہ ۱۲۶

(27) "*Let him put wood on the fire in the middle of the house and sacrifice a black cow.*

(28) *Or a white goat.*

(29) *(The one or the other) together with milk rice.*

(30) *Or only milk-rice.*

(۵۰) وششٹھ سمرتی ادھیائے ۱۴ شلوک ۴۳ میں بھی گائے اور بیل دونو کو قربانی کے لایق مانا گیا ہے

"धेन्वनडुहौ मेध्यौ वाजसनेयके विज्ञायेते"

ترجمہ از پنڈت بھیم سین شرما۔ "دودھ دینے والی گئو بیل میدھیہ نام میدھ کے لائق ہیں ایسا واج سنیئے شرتی سے جانا جاتا ہے"۔ ۴۳۔

جارج بوہلر صاحب بھی اپنے انگریزی ترجمہ صفحہ ۷۱ پر لکھتے ہیں کہ:-

"(46) *It is declared in the Vagasoneyaka that (the flesh of) milch cows & oxen is fit for offerings.*"

(۵۱) آپستمبیہ دھرم سوتر پرشن ۱ پٹل ۵ کنڈکا ۱۷ سوتر ۳۰ و ۳۱ میں لکھا ہے۔

धेन्वनडुहार्भक्ष्यम् ॥३०॥

मेध्यमानडुहमिति वाजसनेयकम् ॥३१॥

ان سوتروں پر پنڈت ہردت جی ٹیکا کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

---

۱ گوشت ۲ ہوم ۳ بکرا ۴ ذریعہ ۵ اگر ۶ کھیر ۷ عمدہ ۸ صرف

"धेन्वनडुहोर्मांसं भक्ष्यम्। गोः प्रतिषेधस्य प्रतिप्रसवः" ३०

"धेन्वनडुहो मांसं भक्ष्यम्। किं तर्हि। मेध्यमपीति आनडुहं मांसं न केवलं भक्ष्यम्।

वाजसनेयिनः समामनन्ति" ॥३१॥

ترجمہ ۔ دودھ دینے والی گائے (دھینو) اور بیل کا گوشت قابل طعام ہے واج سنیو لنکا عقیدہ ہے کہ بیل کا گوشت صرف کہانے کی قابل ہے ایسا ہی نہین بلکہ بیل کا گوشت قربانی کے قابل بھی ہے جارج بہلر صاحب بھی اپنے انگریزی ترجمہ صفحہ ۶۴ پر لکھتے ہین کہ :۔

"(30) (But the meat of) milch cows and oxen may be eaten. (31) The Vagasanayka declares 'bull's flesh is fit for offering.'"

(۵۲) یہ بات پہلے بتلائی جا چکی ہے کہ مدہوپرک مین مہمان نوازی کے لیئے گائے بڑا بیل یا بڑا بکرا دیا جاتا تھا اسی لیئے مہمان کا ایک نام گوگھن یعنی گائے کو مارنے والا بھی لکھا چنانچہ نرکت پوروانشک ادھیائے ۴ پاد ا کھنڈ ۲ کے سنسکرت ترجمہ کے نیچے فٹ نوٹ مین لکھا ہوا ہے کہ

"अत एवातिथिर्गोघ्न उच्यते"

یعنی اسی لیئے مہمان گائیکو مارنے والا (گوگھن) کہلاتا ہے ۔

(۵۳) وشنو پران سنسکرت تیسرا انش ادھیائے ۱۶ اشلوک ا تا ۳ مین لکھا ہوا ہے

"और्व उवाच॥ हविष्यं मत्स्य मांसैस्तु शशस्य नकुलस्य च। सौकरच्छागलैणेयरौरवै र्गवयेन च॥१॥ औरभ्र गव्यैश्च तथा मास वृद्ध्या पितामहाः। प्रयान्ति तृप्तिं मांसैस्तु नित्यं वार्ध्रीणसामिषैः॥२॥ खड्ग मांसमतीवात्र कालशाकं तथा मधु। शस्तानि कर्मण्यत्यन्त तृप्तिदानि नरेश्वर॥३॥

ترجمہ ہندی وشنو پران مطبوعہ بنگ باسی صفحہ ۲۱۲ و ۲۱۳ پر لیا کے شرادھ کے بیان مین لکھا ہوا ہے کہ

"اورو بولے شرادھ کے دن براہمنون کو ہوشیہ بھوجن کرانے سے پتر لوگ ایک مہینے تک بری تریت رہتے ہین مچھلی دینے سے دو مہینے تک خرگوش کے مانس سے تین مہینے نیولے کے مانس سے چار مہینے ۔ سوکر (سور) مانس سے پانچ مہینے بکری کے مانس سے چھ مہینے ۔ ایں مانس سے سات مہینے رورو مانس سے آٹھ گویہ مانس سے ۔ نو مینڈھے کے مانس سے دس اور گو مانس سے گیارہ مہینے تک پتری گن ۔ بری تریت رہتے ہیں پرنتو بدھی وارد ھرینس مانس دیا جاوے تو پتر لوگ ہمیشہ تریت رہتے ہین" ۔ ہے

[illegible]

ہو راجن! گنڈے کا مانس کرشن شاک اور مدھو یہ دسلتوین شرادھ کرم میں بہت ہی
تریپت کرتے ہیں شتریشٹ تریتی دائک ہین "سنسکرت ترجمہ میں لکھا ہے

"मांस प्राय
یعنی مانس کا ذکر۔ पाठात् गव्य मांसमेवेत्यन्ये" بعض
ہونے سے گائے کا گوشت مراد لیتے ہیں

(۵۵) متسیہ پران ادھیائے ۱۷ میں وشنو بھگوان کے حکم کے بموجب سوت جی فرماتے ہیں کہ:

"अन्नं तु सदधिक्षीरं गोघृतं शर्करान्वितम्। मासं प्रीणाति
वै सर्वान् पितृन्नित्याह केशव:॥३०॥ द्वौ मासौ मत्स्य मांसेन
त्रीन् मासान् हारिणेन तु। औरभ्रेणाथ चतुर: शाकुनेनाथ
पंच वै॥३१॥ षण्मासांश्छागमांसेन तृप्यन्ति पितरस्तथा।
सप्त पार्षतमांसेन तथा ष्टावैणजेन तु॥३२॥ दश मासां
स्तु तृप्यन्ति वराह महिषामिषै:। शश कूर्मज मांसेन तु
एकादशैव तु।३३। संवत्सरं तु गव्येन पयसा पायसेन च। रौरवेण
च तृप्यन्ति मासान् पंचदशैव तु।३४। व्याघ्र्या सिंहस्य
मांसेन तृप्ति द्वादश वार्षिकी। कालशाकेन चानंता खड्ग मांसेन
चैव हि।३५॥ (ترجمہ ہندی از پنڈت کالیچرن اور پنڈت وسی رام صاحبان۔)

دہی۔ دودھ گھرت کھانڈ انہوں سے کیشو ان کا بھوجن کرانے سے ہر ایک مہینے تک
تریپت رہتے ہیں۔۳۰ اور مچھلی کے
مانس سے دو مہینے تک۔ ہرن کے مانس سے تین مہینے تک۔ اور بھیڑ اور تمام پرندوں
کے مانس سے چار مہینے تک۔ پکشیوں کے مانس سے پانچ مہینے تک۔۳۱۔
بکری کے مانس سے چھ مہینے تک سندون ہرن کے مانس سے سات مہینے ایک ایک سنگھیلے
ہرن کے مانس سے آٹھ مہینے تک ۳۲ بھیڑ اور سنگھ انکے مانس سے ۱۲ برس تک
کال شاک جیوا اور گینڈو کے مانس سے انت برسوں تک پتر تریپت رہتے ہیں"۳۵۔

(۵۵) شرادھ وویک مطبوعہ لکشمی وینکٹیشور پریس بمبئی سمت ۱۹۶۲ بکرمی کے چھٹے پرچھید میں
گینڈا۔ بکرا۔ لال بکرا۔ گودھا۔ ہرن۔ کالا ہرن۔ داغدار ہرن شنبو نامی ہرن بھیڑ یا
خرگوش۔ کچھوا۔ جنگلی سور۔ لمبے کانوں والا سفید بوڑھا۔ بکرا دھر نس نامی بکرا تیتر
بطخ۔ جنگلی۔ کر ت۔ کالی گردن سرخ اور سفید پروں والا۔ دھر نس نامی پرندہ
مہار شلک روہت راجیو سعا چھین سفید شلک وغیرہ مچھلیوں کا گوشت شرادھ میں قابل طعام لکھا ہے

بھی بیٹے ہوئے اناج بھی کی گوشت پرندوں نامی سور خرگوش ۔۔۔

(۵۶) منوسمرتی ادھیائے ۳ شلوک ۲۶۸ تا ۲۷۲ میں بھی شرادھ میں مختلف جیوانونکا گوشت دینے کا حکم پایا جاتا ہے جیسا:-

मासौ मत्स्य मांसेन त्रीन्मासान् हारिणेन तु।
औरभ्रेणाथ चतुरः शाकुनेनाथ पंच वै॥२६८॥ षण्मासांश्छागमांसेन पार्षतेन च सप्त वै। अष्टावैणस्य मांसेन रौरवेण नवैव तु॥२६९॥ दश मासांस्तु तृप्यन्ति वराहमहिषामिषैः। शशकूर्मयोस्तु मांसेन मासानेकादशैव तु॥२७०॥ संवत्सरं तु गव्येन पयसा पायसेन च। वार्ध्रीणसस्य मांसेन तृप्तिर्द्वादशवार्षिकी॥२७१॥ कालशाकं महाशल्काः खड्गलोहामिषं मधु।
आनन्त्यायैव कल्प्यन्ते मुन्यन्नानि च सर्वशः॥२७२॥

ترجمہ مچھلی کے گوشت سے دو مہینے تک ہرن کے گوشت سے تین تک اور میڈھا کے گوشت سے چار اور پرندوں کے گوشت سے پانچ۔ بکرے کے گوشت سے چھ مہینے داغدار ہرن کے گوشت سے سات مہینے این نامی ہرن کے گوشت سے آٹھ مہینے اور رورو ہرن کے گوشت سے نو مہینے تک پتر تریپت رہتے ہیں۔ جنگلی سور اور بھینسے کے گوشت سے دس مہینے تک اور خرگوش اور کچھوا ان کے گوشت سے گیارہ مہینے تک پتر سیر رہتے ہیں۔ ۲۷۰ گائے کے دودھ اور کھیر سے ایک برس تک ترپتی ہوتی ہے اور وارد ھرینس (لمبے کان والے سفید رنگ والے بوڑھے بکرے) کے گوشت سے بارہ برس تک۔ ۲۷۱ کال شاک اور مہا شلک نامی مچھلی گینڈے اور لال رنگ بکرے کا گوشت شہد اور منیوں کا اناج یہ سب بے حد سیری دیتے ہیں۔ ۲۷۲

(۵۷) یاگیہ ولکیہ سمرتی ادھیائے ا پرکرن ۱۰ شلوک ۲۵۸ تا ۲۶۱ صفحہ ۵۲ مطبوعہ نرنے ساگر پریس بمبی سمت ۱۹۱۶ بکرمی

हविष्यान्नेन वै मासं पायसेन तु वत्सरम्।
मात्स्यहारिणकौरभ्रशाकुनच्छागपार्षतैः॥२५८॥ ऐणरौरववाराह-
शाशैर्मांसैर्यथाक्रमम्। मासवृद्ध्याभितृप्यन्ति दत्तैरिह पितामहाः॥२५९॥
खड्गामिषं महाशल्कं मधु मुन्यन्नमेव च। लोहामिषं महाशाकं
मांसं वार्ध्रीणसस्य च॥२६०॥ यद्ददाति गयास्थश्च सर्वमानन्त्यम-
श्नुते। तथा वर्षात्रयोदश्यां मघासु च विशेषतः॥२६१॥

ترجمہ۔ تل۔ جو اور دھان وغیرہ سے براہمنوں کو بھوجن کرا دے تو پتروں کی ترپتی ایک مہینے تک رہتی ہے کھیر کھلانے سے ایک برس تک سیری رہتی ہے اور مچھلی۔ لال ہرن۔ مینڈھا پرند بکرا داغدار ہرن۔ کالا ہرن جنگلی سور۔ خرگوش انکے گوشت کھلانے سے۔ علی الترتیب ایک مہینہ زیادہ تک پتروں کی ترپتی رہتی ہے اور گینڈے کا گوشت۔ مہا سک مچھلی کا گوشت شہد منیوں کا اناج۔ لال بکرے کا گوشت کالا ساگ۔ بوڑھے سفید رنگ والے بکرے کا

گوشت انکو جو پتروں کیواسطے دیتا ہے اور گیا مین جو کچھ پتروں کے واسطے دیا جاتا ہے
وہ سب لازوال فایدہ مند ہوجاتا ہے۔ اور جو بہادوں مہینے کی ۱۳ تاریخ کے دن یا
مگھا نکشتر والی اس تریودشی (تیرھوین تاریخ) مین پتروں کے واسطے دیا جاتا ہے وہ سب
بھی فایدہ مند ہوجاتا ہے

(۵۸) آپستمبی دھرم سوتر پرشن ۲ پٹل، کنڈکا ۱۶ سوتر ۲۶-۲۷-۲۹- وکنڈکا ۱۷ سوتر ۱-۲
۳ مین بھی گائے وغیرہ جیوانوں کے گوشت سے خاص خاص وقت تک پتروں کی ترپتی بیان
کیگئی ہے جیسا کہ

संवत्सरं गव्येन प्रीतिः।२६। भूयांसमतो माहिषेण।२७।
एतेन ग्राम्यारण्यानां पशूनां मांसं मेध्यम व्याख्यातम्।२८।
खड्गोपस्तरेण खड्ग मांसेनानन्त्यं कालम्॥१॥
तथा शत बले र्मत्स्यस्य मांसेन॥२॥ वार्ध्रीणसस्य च॥३॥ १६

ترجمہ گائے کے گوشت سے ایک برس تک پتر سیر رہتے ہین۔ ۲۶۔
بھینسے کے گوشت سے زیادہ دیر تک پتر ترپت (سیر) رہتے ہین۔ ۲۷ اور دیہاتی
بکرا وغیرہ اور جنگلی خرگوش وغیرہ جانوروں کا گوشت قابل قربانی کہا ہے۔ ۲۹۔
گینڈے کے چمڑے کے آسن پر بیٹھے ہوے براہمنوں کو گینڈے کا گوشت کھلانے سے بے حد
وقت تک پتروں کی ترپتی رہتی ہے۔ ۱۔
شت بلی نامی مچھلی کے گوشت سے بھی بیحد وقت تک پتروں کی ترپتی رہتی ہے۔ ۲۔
واردھرینس (لمبے کان اور سفید رنگ والے بکرے) کے گوشت سے بھی بیحد وقت تک
پتروں کی ترپتی رہتی ہے۔ ۳۔

سوتر ۲۶ مین गव्येन لفظ کا ترجمہ کرتے ہوے ٹیکا ر پنڈت ہردت جی
مہاراج لکھتے ہین کہ
"उत्तरात्र मांस ग्रहणादिहापि मांसस्यैव
ग्रहणम्" ॥२६॥

یعنی مانس کا ذکر آگے پیچھے موجود ہونے سے یہان بھی (گائیکا) گوشت ہی مراد ہے
گنتو ٹیکا مین بھی گویہ مانس کا ترجمہ گائے کا گوشت ہی کیا گیا ہے
جارج بہلر صاحب بھی آپستمب دھرم سوتروں کے انگریزی ترجمہ مین گائیکا گوشت ترجمہ
کرتے ہین ثبوت کے لئے دیکھئے صفحہ ۱۴۲

"(26) Beef satisfies (the manes) for a year."

(۵۹) شنکھ سمرتی ادھیائے ۱۴ اشلوک ۲۶ مین بھی شرادھ مین جیوانوں کے گوشت برہمنوں کو

کال شاکں مہا شلکا ماسں واردھری ناس کھلانیکا ذکر موجود ہے جیسا کہ
काल शाकं महा शल्का मांसं वार्ध्रीणस-
स्यच। खड्ग मांस तथानन्तं यमः प्रोवाच, धर्मवित्॥
ترجمہ از پنڈت بھیم سین شرما ،، رتو (موسم) کا شاک (ساگ) مہا شلک نامی مچھلی وار دھرینس ادھک قبے کانون والے بکریکا انس گینڈا کا مانس انکو یم راج نے شرادھ مین اننت پھل دینے والے کہا ہے " - ۲۶ -

(۲۰) وششٹھ سمرتی ادھیائے ۱۱ شلوک ۳۶ و ۳۷ مین بھی لکھا ہوا ہے کہ

पिता पितामहश्चैव तथैव प्रपितामहः। उपासते सुतं जातं
शकुन्ता इव पिप्पलम्॥३६॥ मधुमांसैश्च पयसा पायसेन वा
एषं नो दास्यति श्राद्धे वर्षासु च मघासु च ॥३७॥

ترجمہ از پنڈت بھیم سین شرما دو پتا - پتامہ - پرپتامہ یہ تینون اتپن ہوئے پتر کے نزدیک رہتے ہوئے ایسے ہی باٹ دیکھتے ہین کہ جیسے پیپل آدی درختون پر رہتے ہوئے پکشی لگنے والے پھلون کی آشا رکھتے ہیں کہ شہد مانس شاک دودھ کھیر وا کھو وا سے یہہ سنتان ہمارے لیئے برسات مین شرادھ کریگا اور ترئودشی کو ورشا رتو کے مگھا نکشتر مین دیا شرادھ وشیش سنتوش جنک ہوتا ہے ۳۶-۳۷ "

(۲۱) گوتم سمرتی ادھیائے ۱۵ شلوک ۱ مین بھی شرادھ مین گوشت کھلانے کا حکم ہے
मत्स्य हरिण रुरु शश कूर्म वराह मेष मांसैः संवत्सरं गव्य पयः पाय-
सैर्द्वादश वर्षाणि वार्ध्रीणसेन मांसेन काल शाक लोह खड्ग मांसै-
र्मधु मिश्रैश्चानन्त्यम्॥११॥
ترجمہ از پنڈت بھیم سین شرما دو مچھلی ہرن - روج - ششک (خرگوش) کچھوا - بھیسا اور بھیڑ ان کے مانس سے ایک برس تک گئو کے دودھ - پائیس (کھیر) اور بڑے بڑے کانون والے بکرے کے مانس سے بارہ برس تک اور رتو کے شاک - بکرا - گینڈا - انکے شہد ملے مانس کے پنڈون سے اننت کال پتروں کی ترپتی ہوتی ہے " - ۱۱ -

(۲۲) کاتیاین سمرتی مین لکھا ہوا ہے کہ :-

सप्त तावन्मूर्धन्यानि तथा स्तन चतुष्टयम्। नाभिः श्रोणिरपा-
पानं च गो स्रोतांसि चतुर्दश॥२॥ क्षुरमांसावदानार्थः कृत्स्ना-
स्विष्ट कृदावृता वपामादाय जुहुयात्तत्र मन्त्रं समापयेत्॥३॥

ترجمہ از بشارت بھیم سین جی شرما ۔ وہ گنو کے سر میں جو دہ چھدر ہوتے ہیں ۔ سات تو
اوپر سر میں چار نہ ٹھن ۔ ناجھی (ڈونڈے) یونی ۔ اور گدا ۔ ۲ ۔
ہانس کے ٹکڑے کرنے کیلئے چھرا ہوتا ہے ۔ برنڈ نان کے بعد کرم سے وپا کو لیکر سب
سو شنٹ کرت پر ینت ہوم کرے اور اس سے منتر کو سمابت کرے ارتھات پروہان
یاگ اور سو شنٹ کرت دونوں منتروں کو لا کر ایک ہی بار دیا کی آہوتی دیوے ۔ ۳۰ ۔ ۱۱
(۴۳) منتیہ بیان ادھیائے ۲۰ شلوک ۲ تا ۱۱

सूत उवाच। कौशिको नाम धर्मात्मा, कुरुक्षेत्रे महान् ऋषिः।
नामतः कर्मतस्तस्य सुतान् सप्त निबोधत॥२॥ स्वसृपः क्रोधनो
हिंस्रः पिशुनः कविरेव च। वाग्दुष्टः पितृवर्ती च गर्गशिष्यास्त
दाभवन्॥३॥ पितर्य्युपरते तेषामभूद्दुर्भिक्षमुल्वणम्। अना
वृष्टिश्च महती सर्वलोकभयङ्करी॥४॥ गर्गादेशाद्वने दोग्ध्री
रक्षन्ति ते तपोधना खादामः कपिलामेतां, वयं क्षुत्पीडिता
भृशम्॥५॥ इति चिन्तयतां पापं लघुः प्राह तदानुजः।
यद्यवश्यमियं वध्या श्राद्धरूपेण योज्यताम्॥६॥ श्राद्धे
नियोज्यमानेयं पापात्त्रास्यति नो ध्रुवम्। एवं कुर्वित्यनुज्ञातः
पितृवर्त्ती तदानुजैः॥७॥ चक्रे समाहितः श्राद्धमुपयुज्य च तां
पुनः द्वौ द्वौ देवे भ्रातरौ कृत्वा पित्र्ये त्रीनप्यनुक्रमात्॥८॥
तथैकमतिथिं कृत्वा श्राद्धः स्वयमेव तु। चकार मन्त्रवच्छ्राद्धं
स्मरन् पितृपरायणः॥९॥ विना गवा वत्सकोऽपि गुरवे विनिवेदितः।
व्याघ्रेण निहता धेनुर्वत्सोऽयं प्रतिगृह्यताम्॥१०॥ एवं सा भक्षिता
धेनुः सप्तभिस्तैस्तपोधनैः वैदिकं बलमाश्रित्य, क्रूरे कर्मणि निर्भयाः॥११॥

ترجمہ سوت جی بولے ۔ کوشک نام بڑے دھرماتما رشی کورو کشیتر میں رہتے تھے اور ان کے
سو سرپ کرودھن ہنسر پشون ۔ کوی وار دشٹ اور پتری ورتی ناموں والے اسم
بامسمی سات بیٹے تھے وہ ساتوں گرگ رشی کے مرید ہو گئے ۲ و ۳ ۔ اور ان کا باپ مر گیا
تب ایک مرتبہ بہت بھاری قحط پڑا اور بہت بھاری خوفناک خشک سالی پڑی ۴ ۔
گرگ رشی کے ارشاد سے یہ ساتوں جنگل میں جا دُگنی گائے کی حفاظت کرنے لگے حتیٰ کہ

دانہ نہ ملنے کے باعث بھوک سے تکلیف پانے لگے اور سوچنے لگے کہ اس کپلا گائیکو کہا جائیں۔ ۵

ایسا خیال کرتے ہی چھوٹا بھائی بولا کہ اگر اسکو مارنا ہی ہے تو اسکو شرادھ میں دو کیونکہ شرادھ میں دی ہوئی یہ گائے ہمکو گناہوں سے چھڑادیگی اسوقت اس بہتری ورتی نامی چھوٹے بھائی کی صلاح کو سب نے مان لیا۔

۷۔ تب اُسی نے بڑی ہوشیاری سے اُس گائیکو شرادھ میں لگایا اور دو بھائیوں کو دیوکرم میں لگایا تین کو پتری کرم میں۔ ۸۔ ایک کو مہمان بنایا اور خود شرادھ کرنے لگا اسطرح پتروں کی بھگتی سے تیار ہوکر منتروں کے طریقہ سے شرادھ کرنے لگا۔ ۹۔ اور بغیر گائے کے وہ بچھڑا گوروکے پاس لیگئے اور کہا کہ اس گائیکو کہا لیا ہے۔ ۱۰۔ اسطرح اون ساتوں نے اُس گائیکو کہا لیا اور وید مقدس کا سہارا لیکر بخوف ہو گئے۔ ۱۱۔

معزز ناظرین غور فرماویں کہ اگر شرادھ میں براہمنوں کو گائے دینے کا رواج نہ ہوتا تو ایسا کرنے سے عوام کو اپنے گناہوں کی تلافی و معافی کا اعتقاد کیوں ہوتا تو وہ گرگ رشی کے شاگرد اور کوشک نامی مہاتما رشی کے بیٹے کیوں شرادھ کا بہانا کرکے گائیکو مار کہاتے؟ نیز یہ بات کہ وید مقدس کا سہارا لیکر وہ بے خوف ہو گئے۔ ثابت کرتی ہے کہ ویدوں میں اسکی اجازت ہے۔

(۶۴) شو پران میں بھی یہ ذکر موجود ہے

(۶۵) منو سمرتی ادھیائے ۵۔ شلوک ۱۸۔

श्वाविधं शल्यकं गोधां खड्ग कूर्म शशांस्तथा।
भक्ष्यान्पञ्चनखेष्वाहुरनुष्ट्रांश्चैकतोदतः॥

ترجمہ۔ شواودھ (سیہہ) شلیک۔ گودھا۔ گینڈا۔ کچھوا۔ خرگوش پانچ ناخونوں والوں میں حلال ہیں اُونٹ کو چھوڑکر باقی ایک طرف دانت والے بھی۔

نوٹ۔ گائے بھی ایکطرف دانت رکھتی ہے۔ وہ سب ایک

(۶۶) وسشٹھ سنگھتا۔ ادھیائے ۱۴ مطبوعہ کلکتہ۔ صفحہ ۲۱ پر بھی لکھا ہے۔

"شواوِت شلک ششن (خرگوش) اور گودھا بھی کتنے ہی پنچ نکھ جو بھکشیہ ہیں۔ اُونٹ کو چھوڑکر اینتو دنت پشو بھکشنی ہیں مچھلیوں میں وہیہ۔ گویہ شنشومار۔ نکر کلیر۔ اور وکرت روپ سرپ سنیر شر مچھلیاں ابھکشیہ ہیں۔ گو۔ گویہ اور شربھ بھکشیہ نہیں لکھے ہیں! گاو اور بیل واج سینے کے مت میں بھکشیہ ہیں!"

(۶۷) وسشٹھ سنگتا ادھیائے ۴۔ مطبوعہ کلکتہ صفحہ ۷۔

دو بتری کاریہ دیو پوجا اور اتھتی ستکار کے لئے اپنو ہنسا کرے۔ منو نے لکھا ہے۔ مدھو پرک یگیہ۔ پتری کاریہ انہیں میں پشو ہنسا کرے اور دوسری کاریوں میں نہ کرے۔ براہمن یا کشتری ابھیاگت کیلئے مہا اوکشہ یا مہا چھاگ پکا دے۔ اسی پرکار انکے اتتھیہ کا نیم ہے"

(٦٨) مارکنڈے پران ادھیائے ٣٢ صفحہ ١١٤ پر بھی شرادھ میں گائے کا گوشت براہمنوں کو کھلانے کا ذکر ہے۔

"ور ہوشیہ ان دوارا وہ لوگ ایک مہینے تک ترپتی پاتے ہیں متسیہ مانس دوارا پتامہ گن کا دو مہینے ترپتی ہوتا ہے بھیڑ کے ہرن مانس تین مہینے انھیں سنتوش پردان کرتا ہے، ششک مانس دوارا چار مہینے انکا پوشن ہوتا ہے جنگلی مانس دوارا پانچ مہینے سوکر مانس دوارا نو مہینے اور گو یہ مانس دوارا دس مہینے پتری گن ترپتی پاتے ہیں اور پھر مانس ایکا دش مہینے پتری گن کو ترپتی پردان ہے۔ گویہ دگدھ اور پائس دوارا برس بھر انھیں ترپتی ملتی ہے گنڈار کا مانس۔ کال شاک مدھو۔ پتری دت آمش یا اپنے اپنے ولش اُبھو اور کسی ولیکی کا دیا ہوا مانس اور گوری شٹ۔ گیا شرادھ اسمیں سندیہ نہیں ان سب دوارا انھیں اننت ترپتی لابھ ہوتا ہے"

(٦٩) مارکنڈے پران ادھیائے ٣٥ صفحہ ١٢٤ مطبوعہ کلکتہ پر لکھا ہے۔ کہ:۔

"دو جاتیوں کے لئے شرادھ میں پتری دیوتا کا جو اوشٹ بچے وہ مانس اور یگیہ آدی میں پروکشت اور اوشدھ ارتھ آنیت مانس بھوجن دوشی نہیں ہے"

(٧٠) وشنو سمرتی ادھیائے ٥١ میں لکھا ہے کہ۔

وید منتر کے ذریعہ بغیر سنسکار کیا ہوا حیوان کبھی نہ کھاوے۔ مگر سناتن نیموں کے مطابق منتروں سے سنسکار کیا ہوا حیوان کھا سکتا ہے۔ خود برہما نے قربانی کیلئے ہی حیوان بنائے ہیں۔ یگیہ بھی عوام کے فائدہ کیلئے رکھے گئے ہیں۔ اسیلئے یگیہ میں۔ جو بدھ (قتل) ہوتا ہے اسکی گنتی قتل میں نہیں ہوتی گنتوان کا بدھ نہیں ہوتا۔ دوائیاں۔ حیوانات۔ درخت۔ تریک اور پرندے سب یگیہ میں مارے جاکر دوسری بار ترقی پاتے ہیں۔ یعنی گندھرو وغیرہ کی جونی حاصل کرتے ہیں مدھو پرک (مہمان نوازی) یگیہ شرادھ اور دیو کارج انھیں سب کاموں میں حیوانی قربانی کریں۔ دیگر موقع پر کبھی ہنسا نہ کریں ویدوں کے مطالب اور مقاصد سمجھنے والے براہمن۔ کشتری اور ویش یگیہ میں حیوانی قربانی کر حیوانوں کی اور اپنی ترقی کرتے ہیں۔

؏ پانچ ناخنوں والے جانور حلال ہیں ؏ ایک طرف دانت والے حیوان حلال ہیں ؏ حرام ؏ بلک نمبر شرادھ نمبر مہمان نوازی۔ نمبر حیوانی قربانی ؏ بڑا بیل ؏ بڑا بکرا ؏ مہمان نوازی ؏ گائے یا بیل کا گوشت۔

(۷۱) ایضاً۔ ادھیائے ۵۹ میں لکھا ہے کہ دکشنائیں اور اُترائیں میں حیوانی قربانی کرے

(۷۲) ایضاً۔ ادھیائے ۸۰ میں لکھا ہے کہ۔

ایک مرتبہ دیئے ہوئے تِل۔ جَو۔ ماش۔ پھل۔ نیوار، شیاملک۔ پرینگو۔ دودھ، پانی، پُھول اور گودھوم (گیہوں) سے۔ پِتر لوگ ایک مہینے تک سیر رہتے ہیں۔ مچھلی کے گوشت سے دو مہینے تک پِتر لوگ سیر رہتے ہیں۔ ہرن کے گوشت سے تین مہینے تک۔ پرندوں کے گوشت سے پانچ مہینے تک۔ بکرے کے گوشت سے ۶ مہینے۔ رورُو مِرگ کے گوشت سے سات مہینے۔ پرشت کے گوشت سے آٹھ مہینے۔ کچھوے کے گوشت سے گیارہ مہینے تک اور دودھ دہی سے پِتری لوگ ایک برس تک سیر و ترپت رہتے ہیں۔ وغیرہ۔

(۷۳) وشنو سنگھتا انگریزی مترجمہ جیولیس جیلی صاحب۔ و مؤلفہ پروفیسر ایف میکسمولر، حصہ جلد ۷ و مشرق کی کتب مقدسہ" باب ۸۰ دفعہ ۹۔ صفحہ ۲۴۹ میں بھی لکھا ہوا ہے کہ۔

" 9. Beef for nine months."

یعنی گائے کا گوشت پِتروں کو ۹ ماہ تک سیر رکھتا ہے۔)

(۷۴) یاگیہ ولکیہ سنگھتا ادھیائے اول میں بھی مختلف جانوروں کے گوشت سے مختلف وقتوں تک پِتروں کی ترپتی لکھی ہوئی ہے۔ بخوفِ طوالت اصل عبارت درج نہیں کیجاتی۔

(۷۵) متسیہ پُران ادھیائے ۲۴۱ میں لکھا ہوا ہے کہ۔

"हिंसा स्वभावो यज्ञस्य"

یعنی یگیہ میں قربانی لازمی ہے

(۷۶) منو سمرتی ادھیائے ۵۔ شلوک ۴۱ میں بھی لکھا ہوا ہے کہ۔

नियुक्तस्तु यथान्यायं
यो मांसं नात्ति मानवः। स प्रेत्य

ترجمہ۔ مدھوپرک (مہمان نوازی) یگیہ اور شرادھ اور دیوکرم ان میں ہی حیوان کو ذبح کرے علاوہ نکرے یہ منو کا کہا ہے۔

(۷۷) منو سمرتی ادھیائے ۵۔ شلوک ۳۵ میں لکھا ہے کہ۔

नियुक्तस्तु यथान्यायं यो मांसं नात्ति मानवः। स प्रेत्य पशुतां याति संभवानेकविंशतिम्॥

ترجمہ۔ مدھوپرک یا شرادھ میں دستور کے مطابق رکھا ہوا گوشت جو برہمن نہیں کھاتا وہ مرکر ۲۱ بار حیوانی جون میں جاتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ منوجی مہاراج کی ویدک زمانہ میں شرادھ و یگیہ میں حیوانی قربانی نہ صرف جائز ہی تھی بلکہ گوشت خوری بھی لازمی

۱؎ برہمن۔ کشتری۔ ویش ۲؎ گناہ نہیں۔ ۳؎ برہمن۔ ۴؎ ہرن کی قسم

سنو جی مہاراج تو شرادھ میں دئے ہوئے گوشت کو نہ کھانیوالے برہمن کے لئے صرف اکیس
جون تک ہی حیوان بننے کی تنبیہ کرتے ہیں مگر وسشٹھ سمرتی میں لکھا ہے کہ شرادھ میں دئے گئے
گوشت کو نہ کھانیوالا برہمن اتنے برسوں تک دوزخ میں رہتا ہے جتنے کہ حیوان کے جسم پر بال ہوتے
ہیں چنانچہ اصل شلوک یہ ہے:-

(۷۸) وسشٹھ سمرتی صفحہ ۴۳ شلوک ۳۱۔

नियुक्तस्तु यदा श्राद्धे दैवे वा मांसमुत्सृजेत। यावंति पशुरोमाणि
तावन्नरकमृच्छति॥

ترجمہ۔ پنڈت بھیم سین شرما۔ "جب شرادھ میں نمنترن سویکار کرکے یجمان کے ہاں کسی کارن
ماس بنایا پروسا جائے اور اُسکو تیاگ دیوے تو پشو کے شریر میں جتنے روم ہوویں اُتنے برسوں
تک نرک میں رہتا ہے۔"

(۷۹) مہابھارت بن پرب ادھیائے ۲۰۷ شلوک ۱۰و۱۱ میں لکھا ہوا ہے کہ:-

"राज्ञो महानसे पूर्वं रन्तिदेवस्य वै द्विजा। द्वे सहस्रे तु
बध्येते पशूनामन्वहं तदा॥१०॥ अहन्यहनि बध्येते द्वे
सहस्रे गवां तथा। समांसं ददतो ह्यन्नं रन्तिदेवस्य नित्यशः॥११॥
अतुला कीर्त्तिरभवन्नृपस्य द्विज सत्तम्॥

ترجمہ اے برہمن پچھلے زمانہ میں دو ہزار حیوان روزمرہ راجہ رنتی دیو کے باورچی خانہ کے
لئے ذبح کئے جاتے تھے اور اسیطرح دو ہزار گائیں روزمرہ ذبح کیجاتی تھیں۔ رنتی دیو راجہ
ہر روز گوشت مع اناج خیرات کیا کرتا تھا۔ اے براہمنوں میں سرتاج ایسا کرنے سے راجہ رنتی
دیو بہت مشہور ہو گیا تھا۔

(۸۰) مہابھارت میں لکھا ہے کہ روزمرہ (اتنی گائیں) ذبح کیجاتی تھیں کہ اُنکے خون سے ندی بہ نکلی تھی۔ اور
اسی لئے اُس ندی کا نام بھی چرمن وتی رکھا گیا تھا۔ چنانچہ "پرکرتی واد" کتاب کے مصنف پنڈت رام
کمل ودیا النکار لکھتے ہیں کہ "مہاراجہ رنتی دیو ہر روز دو ہزار بیلوں کو ذبح کرکے براہمن مہمانوں کو کھانا
کھلاتے تھے اور بیلوں کے چمڑے سے بہے ہوئے خون سے اس ندی کے پیدا ہونیکے باعث
اسکا نام چرمن وتی پڑ گیا ..... بندیل کھنڈ میں اسے چمبل کہتے ہیں"

(۸۱) اور میگھ دوت کے مصنف کالیداس نے اسکا نام "سربھی تنیا لمبھ جام"

۱ دعوت قبول کرکے ۲ وجہ سے ۳ جسم ۴ بال ۵ دوزخ

یعنی گایوں کے ذبح ہونے سے خون سے پیدا شدہ - لکہا ہے -

(۸۱) رگوید منتر سنگھتا ۶-۳۹-۱۰

"देवेषो युवस्व गृणते गोअग्राः"

اسپر سائن آچاریہ یوں تفسیر کرتے ہیں -

"हे देव द्योतमानेन्द्र गृणते स्तुवते तृतीयार्थे चतुर्थी-स्तुवता मया गोअग्राः गावः अग्रे प्रमुखे यासां तादृशी इषो न्नानि युवस्व संयोजय"

اس منتر میں بھردواج رشی اندر دیوتا سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ اُنھیں اور دیگر پجاریوں کو ایسی خوراک بخشیں جنمیں بڑی چیز گائے ہو

(۸۲) ہٹھ یوگ پردیپکا نامی یوگ کی مشہور کتاب کے ادھیائے ۳ کے شلوک ۴۷ میں لکھا ہے کہ:-

गोमांसं भक्षयेन्नित्यं पिबेदमरवारुणीम्। कुलीनं तमहं मन्ये इतरे कुलघातकाः॥

ترجمہ - جو شخص روز مرہ گائیکا گوشت کھائے اور شراب پیوے میں (یعنی مصنف ہٹھ یوگ پردیپکا) اُسیکو خاندانی شخص سمجھتا ہوں - دیگر تمام خاندانکے بدنام کنندہ ہیں -

(۸۳) منو سمرتی ادھیائے ۵ شلوک ۳۹ میں لکہا ہے کہ:-

यज्ञार्थं पशवः सृष्टाः स्वयमेव स्वयंभुवा। यज्ञस्य भूत्यै सर्वस्य तस्माद्यज्ञे वधोऽवधः॥

ترجمہ - قربانی کیلئے ہی شو بھو (خدا) نے حیوانوں کو بنایا ہے اور چونکہ قربانی (یگیہ) سے سب جاندار دں کا بھلا ہوتا ہے اسلئے یگیہ میں کی ہوئی قربانیکو دھرم ہی سمجھنا چاہئے

(۸۴) ویاس سمرتی کے تیسرے ادھیائے میں لکھا ہے کہ:-

"یگیہ اور شرادھ میں نیوکت کیا ہوا برہمن گوشت کو دھتکار سوئیکار کرکے یدی برہمن مانس نکھاوے تو پتت ہو جاتا ہے"

(۸۵) منو سمرتی ادھیائے ۵ شلوک ۴۴ -

यो वेदविहिता हिंसा नियतास्मिंश्चराचरे। अहिंसामेव तां विद्याद्वेदाद्धर्मो हि निर्बभौ॥४४॥

ترجمہ جو ویدمیں لکھی ہوئی ہنسا مقرر ہے اُسکو اس چراچر جگت میں اہنسا ہی جاننا چاہیئے کیونکہ دھرم کا پرکاش (روشنی) وید سے ہی ہوا ہے -

(۸۶) سناتن دھرم کے ستون پنڈت بھیم سین جی شرما آپستمبی گرہیہ سوتر کے ہندی ترجمہ کی تمہید مین لکھتے ہین کہ وہ اسکے انوسار یگیہ آدی مین پشوؤن کا آلبھن بھی پورب کالمین بڑا اُتھن مانا جاتا تھا،،

یعنی یگیہ مین حیوانی قربانی بھی پھلے زمانہ مین بری اُتھن مانی جاتی تھی

(۸۷) شت پتھ براہمن ۱-۲-۳-۶ مین لکھا ہے کہ

"एतस्यालब्धस्य मेघोऽपचक्राम स गां प्रविवेष तें गामाल-मन्त"

ترجمہ - مطابق گومیدہ صفحہ ۶۰ مصنفہ پنڈت دامودر سات ولیکر جی مہاراج "وہان سے بھی یگی پدارتھ بھاگ گیا اور گائے مین جاکر بیٹھ گیا - تب اُنھون نے گائے کو کاٹ ڈالا،،

(۸۸) رگوید ۵-۲۹-۸ و ۶-۱۷-۱۱ مین لکھا ہوا ہے کہ اِندر دیوتا ایک وقت مین ایک سو سے تین سو بھیسون کا گوشت کھاجایا کرتا تھا

(۸۹) مہابھارت بن پرب ادھیائے ۲۰۵ مین لکھا ہوا ہے کہ بھیسونکا گوشت عام مارکیٹون مین بکا کرتا تھا - اور بھیسونکے گوشت بیچنے والی دوکانون پر لوگونکا ہجوم رہا کرتا تھا (صفحہ ۶۹ رگوید انڈیا مصنفہ ابناش چندر داس ایم - اے - بی ایل)

(۹۰) اِترے براہمن ۱-۳-۴ مین بھی لکھا ہوا ہے کہ جب راجہ یا کوئی معزز شخص مہمان آجاوے تو بیل یا بانجھ گائے کا گوشت پکاوے

(۹۱) رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۸۹ منتر ۱۴ مین ایسی جگہہ کا ذکر پایا جاتا ہے جہان گائین ذبح کیجاتی تھین -

कहिस्वित्सा त इन्द्र चेत्या सदघस्य यद्भिनोरक्ष एषत।
मित्र क्रुवो यच्छसनेन गावः पृथिव्या आपृगामुया शयन्ते॥

(۹۲) - سنار برک سوتر ادھیا ۳ سترہ ۲۵ مین لکھا ہے کہ :-

"अराद्धमिति चेन्न शब्दात्"

ترجمہ مطابق مسٹر رومیش چندر دت کرت بنگالی بھاش

"ہے اندرا جس ہتھیار سے تو نے راکشس کو مارا تیرا وہ ہتھیار کہان رہا ؟ جس طرح گائے ذبح کرنے کی جگہہ میں گائین ذبح ہوتی ہیں اُسی طرح تیرے اُس ہتھیار سے قتل ہوکر دوستونکے بدخواہ راکشس لوگ زمین پرگر کر لیٹ جاتے ہین"

دراس رچا کی ٹیکا مین مسٹر رومیش چندر دت صاحب لکھتے ہین کہ وہ گائیکی قربانی کا رواج خاص طور سے جاری تھا ھ

ورنہ گائیکو ذبح کرنے کیلیے علیحدہ مقام قایم کرنا ممکن نہین،،

مسٹر ابناش چندر داس ایم اے۔ پی ایچ ڈی مصنف رگویدک انڈیا بھی یہی قبال کرتے ہیں دیکھئے صفحہ ۱۸۱

"In the Rgveda also, there is distinct mention of a place for slaughtering cows (X.89.14). From all this evidence it is clear that there was no prejudice of the ancient Aryans against beef-eating."

ترجمہ رگوید میں بھی گایوں کو ذبح کرنے کیلئے ایک جگہ کا کھلا ذکر پایا جاتا ہے (۱۰-۸۹-۱۴) اس تمام شہادت سے یہ بات عیاں ہے کہ پچھلے زمانہ میں آریوں کو گاے کا گوشت کھانے میں کوئی عار نہیں تھا۔

(۹۲) شاریرک سوتر ۳-۲۵ "अशुद्धमिति चेन्न शब्दात" پر شری سوامی شنکر آچاریہ جی مہاراج لکھتے ہیں کہ "हिंसानुग्रहात्मकज्योतिष्टोमस्य धर्मत्वावधारणान्न वैदिकं कर्माशुद्धम्"

یعنی ہنسا سے مطلوبہ مقصد و مراد کا دینے والا جو جیوتشٹوم یگیہ ہے اسکے دھرم جسم ہونے سے ویدک کرم ناپاک نہیں۔

(۹۳) اسی پرولشنو سمپرداے کے بانی شری رامانج آچاریہ جی مہاراج اپنے شری بھاشیہ میں لکھتے ہیں کہ:

"अग्नीषोमीयादेः संज्ञपनस्य स्वर्ग लोक प्राप्ति हेतुतया हिंसा त्वाभाव शब्दात् पशोर्हि संज्ञपन निमित्त स्वर्ग लोक प्राप्तिं वदंतं शब्द मामनन्ति, यस्त हिंसितः पशुर्दिव्य देहो भूत्वा स्वर्गं लोकं याति।
शब्दार्थं च कुर्वीति हिरण्य शरीर ऊर्ध्वं स्वर्गं लोकं याति इत्यादि कम्॥ अति शयिताभ्युदय साधन भूतो व्यापारोऽल्प दुःखदोऽपि न हिंसा प्रत्युत रक्षणामेवति॥"

خلاصہ مطلب۔ اگنی شٹوم میں قربان کئے جانے والے حیوان کی قربانی کو بہشت پانے کی سیڑہی ہونیکے باعث گناہ نہیں سمجھنا چاہئے اور بھی چونکہ ذبیحہ کو مرنے کے بعد بہشت ملتی ہے یعنی یگیہ میں قربان کیا ہوا حیوان سونے کے جسم والا بن کر بہشت کو جاتا ہے۔ اسلئے یہی راحت دلانے والا جو فعل ہے وہ تھوڑا سا دکھ دینے والا بھی گناہ نہیں۔ یعنی یگیہ میں قربان شدہ حیوان کو بہشت جیسی نعمت غیر مترقبہ ملاتی ہے اسلئے اسکے مارنے سے ہنسا کا گناہ نہیں

بلکہ اُسکی بھلائی ہی ہے ۔

(۹۴) چرک سنگھتا (چکتسا) ادھیای ۱۹ میں دھونتری رشی نے اتی سار روگ کی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وکش یگیہ کے دوران میں مرشیٹن نابھاگ اکشواکو اور نگو ڈ چریہ وغیرہ منو کے بیٹوں کے یگوں میں حیوانی قربانی کیجانے لگی اسکے بعد بہت عرصہ کے بعد پرتدھر نے جب دیرگھ ستر نامی یگیہ شروع کیا تب دیگر حیوانوں کے قحط سے گایوں کی قربانی کیجانے لگی اور گائیکا گوشت غیر موافق بیماری اور گرم مزاج ہونے کے باعث لوگوں کی قوت ہاضمہ اور عقل کمزور ہوگئی اور کہ قوت ہاضمہ کم ہوجانے کے باعث اتی سار کا عارضہ پیدا ہوا اصل عبارت دیباچہ میں دیگئی ہے اسلئے دوبارہ نقل کرنا بے سود ہے ۔

(۹۵) ۔ گائیکی قربانی نہ صرف زندگی میں ہی کیجاتی تھی بلکہ اسکا یہانتک رواج پایا جاتا تھا کہ مرنے کے بعد مردہ کے جسم کو بھی گائیکے اعضاء اور چربی کے اندر لپیٹ کر جلانا گویا بہشت کی سیڑھی مانا جاتا تھا جسکا ذکر رگوید ۱۰ - ۱۶ - ۷ میں پایا جاتا ہے اور پنڈت دامودر سات ولیکر جی مہاراج مشہور آریہ ودوان کا ہندی ترجمہ (۱۷) میں دیا جاچکا ہے اور مزید براں پنڈت دامودر سات ولیکر جی مہاراج "گومیدھ" صفحہ ۷۰ پر لکھتے ہیں کہ :-

"اس پرکار گھنی چربی کے گولے مرت شریر (مردہ جسم) پر رکھے جاتے تھے - یہ بات پور ووکت منتر (مذکورہ بالا منتر) کے "پیوسا میدسا سم پرارنشو" گھنی چربی سے مردہ کو اچھادت کرو (ڈھانکو) اس بھاگ میں پشٹ شبدوں (کھلے الفاظ) سے لکھی ہے"

(۹۶) - ویدک انڈکس (Vedic Index) صفحہ ۲۸۷ پر بھی اس رواج کا ذکر لکھا ہے :-

*The ritual of the cremation of the dead required the slaughter of a cow as an essential part the flesh being used to envelope the dead body".

یعنی مردہ کو جلانے کی رسم کی ادائیگی کیلئے گائیگا ذبح کرنا لازمی ہوتا تھا - کیونکہ اسکا گوشت مردہ جسم کو ڈھانپنے کیلئے استعمال کیا جاتا تھا ۔

نیز مشہور بنگالی ہندو مصنف بابو اکشئے کمار دت صاحب لکھتے ہیں کہ جب "مدھوپرک میں اتیتھی کو گوماس دینے کی ریتی تھی - پراجین اور اپیکشاکرت اپراجین - انیک آئینک گرنتھوں میں اس ونشہ کے بہتیرے نِدرشن درشٹ ہوتے ہیں اسی لیے اتیتھی کا ایک نام

گوگھن ارتھات گوہتیا کاری ہوا ہے بھوبھوتی نے ایک ستھل پر اس وشے کو بہت ہی
سپشٹ لکھا۔

समांसो मधुपर्कः इत्याम्नायं बहुमन्यमानाः श्रोत्रिया
भ्यागताय वत्सरीं महोक्षं वा महाजं वा निर्वपन्ति गृह
मेधिन इति हि धर्म्म सूत्र काराः समादिशन्ति।

اُتر رام چرتر چوتھا انگ

سمانس مدھوپرک، اس وید وچن پر اتینت شردھا یکت لوگ اتتھی کو ایک بچھڑی۔ یا بڑا بیل
یا بڑا بکرا دیتے ہیں۔ دھرم سوتر کارگن ایسا ہی آدیش کرتے ہیں۔ مطلب اسمیں کچھ سندیہ
نہیں کہ ہمارے رشی۔ منی آدمی سب گوکھادک تھے۔ اس وشے میں پادری ولسن اور شیخ
علی اللہ کے ساتھ رشی راج وششٹھ اور وشوامتر کا کچھ بھی پربھید درشٹ نہیں ہوتا۔ مذ
[ہیں] اتس سے بکرے۔ نانا پرکار کے مرگ۔ خرگوش۔ کچھوے گینڈے نانا پرکار کی چڑیاں۔ سور۔ اور
بھیسے کا مانس بھوجن پرچلت تھا بھینس بھکشن تو ویدک ڈیوتا پر بودھ ہوتا ہے۔
(رگوید ۔ ۸ ۔ ۱۲ ۔ ۸ و ۹ ۔ ۷ ۔ ۷ ۔ ۱۰) سنر اودھ میں اکلھت مانسو نکے دوارا پترو نکی ترپتی
کرنے کی وشیش ویوستھا ہے (منو ۳ ۔ ۲۶۸ ۔ تا ۲۷۲)"

(دیکھئے بھارت درشنی ایا سک سمپرداے ۔ دوسرا حصہ تمہید صفحہ ۶۶ و ۶۷) نیز پونا شہر کے
ہندو ودوان بی ۔ اے کی ڈگری یافتہ گنتے مہاشے وستی چیوتی آف آرین سویلی زیشن
ان انڈیا نامی کتاب کے صفحہ ۱۹۶ پر ایک انعامی مضمون میں لکھتے ہیں کہ
"مہمان نوازی زندگی کا۔ ایک ضروری اصول تھا اور بڑے شوق سے مہمانونکو گھروں پر
اُتارا جاتا تھا۔ خاصکر گائیں بھی اُنکے لیے ذبح کیجاتی تھیں"
اسلیے مہمانکا ایک نام ہی "گوگھن" پڑگیا تھا۔ جسکا لفظی ترجمہ گائے مارنے والا یا جسکے لیے
گائے ماری جاتی ہے۔ ثبوت کے لیے دیکھئے فٹ نوٹ پرگیٹ ادھیائے کھنڈ ۲ سنسکرت
ترجمہ میں ایک پنڈت صاحب نے یوں لکھا ہے کہ:۔

"अत एवातिथि गौघ्न उच्यते"

یعنی اسی باعث مہمان گئے مارنے والا کہلاتا ہے
نیز مہابھارت بن پرب ادھیائے ۲۰۷ شلوک ۱۰ و ۱۱ میں مذکور ہے کہ راجہ رنتی دیو روزمرہ
دو ہزار گایونکا گوشت خیرات کیا کرتا تھا اور اُنکے خون سے ندی بہہ نکلی تھی جسکا نام خون سے بنے

---

۱ مہمان نوازی ۲ مہمانی ۳ گایونکا گوشت ۴ دستور

کی باعث چرمنا" پڑ گیا تھا جسکو بندیل کھنڈ مین چنبل ندی کہا جاتا ہے اور جیسے میگھ دوت کی
"सुभितनयालम्भजाम"
مصنف مشہور عالم شاعر کالیداس نے
سُربھی تن یالبھ جام یعنی گایون کو ذبح کرنے سے بہے ہوئے خون سے پیدا شدہ کے
نام سے لکھا ہے اسبات کا ذکر بھارت ورشی اُپاسک سمپردائے دوسرا حصہ صفحہ ۱۲۱
پر بھی کیا گیا ہے
نیز اشولائن گرھیہ سوتر مین ڈاکٹر راجیندر لال مِتر نے ایک لفظ "शूलगव"
شُول گَو کا ترجمہ (Spitted cow ie. "Roast Beef)"
یعنی گائے کا کباب کیا ہے - جسکا رواج قدیم آریون مین پایا جاتا تھا (دیکھئے انڈو آرینز - زیر
عنوان قدیم ہند مین گائے کا گوشت جلد اول صفحہ ۳۶۳)
نیز چرک سنگھتا سُتّر استھان ادھیائے ۲۸ مین دھنونتری رشی مختلف جانورونکے شوربہ کے فائدے
بتلاتے ہوئے لکھتے ہین کہ:-
लाव तैत्तरि मायूर हांस वाराह कौवकुटा:-
गव्याजैरम्न मात्स्यारचरसा: स्त्रु: स्नेह नेहिता:॥स्नेहाध्याय २४
ترجمہ - بٹیر - تیتر - مور - ہنس - سوَر - مرغی - گائے - بھیڑ - مچھلی - انکا شوربا سنیہ پان
نامی بیماری کے لیے مفید ہے
پس اگر اُس زمانہ مین گائے کا گوشت کھانا بُرا سمجھا جاتا تو دھنونتری رشی جیسا یگانہ روزگار
مہاتما گائے کے شوربے کیون مفید بتلاتا - اتنا ہی نہین کہ ویدون اور ویدک زمانہ مین
صرف انسانون - گائے بیل - بھینسون - بکرون وغیرہ - حیوانونکی قربانی ہی کیجاتی ہے
بلکہ یہانتک پایا جاتا ہے کہ کتون اور گدھون تک کی قربانیکا بھی رواج تھا - اور بعض
وقت بوقت مشکل کتونکا گوشت بھی معزز رشیونکو کھانا پڑا ہے - مثلاً
(۹۷) اتھروید ۷ - ۵ - ۵ مین جسکا حوالہ پیشتر دیا جاچکا ہے لکھا ہے کہ
"मुग्धा देवा उत शुना यजन्तोत गोरंगै: पुरुधा यजन्त"
یعنی محبت کرنے والے (خدا کے عاشق) دیوتا لوگ کتون اور گایونکے اعضاء سے یگیہ
(ہون) کرتے ہین -
(۹۸) نیز منوسمرتی جسپر منشی نول کشور سی - آئی - ای - کی اجازت سے ہوا پا دھیا شری
پنڈت جوالا پرشاد جی نے ہندی بھاشا مین تفصیل کی ہے - مطبوعہ لکھنؤ سنہ ۱۹۰۶ء ادھیائے ۱۰ اشلوک ۱۰۶
۱۰۸ صفحہ ۱۱۷ پر لکھا ہے کہ:-
"श्वमांसमिच्छन्नातोंत्तुं धर्माधर्म
विचक्षण:। प्राणानां परि रक्षार्थं वामदेवो न लिप्तवान्॥१०८।

क्षुधार्त्तश्चात्तुमभ्यागाद्विश्वामित्रः श्वजाघनीम् ।
चंडाल हस्तादादाय धर्माधर्म विचक्षणः ॥१०८॥"

ترجمہ۔ دھرم اور ادھرم کا جاننے والا بھوک سے لاچار وام دیو رشی کُتّے کے گوشت کی کھانے کی خواہش جان کے بچاؤ کے لیے کرنے لگا ۱۰۶۔ بھوک سے لاچار دھرم اور ادھرم کا جاننے والا وشوامتر رشی چنڈال کے ہاتھ سے قبول کرکے کُتّے کی جانگھ کے گوشت کو کھانے کیلئے تیار ہوئے ۱۰۸۔

پنڈت جوالا پرشاد مہوپدیشک بھارت دھرم مہامنڈل نے بھی ایسا ہی ترجمہ کیا ہے مہابھارت شانتی پرب (آپت دھرم پرب) ادھیائے ۱۴۱ میں بھی لکھا ہے کہ وشوامتر رشی کھانے کیلئے کُتّے کی جانگھ چرانے کو رات کیوقت چنڈال کے گھر میں گیا۔ (۹۹) منو سمرتی ادھیائے ۱۱ شلوک ۱۱۸ و ۱۲۲ میں کانے گدھے کی قربانی تک کا ذکر پایا جاتا ہے۔

"अवकीर्णी तु काणेन गर्दभेन चतुष्पथे। पाकयज्ञ
विधानेन यजेत नैर्ऋतिं निशि॥ एतस्मिन्नेनसि प्राप्ते वसित्वा
गर्दभाजिनम्। सप्तागारांश्चरेद्भैक्षं स्वकर्म परिकीर्त्ति-
यन ॥१२२॥

ترجمہ۔ جو برت میں لگا ہوا دِوِج (برہمن، کشتری، ویش) جا کر ستری کو زایل کرے وہ مجرم جو راہے میں کانے گدھے کی چربی کو پکا کر پاک یگیہ کے طریقے سے رات کیوقت نیرریتی دیوتا کی پرستش کرے ۱۱۸۔ اگر انسان سے یہ پاپ ہو جائے تو مذکورہ بالا گدھے کا چمڑا پہن کر یہ کہتا ہوا کہ میں اوکرنی ہوں اسطرح اپنے فعل کو ظاہر کرتا ہوا سات گھروں سے روزمرہ بھیک مانگے کیونکہ نارت رشی نے وہ گر دبھ جرم بری دماے۔ اس قول سے گدھے کا چمڑا پہننا کہا ہے ۱۲۲۔

(۱۰۰) پارسکر گرہیہ سوتر کنڈ کا ۱۲ میں بھی گدھے کا ہوم لکھا ہے۔ جسکا انگریزی ترجمہ از پروفیسر رایف میکسمولر صاحب نذر ناظرین کیا جاتا ہے۔ دیکھئے کنڈ کا ۱۲ صفحہ ۳۶۱

(1) Now (follows) the penance for a Student who has broken the vow of chastity.
(2) On a new moon-day he shall sacrifice an ass on a cross road (to the goddess Nirkiti).
(3) (And) he shall offer a mess of cooked food

ساتولیکر جی ۔ پنڈت لشیم کرن داس جی جیسے آریہ سماجی ودوان بھی
کیوں البیا ترجمہ کرتے ہیں جس سے کہ حیوانی قربانی کا جواز پایا جاوے ۔ اور
حالانکہ شری سوامی شنکر آچاریہ جی مہاراج اور شری سوامی رامانج
آچاریہ جی مہاراج جو کہ مشہور شری فرقہ ویشنو کے بانی تھے
حیوانی قربانی کو بہشت دلانے والا دھرم کیوں کہتے ہیں ؟ اور بھی حالانکہ
جبکہ مہرشی شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی تصانیف ستیارتھ
پرکاش مطبوعہ بنارس بار اول ۔ سنسکار ودھی مطبوعہ بار اول ۔ رگوید
بھاشیہ ۔ مروجہ ستیارتھ پرکاش وغیرہ سے بھی حیوانی قربانی ثابت ہوتی ہے
تو ہندوؤں کا عموماً اور آریہ سماجی بھائیوں کا خصوصاً ویدک دھرم و ویدک
زمانہ کی النیانی ۔ حیوانی قربانی سے انکار کر جانا کیا تعجب اور ہٹ دھرمی ہے
اسکے ماسوا یہ بات کہ مہاتما بدھ کے عروج سے پیشتر تمام برہمن لوگ
اپنے ججمانوں سے حیوانی قربانیاں کروایا کرتے تھے تواریخ سے بھی ثابت ہے
اور حقیقت تو یہ ہے کہ بقول مہرشی دیانند سرسوتی بدھ مذہب کا آغاز ہی
اسی وجہ سے ہوا کہ قربانی کی بُری رسم کو دور کیا جائے جیسا کہ ستیارتھ پرکاش
سملاس گیارہ دفعہ ۱۹ صفحہ اردو ۳۸۲ پر لکھا ہوا ہے کہ :-
"(بودھ مت کا آغاز) سنتے ہیں کہ اسی ملک میں گورکھپور کا ایک راجہ
تھا ۔ اس سے پوپوں نے یگیہ کرایا ۔ اسکی پیاری رانی کا ساتھ گھوڑے
کے ساتھ کرانے سے اسکے مرجانے پر بعد ازاں تارک الدنیا ہو کر اپنے لڑکے
کو سلطنت سونپ سادھو ہو کر پوپوں کی قلعی کھولنے لگا"
پنڈت بھیم سین جی شرما نے برہمن سروسو حصہ چہارم جزو ۵ صفحہ ۱۹۰
پر درست لکھا ہے کہ "ہماری رائے میں تو یہ ہے کہ وید میں مدھ ۔
مانس آدی سروتھا نہیں چاہیے تو پرکشپت ہے اتھوا اسکا ارتھ
ہی کچھ اور ہے الکیا ماننے والے سبھی آریہ سماجیوں کے بڑے بھائی
وید وِرودھی ہیں کہ جو وید کے پرتیکش سدھانت کو لوٹنا چاہتے ہیں"
پس میں اپنے ہندو بھائیوں سے بصد عاجزی ملتمس ہوں کہ خود غرض پنڈتوں
کے بہکانے سے اپنے مسلمان بھائیوں سے مت فساد کرو ۔

باب چہارم

معزز ناظرین پچھلے ابواب کے مطالعے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ زمانہ مین انسانی اور حیوانی قربانیونکا رواج تمام دنیا مین پایا جاتا تھا اور بکری کی قربانی تو ابتک سناتنی ہندوؤن مین اکثر پائی جاتی ہے چنانچہ کالی چنت پورنی جوالا مکھی ویشنو درگا۔ کانگڑہ والی اور جگدمبا دیویون کے سامنے روزمرہ بکرونکی قربانی چڑہائی جاتی ہے اور کبھی کبھی کالی کلکتہ والی اور نیپال کے پشوپتی ناتھ کے مندرون مین دیوالی کے تیوہار پر بھینسون کی قربانی بھی چڑہائی جاتی ہے اگر مسلمان بھائیونکے ساتھ محض اسلئے کہ (گوشتخور) ہونے کی بنا پر نفرت و مغائرت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ تو کیا ہندو لوگ گوشتخور نہین ہین؟ واقعات بتلاتے ہین کہ چوبیس کروڑ ہندوؤن مین سے بیس کروڑ سے زیادہ گوشت خور ہین اور اگر اہنسا دہرم کے ماتحت ہندو لوگ اپنے مسلمان بھائیون سے گاے کی قربانی پر دست بگریبان ہوتے ہین تو کیا اون بھینسون اور بکرونکو تکلیف نہین ہوتی جنھین لاکھون ہندو دیوی دیوتاؤن پر قربانی چڑہاتے مانتے ہین؟ اگر بکریون اور بھینسونکی قربانی بھی ہنسا اور گناہ ہے تو کیون نہین اُن ہندوؤن اور آریہ سماجیون سے عام تعاون یا چھوا چھوت کیجاتی ہے جو جانورونکی قربانی دیتے اور گوشت کھاتے ہین؟ اگر اس خیال سے نفرت روا رکھی جاتی ہے کہ گاے دیگر حیوانونکی نسبت زیادہ تر فائدہ رسان حیوان ہے تو یہ ایک محض اقتصادی بات رہ جاتی ہے نہ کہ مذہبی خاصکر جبکہ ویدون مین بھی (بقول بعض) گاے کی قربانی کا ذکر موجود ہو۔ بعض لوگونکا یہ کہنا کہ پنڈت مہی دھر وام مارگی تھا اسلئے اُسنے ویدون کے معانی غلط کئے ہین۔ اسلئے درست نہین کہ اول تو پنڈت مہی دھر سناتن دھرمی ہندو تھا نہ کہ وام مارگی اُسکا قصور صرف اتنا ہی ہے کہ اُسنے برہمن گرنتھون اور کلپ سوترون کے مطابق حقیقت حال پر سے خود غرض برہمنون کی پردہ دری کرکے سچ سچ ترجمہ کردیا ہے خیر اگر بفرض محال ایک منٹ کے لئے یہ مان بھی لیا جاوے کہ پنڈت مہی دھر وام مارگی ہی تھا تو کیا سائن آچاریہ اور اُوٹ بھی وام مارگی تھے جو ویدون کے ترجمون مین گاے بیل اور بھینسون کی قربانی جائز اور روا سمجھتے تھے؟ کیا شری سوامی شنکر آچاریہ اور راما نج آچاریہ بھی وام مارگی تھے جو ویدک یگیون مین حیوانی قربانی گناہ نہین بلکہ کار ثواب سمجھتے تھے۔ دیکھئے شری پنڈت سائن آچاریہ جی مہاراج کا رگوید منڈل ۵ سوکت ۲۹ منتر ۸ پر سنسکرت بھاش۔

منتر

त्रीयच्छता महिषाणामघो सास्त्री सरांसि मघवा
सोम्यापाः। कारं न विश्वे अह्वन्त देवाम्भरमिन्द्राय यदहिं-
जघान॥ ५-२९-८-

اس رگوید منتر پر بھاشیہ کرتے ہوئے شری پنڈت سائن آچاریہ جی مہاراج لکھتے ہین

"हे इन्द्र त्वं यद्यदा त्री त्रयाणां शता शत संख्याकानां महीषाणां पशूनांमा: मांसानि अघ: भक्षितवानसि" इत्यादि

یعنی اے اندر آپ جب کبھی تین سو بھینسیون کا گوشت کھاتے ہو وغیرہ
پھر رگوید منڈل ۶ ادھیاے ۲ سوکت ۱۷ منتر ۱۱ مین لکھا ہے کہ

"वर्धान्यं विश्वे मरुतः सजोषाः पचच्छतं महिषाँ इन्द्र तुभ्यम्॥"

ترجمہ (از سائن آچاریہ) "हे इन्द्र तस्मै तुभ्यं पूषा एतन्नामको देवः विष्णुरेतन्नामकश्च शतं शत संख्याकान् महिषान् पुंपशून् पचत पचेत" इत्यादि

یعنی اے اندر آپکے لئے اور پوشا اور وشنو نامی دیوتاؤن کے لئے ایک سو بھینسون پکایا جاتا ہے وغیرہ پس اگر ویدون مین حیوانی قربانی کا ذکر موجود نہ ہوتا تو سائن آچاریہ اور اُبٹ جیسے برہمنونکو کیا غرض پڑی تھی کہ وہ وید منترون کے ترجمومین حیوانی قربانی لکھتے یہ بات خاصکر دھیان دینے کے لائق ہے۔ بفرض محال اگر باقی کتابومین آمیزش بھی مانی جاوے تو ویدونکے اون منترون کے متعلق کیا کہا جاسکتا ہے کہ جنمین بقول گوپتہ جی کے اترے وغیرہ برہمنون اور اُبٹ سائن آچاریہ جیسے پکے سناتن دھرمی ہندو عالمون کی گاؤ وغیرہ حیوانونکی قربانیکا جواز پایا جاتا ہے آریہ سماج مین بھی مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی تصانیف ستیارتھ پرکاش یجروید بھاشیہ سنسکار ودھی وغیرہ مین حیوانی اور بعض جگہ گاؤ کی قربانی کا صاف ذکر درج ہے اور کالج پارٹی کا نام ہی عام طور پر ماس پارٹی مشہور ہو گیا ہے کہ کالج پارٹی کے بہت آریون کے خیال کے مطابق ویدون مین گوشت خوریکا جواز پایا جاتا ہے اسکے علاوہ عیسائی لوگ بھی گائیکا گوشت کھاتے ہین۔ پھر اُن سے تعارض کیون نہین کیا جاتا کیا اسلئے نہین کہ اُنکی حکومت ہے؟ کیا مسلمان بادشاہون کی حکومت مین بھی ہندو اسطرح تعارض کر سکتے تھے؟ خوش قسمتی سے ہندوستان پر ایک ایسی آزاد خیال قوم کی حکومت ہے جسمین ہر ایک مذہب ملت کے لوگونکو اپنے اپنے مذہبی فرائض و رسوم کی ادائیگی کا حق حاصل ہے مگر افسوس کہ بعض ناعاقبت اندیش ہندو اور مسلمان سرکار انگلشیہ کی اس مہربانی اور آزاد خیالی کا جائز فائدہ اوٹھا کر ترقی کرنا نہین جانتے بلکہ خود غرض اور لالچی لوگون کے بھڑکانے سے الٹا فساد اور خون خرابہ پیدا کرکے نہ صرف اپنی جان و مال ہی خطرہ مین ڈالتے ہین بلکہ امن پسند سرکار کے انتظام مین روڑا اٹکا کر سرکار کی ذمہ داریون کو بڑھاتے ہین اور بعض اوقات سرکار کو آزاد خیالی کی جگہ

تنگ خیالی پر مجبور کر دیتے ہین - کیا ہندؤن کی حکومت مین مسلمان کو آزادی کے ساتھ اپنی مذہبی
رسوم بقرعید وغیرہ منانے کی اجازت ہو سکتی ہے ؟ اگر نہین ہو سکتی تو یہ مذہبی تعصب اور
بے انصافی ہے - جسطرح کسی مسلمان حکومت مین بت پرستی وغیرہ کی اجازت نہ ملنا اور مندرون
کی بے حرمتی و بربادی ہندؤنکو ناگوار اور ظلم معلوم ہوتا تھا اسیطرح مسلمانونکو اُنکی مذہبی رسوم کی
آزادی نہ ملنا بے انصافی اور ظلم ہے اسلئے ہندوستان کے لئے فی الحال سلطنت برطانیہ جیسی
آزاد خیال حکومت کی از حد ضرورت ہے تاکہ ہر کس و ناکس اپنے اپنے مذہبی رسم و رواج
کو آزادی سے آدا کر سکے - بس جبتک ہندؤن اور مسلمانونمین باہم رواداری اور آزاد
خیالی کی سپرٹ پیدا نہین ہوجاتی تب تک ہندوستانی سوراج کے قابل ہیں اور حقیقت
تو یہ ہے کہ بغیر آزاد خیالی کے سوراج ملنا بھی تو نا ممکن ہے اور اگر سرکار دے بھی دیوے
تو ایسی حالت مین وہ قایم نہین رہ سکیگا - بس گائے کی حفاظت کوئی مذہبی بات نہین ہے - بلکہ
محض اقتصادی امر ہے اور گائے جیسی مفید حیوان کے مارنے سے نہ صرف ہندؤن کا ہی
نقصان ہے - بلکہ مسلمانونکا بھی نقصان ہندؤن سے زیادہ ہے - کیونکہ وہ اپنے روپیہ اور دونتی
دونونکا نقصان اُٹھاتے ہین - بس ہندو بھائیونکو چاہئے کہ مسئلہ قربانی گاؤ کو مذہبی رنگ نہ چڑھا
کر محض اقتصادی امر تصور کرین اور اپنے مسلمان بھائیوں کو مذہبی رسوم کو پوری آزادی کے
ساتھ ادا کرنیکی اجازت دین کیونکہ جب ہم ہندو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ بیاہ شادی یا دیوی
دیوتا کے ساتھ مسجدون کے سامنے سے باجہ بجانے کی رُکاوٹ نہ رہے تو ہمکو چاہے کہ ہم
مسلمان بھائیون کو بھی مذہبی رسوم کی ادائیگی کے لئے پوری پوری آزادی دین جوکہ سرکار نے
اخلاقاً اور قانوناً عنایت اور عطا کر رکھی ہے اور مسلمان بھائیونکو بھی چاہئے کہ جس کام سے خون
خرابہ اور جان مال کا خطرہ اور ہندوستان کی ابتری ہو اور مزید براں جو امر فرض نہ ہو اسکو
چھوڑ کر یعنی بجائے گائے کی قربانی کے بکرا وغیرہ جانورونکی قربانی دین کیونکہ گائے کی
قربانیکو قرآن شریف مین لازمی اور ضروری قرار نہین دیا ہے بلکہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی
ارادۂ قربانی فرزند پر جو جانور اسمعیل کی بجائے بھیجا گیا تھا وہ روایت معتبرہ کے مطابق دُنبہ
تھا مزید براں خدا کے نام پر حیوانی قربانی دینا بہت بعید زمانہ ماضی کا دستور تھا جبکہ علمی ترقی نہین تھی
اور خدا کو ایسا مانا جاتا تھا گویا وہ حیوانی قربانی سے خوش ہوتا ہے اور اپنے بندونکی خطائیں
معاف کر دیتا ہے - مین چھٹے باب مین بتلا چکا ہون کہ گذشتہ زمانے مین تمام اقوام مین انسانی
قربانی بھی رائج تھی اور زمانہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ لوگون نے اس قبیح رسم کو ترک کر دیا - بائبل
شریف کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جون جون علم اور تہذیب نے ترقی کی لوگونکو یہ معلوم ہوا
کہ خدا قربانی سے خوش نہین ہوتا اور لوگون نے حیوانی قربانی دینا بند کر دیا جیساکہ بائبل شریف کے

مقامات ذیل سے ثابت ہے۔

(۱) کتاب سیموئیل جلد ۱ باب ۱۵ آیت ۲۲۔ "وکیا خدا سوختنی قربانیون اور ذبیحون سے خوش ہوتا ہے یا اس سے کہ اُسکا حکم مانا جاوے دیکھو کہ حکم ماننا قربانی چڑھانے سے اور شنوا ہوتا مینڈھون کی چربی سے بہتر ہے"

(۲) زبور باب ۵۰ آیات ۹ تا ۱۴ - مین تیرے گھر کا بیل نہ لونگا نہ تیرے باڑہ کا بکرا کیونکہ جنگل کے سب جانور میرے ہیں اور کوہستانکے حیوانات ہزار ہزار اگر مین بھوکا ہوتا تو تجھ سے نہ کہتا کہ دنیا اور اسکی معموری میرے ہین کیا مین بیلونکا گوشت کھاؤنگا اور بکرونکا خون پیونگا؟ تو شکر گذاری خدا کے آگے پیش کر اور حق تعالے کے روبرو اپنے وعدون [منتون
مسم۵لا] کو پورا کر۔

(۳) زبور شریف باب ۵۱ آیات پارہ ۱۶ و ۱۷ - "اے خداوند میرے لبونکو کھول دے تو منہ تیرے ستائش کریگا کہ تو ذبیحے سے خوش نہیں ہوتا نہین تو مین دیتا۔ سوختنی قربانی مین تیری خوشنودی نہین ہے۔

(۴) یسعیاہ نبی کی کتاب باب ۱- آیات ۱۱ تا ۱۵-

خداوند کہتا ہے تمہارے ذبیحون کی کثرت سے مجھے کون کام مین مینڈھون کی سوختنی قربانیون سے اور فربہ بچھڑون کی چربی سے سیر ہون اور بیلون اور بھیڑون اور بکرون کا لہو نہین چاہتا ہون اب آگیسکو جھوٹے ہدیہ مت لاؤ۔ لوبان سے مجھے نفرت ہے نئے چاند اور سبت اور عیدی جماعت سے بھی کہ مین عید اور بے دینی دونون کی برداشت نہین کرسکتا ہون ۔ ۱۲ - ۱۳
میراجی تمہارے نئے چاندون اور تمہاری عیدون سے بیزار ہے وے مجھپہ بوجھ (کسیطرح تکلیف دہ) ہین مین انکو برداشت کرنے سے تھک گیا ہون - ۱۴
جب تم اپنے ہاتھ پھیلاؤ گے تو مین تم سے اپنی آنکھین چھپاؤنگا۔ ہان جب دعائیں مانگوگے تو مین نہ سنونگا تمہارے ہاتھ تو لہو سے بھرے ہوے ہین" ۱۵

(۵) یسعیاہ نبی۔ باب ۶۶ آیات ۳ و ۴-

"وہ جو بیل کو ذبح کرتا ہے ایسا ہے جیسے اُسنے ایک آدمی مار ڈالا اور وہ جو ایک برّہ قربان کرتا ہے ایسا ہے جیسے اُسنے ایک کتے کی گردن کاٹ ڈالی ہو۔ جو قربانی چڑھاتا ہے ایسا ہی جیسے اُسنے سور کا خون چڑھایا ہو۔ وہ جو لوبان جلاتا ہے ایسا ہے جیسے اُسنے ایک بُتکو مبارک کہا ہو ہان اُنھون نے اپنی اپنی راہین چُن لی ہین اور اُنکے دل اُنکی نفرت آمیز بداعمالیون مین مسرور ہین" "مین بھی اُنکے لیے مصیبتونکو چُن لونگا اور جن سے وہ ڈرتے ہین اُنھین اُنپر ڈالونگا کیونکہ جب مین نے پکارا تو کسینے م

(۶) ہوسیانبی کی کتاب باب ۶ آیات ۶ و ۷ جواب نہ دیا جب میں نے کہا تو انھوں نے
نہ سنا بلکہ انھوں نے میری آنکھوں کے آگے شرارت کی اور اُس بات کو اختیار کیا جس سے
میں ناخوش تھا،، میں نے رحم کی خواہش کی تھی نہ کہ قربانی کی اور خدا شناسی کا طالب ہوا
تھا بہ نسبت سوختنی قربانیوں کے "

(۷) یرمیاہ نبی کی کتاب باب ۶- آیت ۲۰-
"کس فائدہ کے لیے سبا سے لوبان اور ایک دور ملک سے خوشبودار اوکھ میرے لیے
آتے ہیں تمہاری سوختنی قربانیاں مجھے پسند نہیں ہیں اور تمہارے ذبیحے خوش نہیں آتے

(۸) ہوسیاہ نبی کی کتاب باب ۸ آیت ۱۳-
" وے میری ہدیوں کی قربانیوں کے لیے گوشت چڑھاتے ہیں اور کھاتے ہیں خداوند
انکو قبول نہیں کرتا- اب وہ اُنکی برائی یاد کریگا اور اُنکے گناہوں کی انکو سزا دیگا وہ مصر کو
پھر جاوینگے،،

(۹) عموس نبی باب ۶- آیات ۲۱ و ۲۲-
" میں تمہاری عیدوں کو مکروہ جانتا ہوں اور اُنسے نفرت رکھتا ہوں اور میں تمہاری
مقدس جماعتوں کی بو نہیں سونگھونگا اور تم ہر چند سوختنی قربانیوں اور ہدیوں کو میرے لیے
گذرانو میں اُنھیں قبول نکرونگا اور تمہارے موٹے بیلوں کے شکرانہ کے ہدیہ کی طرف
متوجہ نہیں ہونگا،،

(۱۰) یرمیاہ نبی باب ۷- آیات ۲۲ و ۲۳-
" رب الافواج- اسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ اپنے ذبیحوں میں اپنی سوختنی قربانیوں
کو گھیر دو اور گوشت زہر مار کرو- کیونکہ جس دن میں تمہارے باپ دادوں کو مصر
کی زمین سے نکال لایا- میں نے انھیں سوختنی قربانی کرنیکی ہدایت نہیں اور نہ ذبیحہ کے
لیے کوئی احکام دیئے-
بلکہ میں نے صرف اتنا ہی ٹھہرا کر انھیں حکم دیا کہ میری آواز کے شنوا ہو اور میں تمہارا خدا
ہونگا اور تم میرے لوگ ہوگے اور تم اُن سب طریقوں پر چلو جو میں تمہیں فرماؤں
تاکہ تمہارا بھلا ہووے،،

(۱۱) زبور مقدس باب ۴۰ آیت ۶
ذبیحہ اور ہدیہ کو تو نے نہیں چاہا- تو نے میرے کان کھولے سوختنی قربانی اور گناہوں کی
قربانیکا تو طالب نہیں ہے-

(۱۲) زبور مقدس باب ۶۹ آیات ۳۰ و ۳۱

"میں گیت گا کے خدا کے نام کی حمد کرونگا اور شکر گذاری کر کے اسکی بڑائی کرونگا اس سے خداوند بیل اور بچھڑے کی نسبت جنکے سینگ اور کھر ہوتے ہیں زیادہ خوش ہوگا۔

(۱۳) میکاہ نبی کی کتاب باب ۶ آیات ۶ تا ۸۔

"میں کیا لیکر خدا کے حضور میں آؤں اور خدا تعالے کے آگے کیونکر سجدہ کروں کیا سوختنی قربانیوں اور ایک سالہ بچھڑوں کو لیکر اسکے آگے آؤں۔ کیا خداوند ہزاروں مینڈھوں یا تیل کے دس ہزار دریاؤں سے خوش ہوگا؟ کیا میں اپنے پہلوٹھے لڑکے کو اپنے گناہ کے عوض اپنے جسم کے پھل کو اپنی روح کے گناہ کے کفارہ میں دیدوں؟

اے انسان اسنے تجھے وہ دکھلا یا ہے جو کچھ کہ بھلا ہے اور خداوند تجھ سے اور کیا چاہتا ہے سوائے اسکے کہ تو انصاف کرے اور رحمدلی سے الفت رکھے اور اپنے خدا کے ساتھ فروتنی سے چلے"

(۱۴) عہد نامہ جدید عبرانیوں کے نام کا خط باب ۱۰ آیات ۳ تا ۶ و ۸ "بلکہ وہ قربانیاں سال بسال گناہوں کو یاد دلاتی ہیں ۔۔۔

کیونکہ ممکن نہیں کہ بیلوں اور بکروں کا خون گناہوں کو دور کرسکے اسلئے وہ دنیا میں آتے وقت کہتا ہے کہ تو نے قربانی اور نذر کی خواہش نہ کی بلکہ میرے لیئے ایک جسم تیار کیا۔ پوری سوختنی قربانیوں اور گناہ کی قربانیوں سے تو خوش نہوا اوپر تو وہ کہتا ہے کہ تو نے قربانیوں اور نذروں اور پوری سوختنی قربانیوں اور گناہ کی قربانیوں کی خواہش نکی اور نہ ان سے خوش ہوا

(۱۵) زبور مقدس باب ۵۱۔ آیت ۱۷۔

"خدا کے لائق (اصلی) ذبیحے غرور کی شکستگی ہیں۔ اے خدا تو ایک خاکسار اور تائب دل کو نفرت کی نظر سے نہیں دیکھیگا"

معزز مسلمان دوستو آپ غور فرماویں کہ بائیبل شریف جسکو آپ الہامی اور خدائی کتاب مانتے ہیں قربانی کے بارہ میں کیسی عمدہ اور قابل عمل تعلیم دیتے ہیں اے کاش! کہ آپ اسپر عمل فرماویں چونکہ سائنس اور تعلیم نے ثابت کردیا ہے کہ خدا ایسی شخصیت نہیں رکھتا جو حیوانی قربانیوں کے عوض تمہارے گناہوں کو معاف کردے اور اگر آپ لوگوں کا خیال یہ ہو کہ موجودہ بائیبل شریف محرف ہے تو آپ یہ تلاش کریں کہ قرآن پاک قربانی کے بارہ میں کیا حکم دیتا ہے۔ چنانچہ سورۂ حج رکوع پانچ میں ارشاد ہے۔ کہ:۔ "لن ینال اللّٰہ لحومھا ولا دماؤھا ولکن ینالہ التقویٰ منکم"

ترجمہ۔ "اللّٰہ تک اُن (حیوانوں) کے گوشت اور خون نہیں پہنچتے لیکن تمہاری پرہیزگاری

اوس حد تک پہنچتی ہے "ان تمام کتب مقدسہ کے حوالوں سے جو بقول قرآن پاک الہامی ہیں - یہہ بات عیاں ہے کہ خداوند کریم رحیم اور انصاف کو پیار کرتا ہے نہ کہ بے زبان جانوروں کی قربانی چاہتا ہے - اور کہ قربانی کو جو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہونے کے باعث اسلام میں رائج ہے خداوند کریم بقول بائبل شریف توریت - زبور اور انجیل میں منع فرما چکا ہے - لہذا خدا کو حیوانوں کا گوشت اور خون چڑھانا عقلمندی کی بات نہیں در خاص کر جبکہ بکرے اور دنبے سستے داموں پر دستیاب ہو سکتے ہوں تو گائے جیسی قیمتی اور مفید حیوانوں کو قربان کر کے اپنے ہندو بھائیوں کی دلآزاری اور ملک کے مفاد کی ابتری کرنا دانشمندی کی بات نہیں اور یہ بات غور کے قابل ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بقول بائبل شریف حضرت اضحاق اور بقول قرآن پاک حضرت اسمعیل کی جان کے بدلے میں دنبہ قربان کیا تھا نہ کہ گائے - پس اگر مسلمان بھائی قربانی دینا ہی چاہیں تو بکروں یا دنبوں کی قربانی گذرانیں نہ کہ گائے کی جسکی حفاظت پر ترقی النسل صحت - اناج اور سب سے بڑھ کر ہندو مسلم اتحاد اور ملک کی بہتری و بہبودی منحصر ہے -

اس لئے اگر مسلمان بھائیوں کو اپنی آئندہ نسلوں اور ملک کی بہبودی منظور ہے تو وہ گائے کی رکھشا (حفاظت) کریں اور گائے کی قربانی جو اگرچہ جائز بیشک ہے مگر فرض نہیں ترک کر کے ہندو مسلم اتحاد اور ملکی مفاد کی بنیاد قایم فرما دیں - مزید برآں میں اپنے مسلمان بھائیوں کو ایک خطرۂ عظیم سے آگاہ کر دینا بھی نہایت ضروری سمجھتا ہوں کہ چونکہ ہندو بھائی اپنی ضد اور زبردستی سے باز نہیں آتے بلکہ بقر عید کے تیوہار میں مسلمان بھائیوں کا خونِ ناحق گراتے اور خود بھی مرتے ہیں اس لئے اگر یہ حالات زیادہ طول پکڑتے چلے گئے اور ہر ایک ہندو بھائی کے پیچھے ایک ایک مسلمان بھائی بھی مرنے لگا تو مجھے خوف ہے کہ سات کروڑ ہندو مر جانے سے ہندو قوم کا اتنا نقصان نہیں ہو گا جتنا کہ مسلمانوں کا کیونکہ مسلمانوں کا تو اس طرح ہندوستان سے خاتمہ ہی ہو جائیگا - لہذا مسلمان بھائیوں کو دور اندیشی سے کام لیکر اس منبع فساد فعل یعنی گائے کی قربانی کو مصلحتاً بند کر دینا چاہئے تاکہ ہندو اور مسلم دونوں اقوام میں کشت و خون رک کر محبت و یگانگت پیدا ہو وے اور دونوں قومیں آزاد خیال اور مہذب سرکار برطانیہ کی وفادار رعایا بن کر ان کی دانشمندی اور آزاد خیالی کا فائدہ اٹھا سکیں اور سوراج کے قابل ہونے پر سرکار انگریزی سے سوراج مانگ سکیں کیونکہ سوراج کی قیمت اور قابلیت صرف ایک گونہ ہندو مسلم اتحاد ہی ہے جسکا دارومدار گائے کی قربانی کے ترک پر ہے - اس کے علاوہ ہمسایوں کی دلآزاری سب مذاہب میں ناجائز ہے - جیسا کہ بائبل شریف میں لکھا ہوا ہے کہ -

"بہتر تو یہ ہے کہ تو شراب نہ پیوے اور گوشت نہ کھاوے اور نہ کوئی دیگر ایسا فعل کرے جو تیرے ہمسایہ کی دلآزاری کا باعث ہو" اگر میری یادداشت ٹھیک ہے۔ تو صحاح ستہ میں بھی ایک حدیث مندرج ہے جسکی رو سے ہمسایہ کی دلآزاری گناہ قرار دی گئی ہے۔ شیخ سعدی شیرازی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی فرمایا ہے کہ ؎

شنیدم کہ مردانِ راہِ خدا | دلِ دشمناں ہم نکردند تنگ
ترا کے میسر شود ایں مقام | کہ با دوستانت خلاف است و جنگ

کسی صوفی اکرام کا فرمان ہے کہ ؎

دل بدست آور کہ حج اکبر است | از ہزاراں کعبہ یکدل بہتر است
کعبہ بتگاہِ خلیل آذر است...... | دل گذرگاہِ جلیل اکبر است......

کسی دیگر مسلمان صوفی اکرام کا کلام ہے کہ ؎

مے خور و مصحف بسوز و آتش اندر کعبہ زن | ساکن بت خانہ شو و مردم آزاری مکن
ہر چہ خواہی کن و لے دلآزاری مکن..... | کہ در شریعتِ ما بیچ ازیں گناہے نیست

امید ہے کہ معزز مسلمان اصحاب کم از کم مصلحت وقت کو مدنظر رکھتے ہوئے اور ملک کی تباہی و بربادی پر غور کرتے ہوئے ضرور قربانی کا کوئی ایسا طریقہ اختیار کریں گے کہ جس سے ثواب بھی نہ جائے اور ہمسایہ قوم کی دلآزاری جیسا گناہ بھی سرزد نہ ہو اور سرکار کے حسن انتظام میں بھی خلل نہ آئے افسران حکومت کی ذمہ داریاں نہ بڑھنی پاویں خاص کر جبکہ مذہب اسلام میں گائے کی قربانی کو فرض اور واجب قرار نہیں دیا گیا ہے اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ آں حضرت محمدؐ صاحب صلی اللہ علیہ وسلم دودھ دینے والے حیوانوں کی قربانی دینا یا دلانا نہیں چاہتے تھے چنانچہ ابوداؤد اور نسائی نامی دو مشہور حدیثوں میں لکھا ہوا ہے کہ:-

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِیَوْمِ الْاَضْحٰی عِیْدًا جَعَلَہُ اللّٰہُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ قَالَ لَہٗ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَأَیْتَ اِنْ لَّمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِیْحَۃً اُنْثٰی اَفَاُضَحِّیْ بِھَا قَالَ لَا وَلٰکِنْ تَاْخُذُ مِنْ شَعْرِکَ وَ اَظْفَارِکَ وَ تَقُصُّ شَارِبَکَ وَتَحْلِقُ عَانَتَکَ فَذٰلِکَ تَمَامُ اُضْحِیَّتِکَ عِنْدَ اللّٰہِ (رواہ ابوداؤد والنسائی)

ترجمہ - عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم دیا گیا مجھ کو قربانی کے دن کی نسبت کہ میں اس کو عید مقرر کروں کہ کیا ہے اس کو عید کا دن خدا نے اس امت کے لئے۔ عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ! اگر نہ ہو میرے پاس سوائے دودھ دینے والی ایک اونٹنی کے تو کیا میں اسی کو قربانی کر دوں؟ فرمایا رسول اللہ نے

نہیں۔(تو اس اونٹنی کو قربانی نہ کر) بلکہ تو اپنے بال مونڈ اور اپنے ناخن کاٹ اور اپنی مونچھیں کٹوا اور زیر ناف کے بال صاف کر۔ پس یہی ہے تیری قربانی خدا کے نزدیک۔

اس حدیث سے زیادہ دودھ دینے والے جانور کی قربانی کی ممانعت اور کیا ہو سکتی ہے مسلمانوں کو اس پر غور کرکے گائے کی قربانی ترک کر دینی چاہیئے کہ وہ دودھ دینے والی چیز ہے۔ حدیثوں کے مطالعہ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ صلح کی خاطر آنجناب حضرت محمدؐ صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے اصول مذہب کا بھی ترک کر دینا بھی برا نہیں سمجھا چنانچہ صحیح بخاری میں ہے کہ جب کفار مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عمرہ سے روکا اور ایک خونریز جنگ کے اندیشہ کے بعد صلح کی تجویز ٹھہری اور صلحنامہ کی شرطیں لکھی جانے لگیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھوایا۔

هذا ما قاضى عليه محمد رسول الله فقالوا لا نقر بها فلو نعلم انك رسول الله ما منعناك لكن انت محمد بن عبد الله قال انا رسول الله وانا محمد ابن عبد الله ثم قال لعلى امح رسول الله قال لا والله لا امحوك ابدا فاخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم الكتاب فكتب هذا ما قاضى عليه محمد بن عبد الله

ترجمہ ؛ یہ اس صلحنامہ کی شرائط ہیں جن پر محمدؐ رسول اللہ نے فیصلہ کیا، پس کہا کفار نے ہم لفظ رسول اللہ کا اقرار نہیں کریں گے اگر ہم جانتے ہوتے کہ تم رسول اللہ ہو تو تم کو مکہ میں آنے سے نہ روکتے ہیں لیکن تم محمدؐ ابن عبد اللہ ہو اس پر رسول اللہ نے فرمایا میں اللہ کا رسول بھی ہوں اور میں محمدؐ عبد اللہ کا بیٹا بھی ہوں۔ پھر حکم دیا حضرت علیؓ کو۔ مٹا دو رسول اللہ کا لفظ۔ عرض کی حضرت علیؓ نے۔ نہیں خدا کی قسم میں کبھی آپ کے نام کو نہیں مٹاؤں گا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرائط نامہ کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور خود اپنے ہاتھ سے "رسول اللہ" کا لفظ مٹا کر محمدؐ بن عبد اللہ لکھوا دیا۔

دوسری روایت اسی بخاری میں اسی واقعہ کے متعلق ہے کہ جب صلحنامہ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی گئی تو کفار نے اس کی بھی مخالفت کی اور آنحضرت نے صلح کی خاطر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو ترک کر دیا اور نہ لکھا

پس جب آنحضرت محمدؐ صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نمونہ بن کر ثابت کر دیا ہے کہ صلح و امن کے لئے جیسے وہ سب سے زیادہ عمدہ بات سمجھتے تھے اصول مذہب کو ترک کر دینا کوئی خرابی کا باعث نہیں تو مسلمان بھائیوں کو بھی چاہئے کہ وہ ہندو مسلم اتحاد کی خاطر قربانی گاؤ سے اجتناب و احتراز فرما لیں۔

فتاوے ہمایونی جلد اول کتاب المتفرقات صفحہ ۳۰۷ پر بھی لکھا ہے کہ گاؤکشی از

شعار اسلام نیست کہ خواہ مخواہ اظہار آں از ضروریات باشد چنانچہ اذاں و جمعہ و اعیاد

مولوی محمد اشرف صاحب نے جو منظوم تفسیر قرآن پاک سورہ یوسف کی فرمائی ہے اس کے صفحہ ۱۱۳ پر اس طرح تحریر فرمایا ہے کہ:

یہ اس وقت جبرئیل نے یوں کہا — کہ غم کی ہوئی اب تیری انتہا
ترے حق میں رحمت کا دریا بہا — اور اس طرح ارشاد حق نے کیا
کیا ہم نے یوسف کو تم سے جدا — تو سمجھا نہیں اس کا باعث تھا کیا
نہ تجھکو ہوئی اس کی کچھ بھی خبر — کہ تجھ پہ گیا اتنا غم کیوں گذر
مگر کس لئے خم تیری ہم نے کی — اور آنکھوں کی بینائی کیوں کم ہم نے کی
کہا بعض نے یہ سبب اس کا تھا — کہ اک گائے تھی اس کے بس بے بہا
اور اک اس کا بچہ تھا شیر خوار — چھری لے کے یعقوب نے ایک بار
کیا سامنے اس کا بچہ حلال — ہوا اس گھڑی رنج اس کو کمال
نہ رحم اس پہ یعقوب نے کچھ کیا — خدا نے عوض اس کے یہ دکھ دیا....

معزز ناظرین غور فرماویں کہ گائے کے بچہ کو ذبح کرنے کی سزا حضرت یعقوب علیہ السلام جیسی برگزیدہ ہستی کو کتنی سخت ملی جس کا قرآن شریف شاہد ہے کہ ان کے فرزند ارجمند حضرت یوسف علیہ السلام کو ان سے جدا کر کے کنوئیں میں ڈلوا دیا اور ان کی کمر خم کی اور آنکھوں کی بینائی تک لے لی پس جب خدا نے اپنے نبیوں کی بھی ایک جاندار کی دلآزاری پر رعایت نہ کی اور سزا دی تو معمولی انسان کیوں کر بچ سکتے ہیں؟

کتاب سرنار وحی یعنی صحیفہ معنی میں مفتی محمد الدین صاحب لکھتے ہیں کہ۔

"کسی جانور کو ذبح مت کر اور یہ مت کہہ کہ میں خداوند تعالیٰ کے نام کی قربانی کرتا ہوں کیونکہ خداوند تعالیٰ کے نام کی قربانی یہ نہیں کہ تو اس کی حکمت اور قدرت سے پیدا کئے ہوئے جانداروں کو جان سے مارے اور آپ کھائے یا اپنے بھائیوں کو کھلائے بلکہ خداوند تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم اسے پالو اور خوف رکھو کیونکہ یہ بھی ویسی ہی جان رکھتے ہیں جیسے تم"۔ بائبل میں بھی ہے کہ خدا قربانی کو نہیں بلکہ رحم کو پسند کرتا ہے۔ زبور مقدس سام ۵۱۔ باب ۱۴ آیت ۱۶ میں لکھا ہوا ہے کہ:۔

"Deliver me from blood guiltiness..... for thou desirest not sacrifice. Psalm 51. 14. 16

ترجمہ:۔ (اے خدا) مجھ کو بچا لے خون کے جرم سے کیونکہ تو قربانی نہیں چاہتا ہے۔

اس لئے اے مسلمان بھائیو آپ اپنے ہندو بھائیوں کی خاطر بلکہ اپنے ملک اور اپنی آئے

والی نسل کی خاطر گائے جیسے مفید حیوان کی قربانی سے باز رہو اور ہندو بھائیوں کے ساتھ صلح و آشتی پیدا کر کے ان پر ثابت کر دو کہ آپ اور آپ کے سب بزرگ شریف تھے اور کہ صلح و امن قرآن پاک اور آپ کے مذہب کا بہترین شعار رہا ہے

باب پنجم

گوشت خوری

معزز ناظرین۔ جتنی گائیں روزمرہ گوشتخوری کے لئے ذبح کی جاتی ہیں انکا عشر عشیر بھی بقرعید کے دن قربان نہیں کی جاتیں پس ہندوؤں کا روزمرہ تقریباً ۲ لاکھ گایوں کو ذبح ہوتے دیکھ کر خاموش اور امن پسند رہنا لیکن بقرعید کے روز اپنے مسلمان بھائیوں سے دست بگریباں ہو کر ہندو مسلم اتحاد کو چکنا چور کر ڈالنا ثابت کرتا ہے کہ ان کے اشتعال کا باعث چند خود غرض ہندو پنڈت ہیں جن کی عزت دولت اور شہرت کا دارومدار ہی دونوں اقوام کی دشمنی پر ہے۔ اس لئے ہندو بھائیوں سے التماس ہے کہ ایسے غدار پنڈتوں کی بھکاوٹ میں نہ آکر ملک کو نقصان نہ پہنچادیں ہندوؤں کی مسلمانوں سے نفرت کا دوسرا باعث گوشت خوری ہے۔

جہاں تک مذہب کا تعلق ہے کسی بھی جاندار کو تکلیف و ایذا پہنچانا برا سمجھا جاتا ہے اور خالص مذہبی لحاظ سے ایک چیونٹی اور ایک گائے کو مارنے والے دونوں اشخاص ایذا رسانی کے برابر مجرم ہیں پس جبکہ تقریباً بیس کروڑ ہندو گوشت خور رہیں تو ان سے نفرت اور مغائرت نہ رکھ کر اپنے مسلمان بھائیوں سے مغائرت روا رکھنا کیونکر جائز ہو سکتا ہے اگر یہ کہا جائے کہ گائے ایک زیادہ مفید حیوان ہے تو یہ ایک اقتصادی سوال رہ جاتا ہے نہ کہ مذہبی۔ اس لئے گاؤکشی کو مذہبی رنگ نہ چڑھا کر محض اقتصادی طور پر حل کرنا چاہئے۔ اور یہ بات ملک و قوم سے تعلق رکھنے کے باعث جلدی حل بھی ہو سکتی ہے ورنہ مذہبی رنگ چڑھ جانے سے یہ کبھی حل نہیں ہوگی۔ جس کا کافی سے زیادہ تجربہ ہندوستان والوں کو ہو چکا ہے بعض لوگوں کے خیال میں گوشت خوری

پاپ اور گناہ ہے یہ خیال ہندوؤں میں جین اور بدھ مذہب کا اثر ہے ورنہ جیسا کہ میں دوسرے اور تیسرے ابواب میں لکھ آیا ہوں ہندو دھرم کی کتابوں میں گوشت خوری کو گناہ متصور نہیں کیا گیا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا جین اور بدھ دھرم کی یہ تعلیم قانون قدرت کے مطابق ہے یا خلاف۔ میں اگرچہ گوشت نہیں کھاتا لیکن مجھے گوشت خوروں سے نفرت بھی نہیں ہے۔

اگر ہم قدرت کا مطالعہ ذرا غور کے ساتھ کریں تو ہم کو معلوم ہو جائیگا کہ قدرت میں کوئی جاندار دوسرے جانداروں کو ایذا دیئے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور یہ سنسکرت کا مقولہ درست اور صحیح معلوم ہوتا ہے کہ " जीवो जीवस्य भोजनम् " جیو وجیوسیہ بھوجنم۔ یعنی ہر ایک جاندار کسی دوسرے جاندار کی خوراک بنتا ہے۔ پس جب قانون قدرت میں ہم ہر ایک جاندار کو کسی نہ کسی دوسرے جاندار کی خوراک بنتے دیکھتے ہیں تو پھر انسانوں کو گوشت کھانا کیوں کر پاپ اور گناہ ہو سکتا ہے؟ میں ان جینی۔ بودھ۔ اور ہندو بھائیوں سے جو گوشت خوری کو اس لئے گناہ سمجھتے ہیں کہ گوشت خوری سے جانداروں کو ایذا پہنچتی ہے یہ سوال کرتا ہوں کہ کیا سبزی نباتات اور پھلوں اور اناج وغیرہ میں جسے کھائے بغیر کسی انسان کا گذارہ ممکن نہیں۔ جان ہے یا نہیں؟ اگر ہے اور ضرور ہے جیسا کہ مہرشی جگدیش چندر بوس نے تجربہ اور مشاہدہ دونوں کی بنا پر ثابت کر دیا ہے اور جیسا کہ جینیوں کی مذہبی کتابوں میں بھی ذکر پایا جاتا ہے اور جیسا کہ اتھرووید کانڈ ۱ انوواک ۶ سوکت ۳۲ منتر ۱ میں لکھا ہے کہ " येन प्राणन्ति वीरुधः "

یعنی جس سے بیلیں جیتی ہیں۔

نیز اتھرووید کانڈ ۸ انوواک ۲ منتر ۶ میں بھی لکھا ہے کہ " जीवला न घारिषां जीवन्तीमोषधीमहं " یقیناً جیو (روح) کے ساتھ ہی نباتات زندہ ہیں۔

چھاندوگیہ اپنشد پرپاٹھک ۶ کھنڈ ۱۱ منتر ۲ میں بھی لکھا ہے کہ۔

"अस्य यदेकां शाखां जीवो जहात्यथ सा शुष्यति द्वितीयां जहात्यथ सा शुष्यति। तृतीयां जहात्यथ सा शुष्यति। सर्वं जहाति सर्वः शुष्यत्येवमेव खलु सोम्य विद्धीति हो वाच ॥२॥

ترجمہ۔ (اُدّالک نے کہا) کہ اے پیارے اس درخت کی کسی ایک ٹہنی کو جب

روح چھوڑ دیتی ہے تب وہ سوکھ جاتی ہے۔ دوسری کو چھوڑ دیتی ہے تو دوسری سوکھ جاتی ہے تیسری کو چھوڑ دیتی ہے تیسری سوکھ جاتی ہے اور جب سارے درخت کو چھوڑ دیتی ہے تو سارا درخت سوکھ جاتا ہے اسی طرح جسم کی حالت کو سمجھو۔

کٹھ انپشد ۲۔ ۵۔ ۷ میں بھی لکھا ہے کہ۔

योनिमन्ये प्रपद्यन्ते शरीरत्वाय देहिनः।
स्थाणुमन्येऽनुसंयन्ति यथाकर्म्म तथाश्रुतम्॥

ترجمہ۔ کچھ ارواح اپنے اپنے اعمال کے مطابق جسم پانے کے لئے دوسرے قالبوں میں داخل ہوتے ہیں بعض درختوں میں جنم پاتے ہیں۔

منوسمرتی ادھیائے ۱۲ شلوک ۹ میں لکھا ہے کہ۔

शरीरजैः कर्म्मदोषैर्याति स्थावरतां नरः

یعنی بذریعہ جسم کردہ گناہوں کے عوض انسانوں کو مرنے کے بعد نباتات کا جسم ملتا ہے۔

اور اگر اناج کے دانوں میں روح یعنی جان نہ مانی جاوے تو وہ کیوں کر اگ سکتے ہیں؟ پس جب تمام اناج اور نباتات میں جان کا ہونا ثابت ہے تو ایک بکرے وغیرہ حیوان کو بیس آدمی کھانے والے زیادہ گنہگار ہو سکتے ہیں یا ساگ کے سینکڑوں پودوں اور اناج کے ہزاروں دانوں کو کھانے والا ایک جینی ہندو؟ مزید برآں چلتے وقت انسانوں کے پاؤں تلے ہزاروں چیونٹے چیونٹیاں دب کر مر جاتی ہیں اور لاکھوں چیونٹیاں بیل گاڑیوں۔ چھکڑوں۔ گھوڑا گاڑیوں۔ ریلوں کے نیچے دب کر مر جاتی ہیں۔ ان کے بچاؤ کا قدرت نے کونسا انتظام کر رکھا ہے؟ اس لئے کہنا پڑیگا کہ قدرت میں اہنسا دھرم رکھنا قطعی ناممکن ہے اور جینیوں یا بودھوں کا اہنسا دھرم حد اعتدال سے زیادہ گذرا ہوا ہے اور چونکہ حد اعتدال سے بڑھی ہوئی ہر شے مضر ہو جاتی ہے لہذا یہ اہنسا دھرم بھی ہندوستان اور ہندوؤں (جینیوں۔ بدھوں) وغیرہ کی گراوٹ کا باعث ہوا میرا یہ مطلب نہیں کہ گوشت خوری ضروری اور لازمی شے ہے میرا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک بات حد اعتدال تک جائز اور روا ہے۔ رحم بیشک اچھی بات ہے۔ رحم تب پیدا ہوتا ہے جب کہ کسی جاندار کو مضطرب دیکھتے ہیں۔ لیکن جہاں اضطراب نہیں دکھلائی پڑتا۔ وہاں رحم بھی نہیں پیدا ہوتا۔ پس چونکہ جانداروں کو ذبح کرنے

وقت ان میں اضطراب پایا جاتا ہے اس لئے جانداروں کو مارنا بُری بات ہے۔
یہ اضطراب ظاہری آنکھوں سے نباتات میں نہیں دیکھا جاتا۔لہذا نباتات میں جان
ہونے پر بھی اسے کھانا معیوب نہیں سمجھا جا سکتا۔یہی حدِ اعتدال ہے جس پر
سب کا اتفاق ہو سکتا ہے اس سے تجاوز کرنا بری بات ہے۔
گاؤکشی کا سب سے زیادہ باعث ہندو قصائی کی گوشت خوری ہے۔یعنی تجارت
پیشہ ہونے کے واحد باعث سے ہی ہندو قوم باوجود لوٹ کھسوٹ مسلمانوں کے
زیر حکومت رہنے کے بھی مسلمانوں سے زیادہ متمول ہے اور مسلمان لوگ
مقابلتہً زیادہ غریب ہیں۔اس لئے ہندو گوشت خور اصحاب کی گوشت خوری
کے باعث بکروں کا گوشت اتنا گراں ہو گیا ہے کہ جیسے اوسط درجہ یا نچلے
درجہ کی آمدنی والے مسلمان کھا نہیں خرید سکتے۔لہذا مجبوراً ان کو گائے کا
گوشت خرید کر کھانا پڑتا ہے جو بکرے کے گوشت کے مقابلہ پر بہت ارزاں
ملتا ہے اور گائے کے گوشت کی ارزانی کا باعث یہ ہے کہ قصائی لوگ ہندوؤں
اور مسلمانوں سے بوڑھی گائیں جو نہ دودھ دیتی ہیں اور نہ کھیت میں ہل چلانے
کے کام آ سکتی ہیں چار یا پانچ روپیہ فی راس کے حساب سے خرید لاتے اور
ان کو ذبح کر کے ان کے چمڑے سے دگنا تگنا دام وصول کر لیتے ہیں اور اس کی ہڈیاں
بھی بیچ لیتے ہیں باقیماندہ گوشت جو فی گائے۔بیل میں دو اڑھائی من ہوتا ہے بہت
سستے داموں پر بیچ ڈالتے ہیں۔یہ بات بھی قابل نوٹ ہے کہ ہندوستان
میں ہندوؤں کی کثرت اور زیادہ زمینداری اور زمیندار قومیں ہونے سے ہندو لوگ
دیہاتیوں پر خود ہندو لوگ ایسی بے مصرف بوڑھی۔لاغر گایوں کو فروخت
کر دیتے ہیں جس کا مخفی نتیجہ ان کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ بوڑھی۔لاغر اور بیمار گائیں
بیل سوائے بوچڑ خانہ کے دیگر کسی جگہ کام نہیں آ سکتے پس جب ایسی بوڑھی کمزور
گایوں کے بیچنے والے زیادہ تر خود ہندو اصحاب ہیں تو پھر گئوکشی کی ذمہ داری خود
ان پر کیوں نہیں آتی! اس لئے جب تک ہندو لوگ بوڑھی گایوں کو بیچنا اور بکرے
وغیرہ کا گوشت کھانا ترک نہیں کریں گے تب تک گاؤکشی کا بند ہونا ناممکنات سے
ہے اگر ہندو اصحاب واقعی گائے کو دیوی ماتا اور سچے دل سے بزرگ ہستی
خیال کرتے ہیں تو کیا وہ گئو ماتا کی جان بچانے کے لئے اپنے نفس امارہ اور خواہشات
کو ضبط کر کے گوشتخوری سے باز رہیں گے! اگر وہ نہیں رہ سکتے تو ان کی اس کمزوری
کے باعث جو گاؤکشی ہوتی ہے اس کی واحد ذمہ داری بھی انہیں پر عاید ہوتی ہے پھر مسلمان

بھائیوں سے دنگہ فساد چہ معنی دارد۔؟

میں دوبارہ سے بارہ اپنے شریف النسل مسلمان دوستوں سے درخواست کروں گا کہ اگر ان میں اپنے بزرگوں کا شریف خون دورہ کر رہا ہے تو وہ انتقام کو درگزر کر کے گاؤکشی سے دست بردار ہو جائیں اور اس مغلوب الحواس ہندو قوم پر اپنی شرافت اور صلح پسندی کا جو کہ اسلام کا ہمیشہ امتیازِ فخر رہا ہے۔ سکہ دوبارہ جما دیں۔ کیونکہ بائیبل شریف اور قرآن کریم نیز احادیث صحیحہ میں گوشت خوری پر رحم کو ترجیح دی گئی ہے۔ اس بارہ میں کہ ہرنی پر رحم کرنے سے سبکتگین جیسے غلام کو تخت و حکومت کا مل جانا۔ پیاسے کتے کو پانی پلانے سے ولی اللہ کا درجہ مل جانا ایک سؤر جیسی بد چیز پر رحم کرنے سے خاندانِ سوری کا عزت پانا وغیرہ ایسی بے شمار تمثیلات ہیں جنکا اس چھوٹی سی کتاب میں سمانا مشکل امر ہے لہذا میں اختصار سے صرف تھوڑا سا نذرِ ناظرین کروں گا۔

(۱) میکاہی کی کتاب میں باب ۳۰ آیت ۲ سے ۵ تک میں لکھا ہے کہ۔

"جو نیکی سے روگردانی کرتا ہے اور بدی سے محبت۔ جو جانوروں کا چمڑا ان پر سے اتارتا ہے اور ان کا گوشت ان کی ہڈیوں پر سے اور میری مخلوق کا گوشت کھاتے ہیں اور ان کا چمڑا ان پر سے اتارتے ہیں اور ان کی ہڈیوں کے ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہیں اور انہیں علیحدہ کر دیتے ہیں جب وہ خدا کے سامنے ہو ویں گے تب وہ ان کی (فریاد) نہ سنیگا اور اپنا منہ چھپا لیگا کیونکہ انہوں نے اپنے کاموں کو خراب کیا یعنی عدول حکمی کی۔

(۲) بائیبل شریف میں لکھا ہے۔ "Blessed are the merciful for they shall obtain mercy"

ترجمہ۔ مبارک ہیں وہ جو رحمدل ہیں کیونکہ انہی پر بھی رحم کیا جائیگا۔

(۳) کتاب امثال باب ۱۵ آیت ۱۷ میں لکھا ہے کہ نباتاتی خوراک جس میں صحت ہے بہتر ہے بہ نسبت طویلہ کے بیل کے کہ وہ نفرت انگیز ہے۔

(۴) سینٹ جیمس ۲-۱۳ میں لکھا ہے کہ۔ He shall have judgement without mercy that has shown no mercy.

ترجمہ۔ جس نے رحم نہیں کیا فیصلہ کے دن اس پر بھی رحم نہیں کیا جائیگا۔

(۵) احبار۔ باب ۷ آیات ۲۶-۲۷- "تم کسی پرندا ور چرند کا لہو اپنے کسی مکان میں نہ کھانا اور جو انسان کسی خون میں سے کھائیگا وہ اپنی قوم میں سے کٹ جائیگا

(۶) گنتی باب ۱۱۔ آیات ۳۱۔ ۳۳۔
ہنوز ان کے دانتوں تلے گوشت تھا پیشتر اس کے کہ وہ اسے چبالیں خداوند
کا غصہ ان لوگوں پر بھڑکا اور خداوند نے ان لوگوں کو بڑی سخت مری سے مارا۔
(۷) خشنور ان خشنور آیت ۱-۲ میں لکھا ہے کہ بنام یزدان جہانمار باز ہمیں خشنور
آباد مے فرماید۔ زند بارے کہ جانور بے آزار و ناکشندہ جاندار است
چوں اسپ و گاوان واستر واشتر وخرد مانند آں مکشید و بیجاں مکنید
آ سزائے کردار و پاداش کار اینہا دگر گونہ است از ہوشیار خردمند چنانچہ اسپ
را سواری کنید گاؤ و شتر و استر وخر را بار۔ وغیرہ
ترجمہ۔ جو چوپائے بے آزار اور جانداروں کو مارنے والے نہیں ہیں مثلاً
گھوڑا۔ گائے۔ اونٹ خچر گدھا وغیرہ تم ان کو مت مارو اور بے جان مت
کرو کیونکہ ان کے کاموں کی سزا اور طرح یہ عقل اول کی جانب سے ہے۔ جیسا کہ
گھوڑے پر سواری کرنا۔ بیل۔ اونٹ۔ خچر۔ گدھا وغیرہ پر بوجھ لادنا وغیرہ۔
(۸) قرآن پاک کی تقریباً ہر ایک سورۃ کا شروع بسم اللہ الرحمن الرحیم سے ہوتا ہے
اس میں خداوند کی سب سے بڑی صفت رحم تبلائی گئی ہے پس جس طرح خدا کی
بڑی صفت رحم ہے اسی طرح انسان کو بھی رحم کی صفت سے متصف ہونا چاہیے
(۹) حدیث شریف میں لکھا ہے کہ "قاطع الشجر۔ ذابح البقر۔ دایم الخمر۔ نائم السحر
مانع المطر۔ بائع البشر۔ ابدًا فی السقر" یعنی پھل دار اور سبز درخت کو کاٹنے والا
گائے کو ذبح کرنے والا نشہ میں ہمیشہ مخمور رہنے والا۔ صبح کے وقت سونے
والا بارش کا مخالف۔ اور انسان کو بیچنے والا ہمیشہ کے لئے جہنم کے ساتویں طبقہ
میں رہتے ہیں۔
(۱۰) ایک دوسری حدیث میں لکھا ہے کہ "قلیل من الشفقت خیرٌ من کثرت العبادات"
یعنی تھوڑا سا رحم زیادہ عبادت سے بہتر ہے۔ میرے مسلمان بھائی اس حدیث
پر غور فرماویں جس میں خدا کی عبادت سے بڑھ کر رحم کو مانا گیا ہے۔
(۱۱) اسی خیال کو حافظ علیہ الرحمتہ یوں فرماتے ہیں کہ ؎ مے خور و مصحف بسوز و
آتش اندر کعبہ زن۔ ساکن بتخانہ باشی و لے دل آزاری مکن۔
(۱۲) بقول فرقہ علویہ حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ لا تجعلوا البطون مقابر الحیوانات
یعنی مت بناؤ اپنے پیٹوں کو حیوانوں کا قبرستان۔
(۱۳) ملفوظات حضرت عثمان ہارونی صفحہ ۷۵-۷۶ پر لکھا ہوا ہے کہ۔

عبداللہ بن مسعود روایت کرد از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جبل مادہ گاو بسمل کنند یک خون کبیرہ در گردن او نبویسد ہر جانور یکے بہوائے نفس بکشد ہم چناں باشد کہ بویراں کردن خانۂ کعبہ یاری کردہ باشد رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است کہ نشاید جانورے را کسے در آتش افگند یا بے رحمی بکشد کفارہ او آں است کہ بردہ آزاد کند یا شصت مساکین را طعام دہد یا دو ماہ روزہ دارد پیوستہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گوید میدانید کہ ہیچ جانورے را آتش نرسد چرا کہ خدا تعالےٰ شمار العقوبت اندر دنیا و آخرت عذاب خواہد کرد۔ ہر کہ جانوراں را در آتش افگند چنانست کہ مادرِ خود را زنا کردہ باشد۔"

(۱۴) شیخ سعدی فرماتے ہیں کہ

ندیدہ کہ چہ سختی رسد بجانِ کسے | کہ از دہانش بدر میکنند دندانے
قیاس کن کہ چہ حالش بود در آں ساعت | کہ از وجودِ عزیزش بدر کنند جانے
ہمای بر ہمہ مرغاں از آں شرف دارد | کہ استخواں خورد و طائرے نیازارد

یکے در بیاباں سگے تشنہ یافت۔ بروں از رمق در حیاتش نیافت۔ کلہ دلو کرد آں پسندیدہ کیش۔ چو حبل اندر آں بست دستارِ خویش۔ بہمت کمر بستہ بازو گشاد۔ سگے ناتواں را دمے آب داد۔ خبر داد ہاتف ز احوالِ مرد۔ کہ داور گناہائے او عفو کرد۔ شنیدم کہ بہ قصاب گوسپندے گفت۔ دراں زماں کہ سرش را بہ تیغ مے برید۔ سزائے ہر خس و خارے کہ خوردہ ام دیدم۔ کسے کہ پہلوئے چرب خورد چہ خواہد دید۔

(۱۵) امام مالک حضرت محمدؐ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ۔ عن عمرؓ قال ایاکم و اللحم فان له ضراوة کضراوة الخمر و ان اللہ یبغض اهل البیت اللحمین اخرجه مالک الضراوة العادة۔

ترجمہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ نے کہ بچو گوشت کھانے سے کہ تحقیق اس کی عادت شراب کی سی عادت ہے اور مقرر اللہ تعالیٰ گوشت کھانے والے لوگوں سے دشمنی رکھتا ہے مالک اس کے راوی ہیں ضراوۃ کے معنی عادت کے ہیں۔

معززہ۔ ناظرین۔ یہ حدیث صحیح ہے اور اس کے راوی امام مالک اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر بھی آپ لوگوں کا گوشتخوری سے پرہیز نہ کرنا تعجب کا باعث ہے۔

(۱۶) صحاح ستہ میں سے پانچ میں لکھا ہے کہ عن جابرؓ قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم من اکل ثوماً او بصلاً فلیعتزلنا او لیعتزل
مسجدنا ولیقعد فی بیتہ"

ترجمہ۔ جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص
لہسن پیاز۔ کھاوے تو چاہیے کہ ہم سے الگ رہے یا فرمایا تو چاہیے
کہ ہماری مسجد میں نہ آوے اور اپنے گھر میں بیٹھ رہے پانچوں اس کے
راوی ہیں۔

(۱۷) ژند یا ژند آیت ۱۱۸ میں لکھا ہوا ہے کہ "گوشت درندوں کی غذا ہے
پس تم کیوں مار دہاڑ کرتے ہو۔

(۱۸) جناب حضرت محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمدلی کی بے شمار
حکایات میں سے ایک حکایت یوں مشہور ہے کہ ایک روز ایک ہرنی کو کسی شکاری
نے پکڑا۔ اتفاقاً حضرت محمدؐ صاحب علیہ السلام اس طرف آنکلے ہرنی نے
عرض کی کہ اگر آپ مجھکو چھوڑا دیں تو میں بچوں کو دودھ پلا کر ابھی آجاؤں گی جو اس
پہاڑ پر بھوکے بیٹھے ہیں اتنا سنتے ہی آپ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے اور فرمایا
رحمکر ہے بڑا رحم کا پایہ۔ انسان وہ نہیں جس نے کہ حیوان کو ستایا۔ حیوان
ہے بد اندیش وحشت ذرا نہ کر۔ آتی ہے یہ ابھی بچوں کو دودھ پلا کر شکاری
ہنسا اور کہنے لگا کہ "صاحب بھلا یہ وحشی جانور بھی کبھی کیا پھر واپس آتے ہیں" اس پر
آپ نے فرمایا۔ اچھا ہم اس کے ضامن ہوتے ہیں اور جب تک یہ واپس نہ آوے
گی ہم نہیں جائیں گے اس پر شکاری نے کہا کہ اگر یہ واپس نہ آئی تو اس کی بجائے
آپ کو شکار اجل بننا پڑیگا پھر آپ مسکرائے اور فرمایا ؎
اچھا نہیں کچھ خوف یہ بیڑا ابھی اٹھایا۔ تو لائیگا ایمان جو یہ حیوان پھر آیا۔ اس وقت
یہی شرط سہی جسکو خدا دے۔ ہم جان لگاتے ہیں تو ایمان لگا دے۔ چنانچہ اس
شرط کو شکاری نے منظور کر لیا اور ہرنی کو پانچ گھڑی کی مہلت دے چھوڑ
دیا۔ وہ فوراً اپنے بچوں کے پاس گئی اور مفصل حال بیان کیا۔ بچے کہنے لگے۔ اے
ماں! ہم نبیؐ کو تکلیف دینا نہیں چاہتے تم فوراً جاؤ پس ہرنی بلا دودھ پلائے فوراً
واپس آگئی اور عرض کی کریم حاضر ہوں اس واقعہ کا شکاری پر بڑا اثر پڑا اور وہ فوراً
حضرت کے قدموں پر گرا اور مشرف باسلام ہو کر حضرت کا سچے دل سے معتقد
اور خدمتگزار بن گیا۔

پس اے مسلمان بھائیو آپ کے صاحب جب اس قدر مہربان اور رحیم تھے تو آپ کو بھی ان کے

پیچھے پھیر دہونے کا ثبوت دینا چاہیئے اور قربانیٔ گاؤ کو بند کر دینا چاہیئے۔

(۹) امریکہ کے مشہور پریذیڈنٹ مسٹر ابراہیم لنکن کے پریزیڈنٹ بنائے جانے کا بھی حال عجیب ہے یعنی جب الیکشن ہونے والا تھا تو بہت لوگ تماشہ دیکھنے کے لئے گئے چنانچہ مسٹر ابراہیم لنکن بھی جو امیدوار تھے روانہ ہوئے راستہ میں دیکھا کہ ایک سور کیچڑ میں پھنسا ہوا ہے اور سخت پریشان ہے کیونکہ جتنی کوشش وہ نکلنے کے لئے کرتا ہے دلدل میں اتنا ہی دھسا چلا جاتا ہے بس پھر کیا تھا اسی ناپاک جانور کے درد نے اس نیک دل رحم مجسم انسان کے دل میں گھر کر لیا۔ اس ناپاک جانور کے درد سے کسی کو کیا غرض تھی لیکن یہاں تو اپنا درد دور کرنا تھا آپ فوراً گاڑی پر سے کود پڑے اور دلدل میں جا گھسے۔ بڑی مشکل محنت و جانفشانی سے اس ناپاک جانور کو کھینچ کر باہر نکالا کیچڑ کی وجہ سے تمام کپڑوں پر چھینٹیں پڑ گئی تھیں اور تمام کپڑے خراب ہو گئے تھے لیکن آپ اسی حالت میں جب پہنچے تو وقت مقررہ سے نصف گھنٹہ بعد پہنچے اور تمام کپڑوں پر کیچڑ کی چھینٹیں پڑی ہونے سے لوگوں نے دریافت کیا کہ مسٹر لنکن آپ کے کپڑے کیوں گندے ہیں۔ آپ نے جواب دیا۔ ”ہاں ہاں یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے میں ابھی راستہ میں بڑی بری طرح سے پھنسے ہوئے ایک سور کو کیچڑ میں سے باہر نکال کر آیا ہوں“ بس اتنا کہنا ہی تھا کہ چاروں اطراف سے آوازیں آنی شروع ہو گئیں کہ ”بہادر لنکن بہادر رحمدل لنکن ہم تجھے ہی اپنا پریزیڈنٹ بنانا چاہتے ہیں“

گائے کے فوائد

میرے مسلمان و عیسائی بھائیو اگر آپ گائے کے فوائد پر غور فرماویں تو بھی اس کے احسان سے ہم اور آپ کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ حساب سے دیکھا گیا ہے کہ اگر ایک گائے اٹھارہ سال تک پالی جائے اور اس سے جو گائیں پیدا ہوں وہ بھی اپنی عمر کو پہنچکر بچے دیتی رہیں تو اٹھارہ سال میں گائے اور بیل دونوں کی مجموعی تعداد تقریباً ۷۸۴ ہو گی ان میں ہر ایک گائے اپنی عمر بھر آٹھ بچے دے اور چھ ماہ تک تین سیر دودھ روز دیتی رہے تو اٹھارہ سال کا دودھ باختلاف مدت ۹ ہزار ۷ سو من ہو گا جس کی قیمت ۵ سیر فی روپیہ فروخت کرنے سے ۵۳ ہزار ۶ سو ۶۷ روپیہ ہو گی۔ اگر اس دودھ سے ایک چھٹانک فی سیر کی اوسط

پر مکھن نکالا جائے تو ۱۶ ہزار ۷ سو ۳۰ سیر بارہ چھٹانک مکھن تیار ہوگا اگر اسے فی روپیہ تین پاؤ فرض کیا جائے تو اس کی قیمت ۲۲ ہزار ۳ سو ۵۶ روپے قرار پائے گی ان گایوں کی مجموعی قیمت ۱۵ روپیہ فی گائے کے حساب سے تین ہزار سات سو بیس روپیہ ہوگی اس قیمت کو دودھ کی قیمت پر اضافہ کیا جائے تو ۷۵ ہزار ۳ سو ۹۶ روپے حاصل ہوتے ہیں گویا ایک گائے کو اس کی حالت پر چھوڑ دیا جائے تو وہ ۱۸ سال کے بعد اتنی بڑی رقم ہمکو دے سکتی ہے جبکہ ساتھ ہی ۲۴۸ گائیں بھی سلسلہ وار اپنی نسل بڑھانے کے لئے دنیا میں موجود رہیں گی۔

ہم نے اوپر جو حساب دکھایا ہے وہ ۲۴۸ گایوں کا ہے لیکن ہم نے مجموعی تعداد ۴۹۷ فرض کی ہے جس میں ۲۴۹ بیل بھی شامل ہیں ان کے فوائد پر غور کرنا بھی ضروری ہے اگر یہ بیل فی جوڑی پچاس بیگہ زمین جوتیں گے اور اس میں فی بیگہ ۴ من سالانہ کے حساب سے اناج پیدا ہوگا تو سالانہ ۲۴ ہزار ۹ سو من غلہ اور ۹ سال کا ۲ لاکھ ۲۴ ہزار ایک سو من اناج ہوگا اگر سوئے نہیں، اناج کی قیمت بالا وسط چار روپیہ من فرض کی جائے تو ۸ لاکھ ۹۶ ہزار ۴ سو روپیہ کی رقم حاصل ہوتی ہے بیلوں کی قیمت پندرہ روپیہ مانی جائے تو ۳ ہزار ۷ سو ۳۵ روپیہ ہوتے ہیں جن کو مذکورہ بالا رقم پر مستزاد سمجھنا چاہئے۔ اب ان کل رقوم کو باہم جمع کرکے دیکھا جائے تو اندازہ ہوگا کہ ایک گائے ۱۸ سال کے عرصہ میں کتنی دولت ہمارے لئے مہیا کر سکتی ہے۔

اس موقعہ پر گایوں کے صرف پر توجہ کرنا مناسب ہوگا تمام ہندوستان میں جس قدر گائیں روزانہ صرف ہوتی ہیں ان کا صحیح حساب تیار کرنا دشوار ہے لیکن ہم اس جگہ صرف ایک ہزار مربع میل رقبہ کا حساب لکھتے ہیں جس میں ۱۶ لاکھ آدمی آباد ہیں اس آبادی میں ۵۸ یا ۵۹ روزانہ کے اوسط سے ۲۱ ہزار گائیں سالانہ صرف ہوتی ہیں یہ عموماً مادہ ہوتی ہیں کیونکہ اس مخصوص رقبہ آبادی میں بیلوں کا دستور نہیں۔ اب ان ۲۱ ہزار گایوں کا بھی مذکورۂ بالا اعداد و شمار کے مطابق اندازہ کیجیے۔ اگر ۱۸ سال تک ان کی نسل بڑھائی جائے تو مجموعی تعداد ایک کروڑ ۴ لاکھ ۷۳ ہزار ہوگی اگر فی راس ۱۵ روپے قیمت فرض کی جائے تو کل رقم ۱۵ کروڑ ۶۵ لاکھ ۵۵ ہزار ہوتی ہے اب ان گایوں کے دودھ گھی کی قیمت کا بھی اندازہ کیجئے۔ ان میں سے اگر نصف کو مادہ خیال کیا جائے تو ان کے دودھ

کی قیمت ۶۴ کروڑ ۱۷ لاکھ ۱۸ ہزار روپیہ ہوگی اب نصف تعداد بیلوں کی رہی
تو ان کی قیمت اور اس عرصہ میں ان سے جس قدر اناج پیدا ہوا ہے اس کی قیمت
۴۹ کروڑ ۶ لاکھ ۳۵ ہزار روپیہ ہوگی اب نر و مادہ سب کی کمائی اور قیمت
کو ایک ساتھ جمع کیا جائے تو ۱۰ ارب ۱۳ کروڑ ۳۲ لاکھ ۳۵ ہزار روپیہ
ہوتے ہیں اگر اس ۱۸ سال میں ۱۲ ہزار گایوں کے کمائے ہوئے روپیہ کو
انہیں چھ لاکھ آدمیوں میں تقسیم کردیں جن کے ایک سال کے معمولی صرف
میں یہ ۱۲ ہزار گائیں آجاتی ہیں تو ۸۰۷ روپیہ ۲۰ آنہ ساڑھے چار کی رقم ہر شخص
کے حصہ میں آسکتی ہے جس سے بڑھ کر آسودگی اور خوشحالی کی کوئی صورت نہیں
یہ حساب صرف ایک سال میں ذبح ہونے والی گایوں کو ۱۸ سال تک پالنے کا ہے
اگر تمام ہندوستان کا حساب کیا جائے اور باشندے گائے کا گوشت کھانا
بالکل ترک کردیں تو فوائد کا حساب و شمار بے حساب ہے۔
ہندوستان مواشی کے پالنے کیلئے نہایت موزوں ہے اور یہ مواشی ہی کی برکت
تھی کہ ہندوستان کی دولت و زرخیزی ساری دنیا کے لئے باعث حیرت رہی۔ اسی
کی بدولت علاء الدین خلجی نے اپنے عہدِ حکومت میں لوازمِ زندگی کے ایسے نرخ
مقرر کئے جن کی مثال تاریخ کے کسی زمانہ میں نہیں ملتی۔

اس جگہ یہ بات بھی توجہ کے قابل ہے کہ ایک گائے اپنی عمر میں ۴ لاکھ ۷۵ ہزار
۶ سو آدمیوں کو سیراب و شکم سیر کرتی ہے جیسا کہ ذیل کے اقتباس سے واضح
ہوتا ہے ایک گائے دو سیر کے ۳۰ ہفتہ تک روزانہ دودھ دیتی ہے اس کی
اوسط ۱۱ سیر فرض کرنی چاہیئے دودھ دینے کا سلسلہ ۶ ماہ سے ۱۸ ماہ تک
جاری رہتا ہے جیسے ہر گائے کے لئے بالاوسط ۱۲ ماہ سمجھنا چاہئے اب ہر ایک
گائے کے عمر بھر کے دودھ سے ۲۴ ہزار نو سو ۶۰ آدمی ایک بار سیراب
ہوسکتے ہیں۔ اگر بالاوسط ایک گائے کے چھ بچھڑے اور چھ بچھیاں پیدا ہوں
اور ان میں سے بالفرض دو مر بھی جائیں تو ان پانچ بچھیوں کا عمر بھر کا دودھ
ایک لاکھ ۲۴ ہزار ۸ سو آدمیوں کو شکم سیر کرسکتا ہے اب رہے پانچ بیل تو
وہ عمر بھر میں کم از کم پانچ ہزار من غلہ پیدا کرسکتے ہیں اس غلہ میں سے اگر فی کس
تین پاؤ مقرر کیا جائے تو ڈھائی لاکھ آدمیوں کو خوراک حاصل ہوسکتی ہے الغرض
اناج اور دودھ دونوں ملکر ۳ لاکھ ۷۴ ہزار ۸ سو آدمیوں کو ایک دفعہ تک
شکم سیر کرسکتے ہیں اب غور فرمائیے کہ ایک گائے مع اپنی نسل کے ایکدفعہ ۴ لاکھ ۷۵ ہزار ۶ سو آدمیوں کو

طبی نقطۂ نظر سے

طبی نقطۂ نظر سے بھی اگر دیکھا جائے تو گائے کا گوشت مضر صحت ہے چنانچہ مخزن الادویہ میں لکھا ہوا ہے کہ عمدہ اور نرم گوشت یک سالہ بچھڑے کا ہوتا ہے لیکن اس کی تاثیرات حسب ذیل ہیں:

۱۔ دیر ہضم ہے۔ غلیظ خون اور سوداوی مادہ پیدا کرتا ہے۔ سوداوی امراض عارض ہونے کا باعث ہے اور اس سے مندرجہ ذیل بیماریاں پیدا ہونے کا امکان ہے:

سرطان جسکو انگریزی میں کینسر اور ہندی میں اڈ بجھ کہتے ہیں کوڑھ چھیپ یعنی برص۔ داد۔ کھجلی۔ وسواس۔ چوتھیا بخار۔ عرق النسا یعنی رانگن کا درد گنٹھیا۔ خون میں بدبو اور سڑن مقررہ وقت سے پیشتر حیض کو روکنے والا جس سے صدہا اقسام کی بیماریاں عورتوں کو لاحق ہو جاتی ہیں اور بچہ پیدا ہونے کی قوت بھی وقت سے پہلے زائل ہو جاتی ہے۔ مرگ مفاجات یعنی بغیر بیماری دفعتہً بے خبر مر جانا۔ جگر میں سدہ ڈالکر غلیظ اور بدبودار بخار دل کو پہنچاتا ہے۔ گنج۔ دردِ سر۔ آنکھوں میں دھند۔ آکلہ یعنی منہ کے اندر زخم ہو کر تمام اندرونی جلد گل جاتی ہے۔ وغیرہ۔

وہ ہنود و اصحاب جو مسلمانوں پر طعنہ زنی کیا کرتے ہیں ذرا مخزن الادویہ کے مصنف کی رائے در بارہ گوشت گاؤ کا مقابلہ مہرشی دھنونتری کے چرک شاستر سینہ اد معیائے ۸۴ سے کریں جس میں گائے کے گوشت کے فوائد لکھے گئے ہیں اور شرمندہ ہوں۔ کہ ایک مسلمان تو گائے کے گوشت کے خلاف رائے دیتا ہے اور دوسرا ہندو مہرشی حق میں رائے زنی کرتا ہے۔ ؎

ببیں ایں تفاوت رہ است از کجا تا بکجا

گائے کی گوشتخوری کے خلاف گائے کے دودھ۔ دہی۔ گھی وغیرہ کے اتنے فوائد طبی کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں کہ جن سے ایک دفتر ذخار بھرا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ بات ہر ایک فرد بشر پر ظاہر ہے ہماری لذیذ خوراک کو مزیدار بنانے والی اشیاء میں سے سب سے زیادہ حصہ گائے کا گھی دودھ دہی وغیرہ ہیں۔ اور بازاری مٹھائیوں کا بھی جزو اعظم یہی اشیاء ہیں۔

باب ششم

گئو رکھشا کا تعلق حکومت سے

مذہبی تعلقات کے علاوہ گئو رکھشا کے سوال کا حکومتِ وقت سے بھی گہرا تعلق ہے۔ چنانچہ رحمدل بادشاہوں کی زیر حکومت جب ملک کی قحط سالی اور غربت کا سوال درپیش ہوا تو مسلمان بادشاہوں نے بھی ملک کی بہتری کی خاطر اس متبرک حیوان کی حفاظت ضروری کے متعلق فرمان جاری کئے جن میں سے معدودے چند کی نقل مطابق اصل مندرج ناظرین کی جاتی ہے۔

یہ خیال کہ گائے کی نسل بڑھانے سے ملک زیادہ آباد ہوتا ہے صرف ہمارے ہی دل میں پیدا نہیں ہوا بلکہ بعض مسلمان بادشاہوں نے بھی گائے ذبح کرنے کی ممانعت کی ہے چنانچہ مشہور اموی خلیفہ عبدالملک بن مروان کے عہد حکومت میں باشندگان عراق نے حجاج بن یوسف سے جو ان دنوں عراق کا گورنر تھا اپنا ملک آباد نہ ہونے اور ویران پڑا رہنے کی شکایت کی حجاج نے غور و خوض کے بعد یہ بات معلوم کی کہ لوگ گایوں کو کھا جاتے ہیں اور اس جانور کی کمی ملک کی ویرانی کا باعث ہے حکم دیا کہ آج سے گائے ذبح نہ ہونے پائے اور کوئی مسلمان ان کا گوشت نہ کھائے کس کی مجال تھی کہ حکم کی تعمیل نہ کرتا۔ یک لخت گائے کا ذبح کیا جانا بند ہو گیا۔

اکبر کا حکم

شہنشاہ اکبر نے اپنے پیدا ہونے کے دن (سالگرہ) تخت نشینی کے دن۔ تلاوان کے دن۔ بیٹوں اور پوتوں کی سالگرہ کے دن قانونی طور پر جانوروں کا ذبح کیا جانا ممنوع قرار دیا تھا جہانگیر نے اپنے عہد حکومت میں اس دستور کو قایم رکھا اور اپنے بیٹوں پوتوں کی سالگرہ کے ایام اور اضافہ کئے چنانچہ سال کا ایک تہائی حصہ بلکہ نصف حصہ ایسا تھا جس میں جانور ذبح نہیں ہوتے تھے

جہانگیر کا حکم

مشہور فرانسیسی سیاح ڈاکٹر برنیر جو شاہجہاں کے زمانہ میں شاہی حکماء کے زمرہ میں ملازم تھا اپنے سفر نامہ میں لکھتا ہے کہ ایک دفعہ مواشی کی قلت پر خیال کر کے جہانگیر بادشاہ نے گائے کے ذبح کرنے کی قطعی ممانعت کر دی تھی۔

محمد شاہ کا فرمان

محمد شاہ کا ایک فرمان اور ان کے پیر صاحب کا فتویٰ جو مختلف رسائل واخبارات میں بھی شائع ہو چکا ہے حسب ذیل ہے:

فتویٰ ونقل فرمان شاہی درباب ممانعت گاؤکشی

التماس میدارم از اہل شرع شریف نبوی کہ در حدیث شریف در باب مادہ گاؤ شیر دار چہ صادر شدہ است۔ از جناب مولوی قطب الدین پیر بادشاہ واز جانب مولوی صابر بخش صاحب در حدیث شریف ایں چہار چیز ممنوع آمدہ است پس اہل دین وشارعانِ شریعت متین را بریں عمل باید کرد و آں انیست۔

اوّل قاطع الشجر (یعنی بریدن درخت سبز) وثانی بائع البشر (یعنی فروختن فرزندِ آدم) وثالث ذابح البقر (یعنی کردن گاؤکشی) بسیار ممنوع است۔ ہر کسے کہ خواہد کرد بلاشک بدوزخ خواہد رفت۔ رابع حرام۔ یعنی۔ حرام کاری از زن نکاحی یا متاعی کس دیگر۔ ہر کس از وے جماع خواہد کرد بلاشک بدوزخ خواہد رفت۔ صریح از قرآن مجید ثابت شدہ دریں باب آیت قرآنِ مجید است حدیث ایں ست در باب ذبح کردن مادہ گاؤ شیر دار مجتنب ذات اللہ

العبد
نولیسایندۂ این دستخط خاص
روبرو خود بزبان فرسود
محمد محفوظ الله عفی الله
دستخط خاص مولوی حب
محفوظ الله صاحب

محمد شاه غازی
شاه عالم بادشاه
سید عطا خاں فدوی

دار وعدہ [illegible]
حضور پرنور یعنی [illegible]
کشتن یعنی ذبح کردن ماده گاؤ
شیر دار از حدیث ہمیں سنت
مجتنب ذات الله

العبد
قاضی میاں اصغر حسین دستخط خاص
ولد منشی الہی خاں

مہر

محمد شاه [illegible] غازی
سالار بادشاه فدوی
جنگ [illegible] الدولہ
سید عبدالله خاں بہادر
ظفر

بموجب حکم مولوی قطب الدین
صاحب
پیر بادشاه

خادم شرع
قاضی محمد رفیع [illegible]
غلام احمد بن

نقل فرمانِ والاشان شاه عالم بادشاه غازی مرتب بمہر وطغرا ونشانہائے وفاتحہ
بادشاہی مرقومۂ سیزدہم ذی الحجہ سنہ ۱۳۱ سعلی منتظمانِ بارگاهِ خلافت وکار
پردازانِ درگاه سلطنت وآرائے عمالی مقدار وجمیع عمال محالات ومتصدیان
مہمات ممالک محروسۂ این دولت ابد مدت بدانند دریں آوان عدالت
عنوان ودمان معدلت اقتران فرمانِ والاشان واجب الاذعان لمعۂ صدور
ظہور یافت کہ بدید بانی دانش وبینش حیواناتِ بے زبانان کشو آفرینش اند۔
از انجملہ نوع گاوان از نر وماده منشائے فوائد بسیار ومصدر منافع بیشمار
ہستند زیرا کہ زندگی انسان وحیوان منسوط بغلات ونباتات است وچون
ہر دو جنس بے کشتکار متعذر ودشوار وکشتکار بقلبہ رانی متصور ودیں
صورت گاوان مدار علیہ آبادی عالم وواسطۂ حیات حیوانات وبنی آدم

اندا تہدام اساس ہستی چنیں حیوانات مبادرت نمودن نامستحسن۔ نظر برایں معنی حسب الغرض فرزندار جمند بجان پیوند مہاراج ادھیراج مادھوراؤ سیندھیہ بہادر زینت صافی طویت والا وہمت خیر بہمت معلیٰ اقتضا براں فرمودہ کہ در تمامی ممالکِ محروسہ رسم گاؤکشی مطلق نمانند و بالکلی متروک شود باید کہ بور ودِ ایں برلیغ قضا تبلیغ جمیع منتظان بارگاہِ آسمان جاہ دریں باب تقید واہتمام تمام بکار برند کہ حسب الحکم اقدس اعلیٰ در ہیچ بلاد وقصبات وقریات ذبح البقر بعمل نہ آید اگر احیاناً خلاف حکم والا احدے مرتکب گاؤکشی خواہد گردید بغضبات سلطانی کہ نمونۂ قہر ربانی ست خواہد گردید

دلبسزا خواہد رسید فقط

نقل مطابق اصل است
منشی حضور والا خانہ زاد موروثی

جے سنگھ
دیوالی سنگھ ابن را

ترجمہ

اہل شرع شریف نبوی سے التماس ہے کہ حدیث شریف میں دودھار گائے کے متعلق کیا فرمایا گیا ہے جناب مولوی قطب الدین پیر بادشاہ اور مولوی صابر بخش کی جانب سے۔

حدیث شریف میں چار چیزیں ممنوع ہیں پس اہل دین اور شارعان شریعت نبین کو ان پہ عمل کرنا چاہیئے۔ اور وہ یہ ہیں:۔

اول قاطع الشجر یعنی درخت کا ٹنے والا۔ دوسرا بائع البشر یعنی انسان بیچنے والا تیسرا ذابح البقر۔ یعنی گاؤکشی کرنے والا۔ یہ نہایت ممنوع ہے۔ جو شخص ایسا کرے گا بلا شبہ دوزخ میں جائیگا۔ چوتھے حرامکاری خواہ نکاحی عورت سے ہو یا متاعی سے۔ جو شخص اس سے جماع کرے گا بلا شبہ دوزخ میں جائیگا قرآن مجید میں صراحت کے ساتھ ثابت ہے۔ بہرکیف دودھ والی گائے کے ذبح کرنے کے متعلق حدیث میں بھی لکھا ہے۔

العبد
مہر

مہر

مہر

العبد

بموجب حکم مولوی قطب الدین صاحب پیر بادشاہ

مہر

مہر

نقل فرمان والاشان شاہ عالم بادشاہ غازی مرتب بہ مہر وطغرا ونشانہائے وذ
بادشاہی مرقومہ ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۱ سنہ معلےٰ۔
منتظمان بارگاہِ خلافت وکارپردازان درگاہ سلطنت۔ امرائے عالی مقدا
وجمیع عمال محالات ومتصدیان تہمات ممالکِ محروسۂ دولتِ ابد مدت
کو معلوم ہو کہ ان دنوں فرمان شاہی صادر ہوا ہے کہ گائے اور بیل بے شم
فائدہ اور منفعت رکھتے ہیں انسان وحیوان کی زندگی غلوں اور نباتا
پر منحصر ہے اور یہ دونوں چیزیں کاشتکاری کے بغیر دستیاب نہیں ہوسکتی
اور کاشتکاری گائے اور بیل کے بغیر دشوار ہے۔ پس گائے بیل پر دنیا
آبادی اور بنی آدم کی زندگی کا مدار ہے اس لئے اس جانور کا معدوم کر
نامناسب ہے اس بات کو ملحوظ رکھکر فرزند ارجمند مہاراج ادھراج
مادھوراؤ سیندھیہ بہادر کی گذارش کے مطابق ما بدولت کی خواہش
ہے کہ تمام ممالک محروسہ میں گاؤکشی کی رسم بالکل نہ رہے اور قطعاً متروک
ہو جائے۔ اس فرمان کے موصول ہوتے ہی تمام منتظمین سلطنت کو اس
تعمیل حکم میں پورا اہتمام کرنا چاہیئے اور حسب الحکم اقدس واعلےٰ کسی شہ
قصبہ اور قریہ میں گائے ذبح نہ کی جائے۔ اگر اتفاقاً کسی سے خلاف ورزی

ہوگی تو وہ قہر سلطانی میں مبتلا ہوگا اور سزا پائیگا۔ فقط

نقل مطابق اصل ہے

منشی حضور والا خانہ زاد موروثی

مہر

شہنشاہ بابر کا فرمان

بھوپال کے کتب خانہ میں شہنشاہ بابر کا ایک فرمان موجود ہے جس میں شہنشاہ ممدوح نے گائے کی قربانی ممنوع قرار دیے جانے کا حکم دیا ہے۔ اس فرمان کی نقل حسب ذیل ہے:۔

وصیت نامہ مخفی ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ غازی بشاہزادہ نصیر الدین ہمایوں اطال اللہ عمرہ برائے استحکام سلطنت نوشتہ شد۔

اے فرزند مملکت ہندوستان از مذاہب مختلف ناموں معمور ست، الحمد للہ کہ حق سبحانہ تعالیٰ بادشاہی آں بتو کرامت فرمود۔ باید کہ تعصبات مذہبی از لوح دل پاک نمودہ موافق طریق ہر ملت معدلت کن خصوصاً از قربانی گاؤ بپرہیز کہ تسخیر قلوب اہل ہندوستان ست و رعیت ایں ولایت باحسانات شاہی وابستہ شود۔ و منادر و معبد گاہ ہر قومیکہ زیر فرمان بادشاہی ست خراب مکن۔ چناں عدالت گستری اختیار کن کہ شاہ از رعیت و رعیت از بادشاہ آسودہ شود۔ ترقی اسلام از تیغ احسان بہتر ست نہ از تیغ ظلم و از مناقشاتِ اہل سنت و شیعہ چشم پوشی کن والا ضعف اسلام موجود ست و رعیت مختلف القلوب را بحکم اربعہ عناصر قایم کن کہ جسم سلطنت از امراض مختلف ایمن باشد۔ و کارنامہ حضرت امیر تیمور صاحبقران پیش نظر باید داشت کہ با مور شہریاری پختہ شوی

وما علینا الا البلاغ ۔ یکم جمادی الاول ۹۳۵ھ

ترجمہ

وصیت نامہ مخفی ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ غازی جو شاہزادہ نصیر الدین ہمایوں اطال اللہ عمرہٗ کے لیے بغرض استحکام سلطنت لکھا گیا۔

اے فرزند۔ ہندوستان کا ملک مختلف مذاہب سے معمور ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے اس ملک کی بادشاہی تم کو عطا کی۔ تمہیں چاہیے کہ دل کو تعصبات مذہبی سے پاک کر کے ہر طریقہ و ملت کے مطابق انصاف کرو خاصکر قربانی گاؤ سے پرہیز کرو کہ اس سے ہندوستانیوں کے قلب مسخر ہو جائیں گے اور اس ملک کی رعایا احسانات شاہی سے مسخر ہو جائیگی کسی قوم کی عبادت گاہ یا مندر جو تمہارے زیر نگیں ہو برباد نہ کرو ایسی عدل گستری اختیار کرو کہ رعیت بادشاہ سے اور بادشاہ رعیت سے خوش رہے۔ اسلام کا احسان کی تلوار سے جتنا بھلا ہے ظلم کی تلوار سے نہیں ہے سنی شیعہ کے جھگڑوں سے چشم پوشی کرو ورنہ اسلام کمزور ہو جائیگا مختلف دلوں کی رعیت میں اربعہ عناصر کی طرح اعتدال پیدا کرو تاکہ سلطنت کا جسم مختلف امراض سے محفوظ رہے حضرت امیر تیمور صاحبقراں کا کارنامہ پیش نظر رکھنا چاہیے تاکہ تمہیں امور سلطنت میں پختگی حاصل ہو۔

وما علینا الا البلاغ۔ یکم جمادی الاول ۹۳۵ھ

بادشاہ کابل کا عمل

آج سے پندرہ سال قبل جب ہز مجسٹی امیر حبیب اللہ خاں والی افغانستان ہندوستان تشریف لائے اور نماز عید الضحیٰ دہلی میں ادا کرنا تجویز کیا گیا تو امیر صاحب نے مسلمانوں سے فرمایا کہ گائے کی قربانی نہ کی جائے کہ مذہب

اسلام میں گائے کی قربانی کی تخصیص نہیں ہے امیر صاحب خود بڑے عالم تھے آپ نے ارشاد کیا کہ ثواب حاصل کرنے کا کوئی طریقہ ایسا نہیں ہو سکتا جو اپنے ہمسایہ کے دل کو دکھا کر اور رنج دے کر مہیا کیا جائے ہمارا مذہب غیر مذہب والوں کے ساتھ میل جول سے رہنے اور اچھا برتاؤ کرنے کی ہدایت کرتا ہے اسلام کا کبھی یہ منشا نہیں ہے کہ غیر مذہب کے لوگوں کو جو تمہارے ساتھ ایک جگہ بستے ہیں کسی قسم کی تکلیف دی جائے بلکہ اسلام کی ہدایت یہ ہے کہ غیر مذہب کے لوگ اگر کچھ برائی بھی کریں تو تم ان کو معاف کر دو

ممالک اسلامیہ کی شہادت

ایک افغانی سیاح رقمطراز ہے کہ میں نو سال سے ملک عرب میں سکونت پذیر ہوں اور چار سال مملکت شام کے خاص شہر دمشق میں رہا ہوں مگر اس عرصہ میں بیں سوا ایک دوکان کے سوا کوئی ایسی دوکان نہیں دیکھی جس میں گائے کا گوشت فروخت ہوتا ہو وہ ایک دوکان بھی شوق خیل نامی ایک بازار میں تھی جس میں عیسائیوں یا یہودیوں کے سوا میں نے کوئی شامی یا ترکی مسلمان نہیں دیکھا جو اس دوکان سے گوشت خریدتا ہوں اناطولیہ اور استنبول میں بھی رہا ہوں ان ممالک میں بھی زیادہ تر یہودی اور عیسائی گائے کا گوشت کھاتے ہیں جن کے دماغوں میں یورپ کی بو سمائی ہوئی ہے اس کے بعد سیاح مذکور لکھتا ہے کہ میں عرصہ تک مصر میں رہا مگر مصر القاہرہ جیسے عظیم الشان مقام میں جسکی آبادی ۱۲ لاکھ سے کم نہیں صرف چار یا پانچ ایسی دوکانیں نکلیں گیں جن میں گائے کا گوشت بیچا جاتا ہے اور ان سے بھی صرف عیسائی اور یہودی گوشت خریدتے ہیں میں نے اس نو سال کے عرصہ میں ایک بھی ایسا مسلمان نہیں دیکھا جس نے یا وُہ گائے کا گوشت خریدا ہو اگرچہ افغانستان میں بھی گائے کا گوشت کھایا جاتا ہے مگر وہاں بھی یہ بات نہیں دیکھی کہ کوئی تندرست گائے ذبح کی گئی ہو صرف اسی قسم کی گائے ذبح کی جاتی ہے جو بیکار یا بیمار ہو یا اس قسم کا بچھڑا ذبح کیا جاتا ہے جسکی

ماں مرگئی ہو اور اس کا مالک اس کی نگہبانی نہ کر سکتا ہو نیز اس قسم کا گوشت بھی وہی آدمی کھاتے ہیں جو نہایت مفلس ہوں متمول اشخاص گائے کا گوشت ہرگز نہیں کھاتے ترکستان کے مسلمان بھی گائے کے گوشت سے سخت متنفر ہیں مگر یورپ میں معاملہ برعکس ہے وہاں تمام لوگوں کے نزدیک سب سے عمدہ گائے کا گوشت سمجھا جاتا ہے آگے چل کر سیاح مذکور لکھتا ہے کہ میں نے علماء کی ایک مجلس میں گائے کے گوشت کے متعلق ایک عالم سے سوال کیا تو اس نے ایک حدیث پڑھی جس کا مضمون یہ ہے کہ گائے کا گوشت بیماری ہے اور گھی دوا اور دودھ شفا ہے۔

اکبر کے سامنے گائے کا ڈیپوٹیشن

تاریخ کا دلچسپ واقعہ

کیپٹن نرہری شہنشاہ اکبر کے زمانہ میں ایک بڑے کوی ہوئے ہیں انہوں نے ایک دفعہ گایوں کا ایک جلوس اکبر کے سامنے پیش کیا اور ہر ایک گائے کے گلے میں ایک تختی لٹکا دی جس پر یہ نظم کندہ تھی۔

ترن جو دنت تر دھرہیں ۔۔۔ تنہیں جگ مارت نہیں کوئی...
ہم سنت بہتی ترن چرہیں ۔۔۔ بین اچار ہیں دین ہوئی...
امرت پیہ نت سدو ہیں ۔۔۔ تبس مہی تھمتن جیسا دین
ہندو ہیں ادھر نہ دیہیں... ۔۔۔ کٹک ترک ہی نہ پیاویں
کہے نرہری سن شاہ اکبر... ۔۔۔ بنتی گنو جوڑے کرن
کس ابہرادہ موہے مارہو ۔۔۔ موئے چام سیو ہوں چرن

اس نظم کا مطلب یہ ہے کہ اگر دشمن بھی منہ گھانس لیکر سامنے آجائے تو اس کو فاتح جان سے نہیں مارتا ہم کہ ہر وقت منہ میں گھانس لیے رہتی ہیں نہایت عاجزہ

بیتے بچن کہتی ہیں کہ ہم ہمیشہ امرت سمان دودھ لوگوں کو دیتی ہیں لیکن ہمارے بچے گھاس پھونس کھا کر پیٹ بھرتے ہیں ہم نہ تو ہندوؤں کو بہکا دیتی ہیں اور نہ مسلمانوں کو کڑوا ہم گائیں دست بستہ آپ سے پوچھتی ہیں کہ اے اکبر ہم کس قصور پر آپ ہمیں مارتے ہیں ہم تو مر کر بھی آپ کی سیوا چرن کرتی ہیں (یعنی جوتے کی شکل میں آپ کے پاؤں کی حفاظت کرتی ہیں)؛

جب اکبر نے دریافت کیا کہ اس جلوس کا کیا مطلب ہے؟ تو نرہری نے کہا کہ آپ ان تختیوں کو پڑھ لیں۔ چنانچہ اکبر پر اس نظم کا اتنا گہرا اثر ہوا کہ اس نے فوراً اپنی قلمرو میں حکم جاری کر دیا کہ **جو گائے کو مارے گا سزائے موت پائیگا**+

اے کاش کہ اسوقت کے ملک الشعرا مہرشی رابندرناتھ ٹیگور اور سر محمد اقبال بھی بے زبان اور بیکس گائیوں کا ایک جلوس ملک معظم کی خدمت میں لیجاویں اور گئوؤں کی بیکسی اور بے بسی کی فریاد اپنے رحمدل شہنشاہ کے گوش گذار کریں بہت ممکن ہے کہ یہ شاعر بھی نرہری کی مانند رحمدل شہنشاہ جارج پنجم سے گئوماتا کی جان بخشی کرا سکیں اور اپنے نام کو ہمیشہ کے لیئے زندہ کر جائیں۔ میں اس درخواست کے ساتھ اس کتاب کی ایک ایک جلد بصیغہ رجسٹری ہر دو شاعران عظیم کی خدمت میں بھیجکر انتظار کرتا ہوں کہ مجھ غیر متعصب ہندو کے سچے دل سے نکلی ہوئی درخواست کا جواب دونو ہندوستانی شاعروں کی قلم سے کیا ملتا ہے؟ میں گئوماتا کی یہی فریاد امت محمدی کے آگے کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ شاید وہ فریاد جسنے سنگدل "دوستوں" کے دل پر اثر نہ کیا وہ رحمدل اور بہادر "دشمنوں" کی قبولیت کا شرف حاصل کرلے ۔ آمین۔

گورنمنٹ برطانیہ کی خاص توجہ کے قابل

اسمیں شک نہیں کہ کئی برسوں سے ملک ہندوستان میں سرکار برطانیہ کے خلاف زہر پھیلایا جا رہا ہے جو رعایا کے دل و دماغ پر گہرا اثر کر رہا ہے۔ اگر

سرکار برطانیہ اس زہریلے اثر کو دور اور کافور کرکے رعایا کے دل و دماغ کو صاف کرنا اور ہندوستان کو مستقل طور پر اپنے زیر سایہ رکھنا چاہتی ہے تو اسے بھی بعض دور اندیش مسلمان بادشاہوں کی مثل فوراً گاؤکشی کو قانوناً اور حکماً بند کرکے تقریباً چوبیس کروڑ ہندو۔ جینی آریہ۔ سکھ۔ بودھ وغیرہ رعایا کے دلوں کو تسخیر کرکے ہمیشہ کے لیئے بے دام غلام اور وفادار رعایا بنالینا چاہیئے۔ لیکن اگر سرکار برطانیہ مذہبی آزادی کو بھی برقرار رکھنا چاہیے تو صرف بقرعید کے تہوار پر اپنی مسلمان رعایا کو مذہبی رسم کی ادائیگی کے لیئے اجازت دیسکتی ہے۔ ایسا کرنے پر میں دعوے کیساتھ کہ سکتا ہوں کہ سب رعایا عموماً اور ہندو رعایا خصوصاً جو کثیر آبادی رکھتی ہے اور تقریباً سبھی جنگجو قومیں مثلاً راجپوت۔ سکھ۔ جاٹ۔ گورکھے وغیرہ وغیرہ جسکے اندر شامل ہیں۔ سرکار کے پسینہ کی جگہ لہو بہانے کے لیئے تیار ہو جائینگی اور اگر سرکار میری بلکہ کل ہندوؤں کی اس درخواست کو منظور کرکے گاؤکشی حکماً اور قانوناً بند کردے تو اس شکریہ کے عوض میں اپنی ساری بقیہ عمر رعایا کے دلوں میں سرکار کی تابعداری۔ وفاداری اور احسان شناسی کے پرچار (وعظ) کرنے میں بلا کسی معاوضہ کے صرف کر دونگا۔ سرکار کے ایسا کرنے سے کسی بھی مسلمان بھائی کو برا نہیں معلوم دیگا کیونکہ خود مسلمان بادشاہ بھی قانوناً اور حکماً گاؤکشی کو بند فرما چکے ہیں اور اب بھی شہنشاہ افغانستان اور نواب عالیہ کوٹلہ وغیرہ نیک دل رعایا پرور اور رحمدل حکمرانوں نے اپنی اپنی مملکت میں گاؤکشی کو قانوناً اور حکماً منع فرما رکھا ہے۔ جسکے عوض میں تمام ہندوؤں کیطرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اس سے بہتر دیگر کوئی تجویز ایسی نہیں ہے جس سے ہندوؤں کے دلوں کو
تسخیر اور برٹش گورنمنٹ کو ہند میں دائم اور پائیدار بنایا جاسکے - خواہ
طاقت کتنی بھی زبردست کیوں نہ ہو لیکن جب تک رعایا کے دلوں پہ حکومت
نہیں کیجاتی تب تک سب زور اور طاقت دہری کی دھری رہجاتی ہے -
جو مسئلہ گاؤکشی اسوقت ہندو اور مسلم جلیج کا واحد باعث بن رہا ہے -
ممکن ہے کہ یہ مسئلہ کبھی ہندوؤں اور سرکار کے نفاق اور ہندو مسلم اتحاد
کا باعث بن جاوے تب کون کہ سکتا ہے کہ زمانہ کی گردش کیسکا ساتھ دیوے -
اسلیئے سرکار کو نہایت دور اندیشی سے کام لیکر اس مسئلہ گاؤکشی کو جو
رعایا کے اس کا منافی اور قحط سالیوں کا پیش خیمہ بن رہا ہے قانوناً اور حکماً
بند کر کے اپنی رعایا کے دلوں کو تسخیر کر لینا چاہیئے - نیز چونکہ رعایا
بمنزلہ اولاد کے ہوتی ہے اور حکومت بمنزلہ والدین کے ہوتی ہے اسلیئے بھی
چونکہ ہندوستان غریب اور مفلس بن رہا ہے - قحط اور خشک سالی
سے پیچھا نہیں چھوٹتا اور بے روزگاری دن بدن بڑھ رہی ہے اسلیئے بھی
سرکار کا فرض ہے کہ گاؤکشی کو رعایا اور ملک کی مفلسی پر رحم کر کے
حکماً اور قانوناً بند کر دیوے - اور حد درجہ مفلسی کے نتائج بد سے حکومت
اور ملک کو بے خوف کر دے - کیا میں امید کر سکتا ہوں کہ میری عاجزانہ آواز
سرکار کے کسی بھی خواہ وزیر کے کان تک پہنچیگی ؟ -

باب ہفتم

گئو رکشا کی عملی تجویز۔

آخیر میں اگر ہمارے رحمدل مسلمان بھائی اور مادر مہربان سرکار برطانیہ گئو رکشا میں خاطر خواہ امداد نہ بخشیں تو میں اپنے ہندو بھائیوں کو گئو رکشا کی ایک سہل اور لاثانی تجویز بتلاتا ہوں تاکہ اپنے مسلمان بھائیوں سے دنگہ فساد کئے بغیر ہی حقیقی اور اصلی مطلب حاصل ہو سکے اور وہ تجویز یہ ہے کہ اگر ہندوؤں کے دلوں میں گائے ماتا کے لیئے کچھ بھی درد کا احساس اور محبت ہے تو اُنکو چاہیئے کہ وہ تھوڑے سے لالچ میں نہ آکر کبھی کوئی بھی بوڑھی۔ بانجھ لاغر۔ کمزور۔ بیمار یا جوان گائے بیل کسی غیر ہندو کے ہاتھ میں کسی قیمت کے عوض بھی ہرگز ہرگز نہ بیچیں یا دیں۔ تب جتنی تھوڑی سی گائیں مسلمانوں یا دیگر غیر ہندوؤں کے ہاتھ میں اسوقت ہیں وہ اُنہیں خواہ رکھیں خواہ قربان یا ذبح کرکے کھالیں۔ پھر اسکے بعد کسی قیمت پر بھی اُنہیں گائے نہ مل سکیگی اور وہ لامحالہ گاؤکشی اور گائے کی قربانی سے باز آجائینگے۔ اِدھر ہندوؤں کے گھروں وہ سب کمی مواشی اٹھارہ سال کے قلیل عرصہ کے اندر پوری ہو جائیگی اور پھر از سرِ نو گھی اور دودھ کی نہریں ہندوستان میں بہ نکلینگی اور اسے بجائے ہندوستان کے جنت نشان بنا ڈالینگی۔ ایک بڑا بھاری مالی فائدہ یہ بھی ہوگا کہ غیر ہندوؤنکو گائے۔ بیل وغیرہ مواشی دستیاب نہ ہو سکنے سے یا تو اُنہیں بھینسوں۔ اونٹوں۔ گائے۔ بیل کی رکشا مثل ہندوؤں کے کرنی پڑیگی ورنہ تمام زمینداری سے بوجہ قلت مواشی دست بردار ہونا پڑیگا اور اسطرح ہندوستان کی سب زمین اور کاشتکاری جو ہندوستان کی بہبودی اور خوشحالی کا واحد باعث ہے ہندوؤں کے ہاتھ میں

میں آجائیگی جو بوڑھی لاغر وغیرہ گائے کی فروختگی سے تھوڑے سے لالچ کا
مقابلہ میں بہت زیادہ فائدہ کی بات ہے - ہمارا ایسا کرنے سے نہ تو ہندو
مسلم فساد کا ہی اندیشہ رہیگا اور نہ ہی حکومت برطانیہ کے انتظام میں خلل
پڑیگا اور نہ ہی مسلمان بھائیوں کو دودھ - دہی - گھی - ربڑی - کھوا - فرنی
وغیرہ کی دقت محسوس ہوگی کیونکہ ہندو دکانداروں یا چھوا چھوت مٹ جانے
کے بعد جسکا انحصار بھی گاؤ کشی پر ہے - مسلمان دکانداروں کے ہاں سے
سب مسلمان اور ہندو یکساں خرید کرینگے اور مسلمانوں کی تجارت بھی بڑھکر
مسلمان قوم بھی متمول ہوجائیگی اور گائے کے گوشت سے جو طبی نقطہ نظر
سے مسلمانوں کو بیماریوں کا ہونا لازمی امر ہے اُن سے مسلمان بھائیوں کو نجات
حاصل ہوجائیگی -

لیکن اگر دو چار روپیہ کے قلیل لالچ کو جو کہ بوڑھی اور لاغر گایوں کی فروختگی سے
وصول ہوتا ہے - درگذر نہیں کیا جاسکتا تو صاف ثابت ہے کہ ہندو قوم کا
گائے ماتا سے پریم اور پیار محض بناوٹی اور دکھلاوے کا ہے - جسکے مقابلہ
میں ہندو قوم کو دو چار روپیہ کی قلیل رقم زیادہ پیاری ہے - اور ایسی لالچی
قوم کا جو کہ بمنزلہ ماتا گئو کی رکشا کے لئے اتنی بھی قربانی نہیں کر سکتی -
گئو رکشا گئو رکشا چلانا محض دھوکہ کی ٹٹی اور چند خود غرض نفوس کی اشتعال
انگیزی کا نتیجہ ہے - اس سے بہتر زود اثر اور سہل العمل و محفوظ دیگر کوئی
ترکیب کارگر نہیں ہوسکتی - اس سے دوسرے درجہ پر دوسری تجویز یہ ہے
کہ ہندو لوگ بالکل گوشتخوری ترک کردیں تاکہ بکرے - مچھلی وغیرہ کا گوشت مسلمان
بھائیوں کیلئے سستا ہو جاوے اور وہ مضر صحت گائے کے گوشت کو کھانا کم کردیں

- خاتمہ -

معزز ناظرین! میں آپ میں سے ہندو بھائیوں سے آخری درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے دھارمک گرنتھوں کی شہادت کو پڑھکر اور صاف دل سے اس پر غور فرما کر اپنے مسلمان بھائیوں سے بقر عید وغیرہ رسومات کی ادائیگی پر دست و گریباں نہ ہوں کیونکہ ہمارا ایسا کرنا ہماری سوراج کے لئے نا اہلیت اور نا قابلیت ثابت کرتا ہے - سوراج تبھی عطا کیا جا سکتا اور قائم رہ سکتا ہے جبکہ ہندو اور مسلم دونو اقوام کا اس پر حق ہو یعنی ہندوستان میں رہ کر مسلمان لوگوں کو اپنے مذہبی رسومات اور تہوار منانے کی ایسی ہی آزادی حاصل ہو جیسی کہ کسی مسلمان بادشاہ کی حکومت کے اندر رہ کر حاصل ہو سکتی ہے - اور انکو کبھی یہ خیال کرنے کا موقعہ نہ ملے کہ وہ کسی ایسی غیر حکومت کے ماتحت ہیں جسکے ماتحت انہیں نہایت آزادی کے ساتھ اپنے مذہبی رسومات ادا کرنے کی اجازت نہیں ورنہ ایسے سوراج سے تو وہ برٹش گورنمنٹ ہی میں رہنا ہزار درجہ بہتر سمجھینگے جسکے ماتحت ہر قوم آزادی کے ساتھ اپنی مذہبی رسومات ادا کر سکتی ہے - ع

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد — کسے را با کسے کارے نباشد

اور ہندوؤں کو بھی اپنے دیوی دیوتاؤں کی پرستش یا انکی سواریاں باجے گاجے کے ساتھ شارع عام میں سے گذرنے کی کامل اجازت ہو - جب تک ہم ہندو اور مسلمان اپنا مطمح نظر اتنا فراخ - آزاد اور بلند نہیں کر لینگے تب تک ہم لوگ ہرگز ہرگز سوراج کے مستحق نہیں ہو سکتے اور ایسی فراخدلی اور آزاد خیالی پیدا ہونے سے پیشتر گورنمنٹ برطانیہ کا ہندوستان کو سوراج بخشنا خود ہندوستان کے لئے تمدنی اور سیاسی قوت کا باعث ہو گا کیونکہ سوراج کی قیمت ہندو مسلم اتحاد ہی ہے جو آزاد خیالی اور فراخدلی پر مبنی ہے اور ایسی آزاد خیالی اور فراخدلی تبھی پیدا ہو سکتی ہے جبکہ

غزل

مندر میں ہوں محمدؐ۔ مسجد میں شام ہووے۔ تب ملک کا بھلا ہو جھگڑا تمام ہووے

ڈمبرو بھی شمبھو تیرا سرِ صاد ہووے۔ شنکھوں کے ناد میں بھی ہوتی اذان ہووے

قرآں بھی تیری ہووے۔ کلمہ سنا رہی ہو۔ ملاں کی بانگ میں پھر گوبند گان ہووے

گیتا کا پاٹھ ملاں کرتے ہوں صبح اٹھ کے۔ پنڈت کی پوتھیوں میں پہلے قرآن ہووے

جب عید کا سویرا آوے اگر کبھی تو۔ گئو کے عوض گوپالا قربان جان ہووے

کالی کی بھینٹ کو گر بکرا منگائے کوئی۔ گردن جھکائے آئے بیٹھا پٹھان ہووے

تسبیح کے دانے زنار میں بندھے ہوں۔ ہندو رحیم والے مسلم کا رام ہووے

ہندو کے ہاتھ میں ہو مسلم کا پکڑا دامن۔ ہندوستان کا اونچا پرچم نشان ہووے

ہندو مسلم اتحاد کا خواہشمند

خادم البشر خاکسار **آتمانند**

ضمیمہ

ہندو مُسلم اتحاد کس طرح ہو سکتا ہے

مجھ سے جناب پنڈت آتمانند صاحب بانیِ ست دھرم نے ارشاد فرمایا کہ جس طرح میں ہندو مُسلم اتحاد کا حامی ہوں اسی طرح آپ بھی ہندو مسلم اتحاد کے واسطے دردمند دل رکھتے ہیں چونکہ میں ہندو ہوں اور ہندو لٹریچر کا بخوبی ماہر ہوں اسی طرح آپ مسلمان ہیں اور مسلمانوں کے لیڈر اور قابل احترام بزرگ ہیں اسلئے آپ اپنی قوم کو سمجھایئے اور میں اپنی قوم کو سمجھاؤں اور سب سے بڑی فساد کی جڑ گاؤکشی ہے۔ میں ان کے نیک ارادہ سے متاثر ہو کر میں یہ ضمیمہ لکھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ ہندو مسلم سب انسانوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اتحاد کی تحریک پیدا کرے تاکہ ہم ہندوستانی آپس میں بھائی بھائی بنکر زندگی بسر کر سکیں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم آمین۔ حضرت موسیٰؑ کے زمانہ کا ایک واقعہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ جس کو مفسرین نے اس طرح بیان کیا ہے کہ ایک عورت کا شوہر مار ڈالا گیا۔ قاتل کا پتہ نہ تھا اسوقت حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ ان اللہ یامرکم ان تذبحوا بقرۃ کہ ایک گائے ذبح کرو جو یکرنگ بلا داغ دھبہ ہو۔ رنگ اس کا گہرا سنہری ایسا چمکتا ہو کہ دیکھنے والوں کو بھلی معلوم ہو اور کھیتی کا کام کرنے والی بھی نہ ہو نہ پانی کھینچنے والی ہو۔ یہ قصہ نہ صرف اسلام سے پہلے کا بلکہ حضرت عیسیٰ سے بھی چودہ سو برس پہلے کا ہے اور اس مقام میں جس رنگ کی گائے ذبح کرنے کا حکم ہوا ہے اس قسم کی گائے ہندوستان میں تو پائی نہیں جاتی البتہ دوسری جگہ ہو تو ہم کہہ نہیں سکتے۔ پس اگر اس حکم کو ان اللہ یامرکم ان تذبحوا بقرۃ کو ہم مسلمانوں کے واسطے ادھر میں تصور کریں تو اس قسم کی گائے ہمیں میسر نہیں آسکتی ہے۔

(۲) حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الرحمۃ کے باب طب میں لکھا ہے کہ گائے کے گوشت میں بیماری ہے اور اس کے دودھ میں دوا ہے اور گھی میں شفا ہے (۳) حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا گیا ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ گائے کا دودھ شفا ہے گھی دوا ہے، گوشت بیماری ہے (۴) اسی حدیث کو حضرت ابن عباس

نے ترجمہ محمد ابن زیاد اللحاں میں حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے (۵) حضرت امام طبرانی نے حضرت زبیر سے روایت کیا ہے (۶) کتاب مستدرک میں حضرت ابنِ مسعودؓ صحابی سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علیکم بالبان البقر واسمانہا وایاکم لحومہا لبنہا شفاءٌ وسمنادوا ءٌ ولحمہا داءٌ یعنی تمپر لازم ہے استعمال گائے کے دودھ اور گھی کا اور خبردار اسکے گوشت سے اسکا دودھ شفا ہے۔ گھی دوا ہے اور گوشت بیماری ہے (۷) حضرت ابوداؤد نے مراسیل میں بھی یہی لکھا ہے (۸) اسناد صحیح سے ابن حبان نے بھی حضرت ابن مسعود سے یہی روایت کی ہے (۹) اسی حدیث کو ابن ماجہ نے بھی روایت کیا ہے (۱۰) اہل سنت کی ان کتب کے علاوہ حضرات شیعہ کے عالم بے بدل محمد بن یعقوب کلینی نے کتاب کافی میں اور مُلا محمد باقر مجلسی نے بحار الانوار میں بھی یہی حدیث لکھی ہے۔ یہ تو مذہبی احکام تھے اب آپ اپنی طبی کتابیں اٹھا کر پڑھو تو تمہیں معلوم ہوگا۔ تپ[۱]۔ کوڑھ[۲]۔ جنون[۳]۔ کھجلی[۴]۔ سرطان[۵]۔ ضعف معدہ[۶]۔ ضعف دماغ[۷]۔ بواسیر[۸]۔ تندمزاجی[۹]۔ گنج[۱۰] اس سے پیدا ہوتے ہیں۔ گویا دس احکام شریعت کے اور دس احکام طب کے یعنی روحانی طور پر دس اور جسمانی طور پر دس باتیں مسلمانوں کو گائے کے گوشت سے روکتی ہیں صوفیائے کرام درود وظائف چلہ کشی میں ترک حیوانات کراتے ہیں لہذا گائے کا گوشت۔ طریقت۔ شریعت۔ حکمت تینوں میں روکا گیا ہے (۱) ابتداءِ اسلامی حکومت خلیفہ عبدالملک نے صوبہ عراق میں گاؤکشی بند کردی تھی (۲) بادشاہان ہند خاندان لودھی میں گائے کشی بند کردی گئی (۳) بابر بادشاہ نے اپنے بیٹے ہمایوں کو وصیت نامہ کے ذریعہ گائے کشی بند کرائی (۴) اکبر اعظم (۵) جہانگیر (۶) شاہجہاں (۷) محمد شاہ (۸) شاہ عالم (۹) امیر صاحب کابل (۱۰) حضور نظام دکن۔ نواب رامپور۔ نواب منگرول نواب پٹودی۔ نواب دوجانہ نے گاؤکشی بند کردی تھی۔ کیا یہ بادشاہ قرآن و حدیث سے ناواقف تھے یا ڈر پوک تھے؟ گائے کے دس فائدے بھی سن لیجئے۔ زراعت[۱]۔ پانی نکالنے[۲]۔ سواری[۳]۔ باربرداری[۴]۔ دودھ[۵]۔ مکھن[۶] جو گذشتہ ضائع شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے[۷]۔ گوبر جلانے اور کھاد کے کام آتا ہے[۸]۔ متعدد مٹھائیاں[۹] و غذائیں[۱۰] گائے کے دودھ اور گھی سے بنتی ہیں تجارتی اصول پر اگر گائے کی پرورش کی جائے تو اٹھارہ سال میں ۵۰۴ مویشی ہو سکتے ہیں۔ اس لئے گائے کو ہرگز ذبح نہ کرنا چاہیئے تاکہ ہندو مسلمانوں کے تمام جھگڑے ختم ہو جائیں میں آجکل ایک روزانہ اخبار اردو بنام دعوت اسلام شائع کر رہا ہوں اور اس کے ساتھ ہی ایک روزانہ انگریزی اخبار بنام اولڈ انڈیا نکال رہا ہوں اسلئے میں اسقدر سطور پر اکتفا کرتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ اپنے ہر دو اخبارات میں اس مسئلہ پر زیادہ وضاحت کیساتھ روشنی ڈالونگا میری مصروفیت اس سے زیادہ لکھنے کی مجھے اجازت نہیں دیتی۔

نیازمند

ڈاکٹر شفیع احمد پی۔ ایچ۔ ڈی۔ چاندنی چوک دھلی

اصول ست دھرم

(۱) خدا واحدہ لاشریک۔ سچدانند۔ غیر مجسم۔ غیر محدود۔ ایک رس ہمیشہ۔ نِت۔ ازلی وابدی قادرِ مطلق۔ علیم الکل۔ پاک ذات۔ سب کا خالق و مالک ہے۔ اسکا کبھی اوتار یا بیٹا نہیں ہوتا۔ (۲) خدا کو وحدہٗ لاشریک ماننا۔ ہمیشہ سچ بولنا۔ جوا نہ کھیلنا۔ سوائے علاج معالجہ کے کسی قسم کے نشہ کا استعمال نہ کرنا۔ سب جانداروں پر رحم کرنا۔ جتیندری (غالب الحواس) رہنا۔ بیرونی و باطنی صفائی رکھنا۔ کسی کو دھوکا نہ دینا۔ پرشارتھی بننا۔ اتحاد سے رہنا۔ غرور وغصہ نہ کرنا۔ ست پرشوں کا دہرم ہے۔ (۳) پرمیشور اپنی بھگتی کی رشوت کھا کر اپنے بھگتوں کے پاپ معاف نہیں کر دیتا۔ لہذا خدا پرستی اور بت پرستی کی آڑ میں لڑنا جھگڑنا بے سود ہے۔ پرمیشور کی سچی بھگتی خدمتِ خلق اور قوانین قدرت کی متابعت ہے۔ نہ کہ خوشامد۔ تعریف زبانی یا جانداروں کی قربانی۔

(۴) ماسوائے خدائے وحدہٗ لاشریک کے ہر شے حتیٰ کہ مادہ اور روح بھی حادث۔ مخلوق اور فانی ہیں۔ لہذا مسائل دوزخ۔ بہشت۔ شزادہ نجات (مکتی) تقدیر۔ تناسخ۔ پرلوک وغیرہ سب باطل ہیں۔ روح مانند آب کے رج۔ ویریہ کی کیمیائی ترکیب سے پیدا اور موت کے ساتھ ہی فنا ہو جاتی ہے۔ باقی نہیں رہتی (۵) نہ کوئی کتاب الہامی نہ کوئی انسان کبھی ملہم خدا ہوا ہے۔ اور نہ ہو گا۔ بلکہ صحیفۂ قدرت ہی سچا گیان یا الہام ہے۔ عقل سلیم ہی سچی ملہم ہے۔ اور علم سائنس ہی سچا مذہب ہے۔ (۶) کیونکہ کوئی بھی جاندار دکھ کو پسند نہیں کرتا۔ اس لئے اگر آپ خود بھی دکھ پانا پسند نہیں کرتے تو آپ کا بھی فرض ہے کہ کسی دوسری جاندار کو بھی دکھ نہ دیں۔ بلکہ کمزوروں۔ غریبوں۔ محتاجوں یتیموں۔ بیماروں۔ انسانوں اور دیگر جانداروں کی خدمت تن۔ من۔ دھن سے کرنی بہتری عمل ہے۔ (۷) ہر مذہب۔ ہر ملک اور ہر قوم کے انسانوں کے ساتھ برابری۔ برادری۔ اور الفت کا برتاؤ رکھنا چاہئے۔ محض غلیظ متعدی بیماروں اور بدچلن لوگوں کی صحبت سے ہی پرہیز کرنا چاہئے۔ ذات پات کے فرضی بکھیڑے اور جھگڑے فضول ہیں (۸) دنیا میں عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ پائے جانے کے باعث ہر مرد بقدر توفیق و ضرورت ایک یا زیادہ عورتوں کو بیاہ سکتا ہے لیکن کوئی عورت ایک شوہر کی حیات میں دوسرا شوہر کبھی نہ کرے (۹) والدین کی جائداد وغیرہ میں ہر ایک بیٹی کا ترکہ یا ورثہ ہر بیٹے کے مساوی ہونا چاہئے لیکن چونکہ بیٹیاں طبعاً کمزور ہوا کرتی ہیں۔ اس لئے ہر بیٹی کو ہر بیٹے سے زیادہ حق ملنا ہی مساوات ہے۔ خاوند اور زوجہ میں ایک کی موت کے بعد دوسرا اولاد متصور ہونا چاہئے۔ (۱۰) ہر عورت یا مرد کو خاوند یا بیوی کی وفات پر دوسرا بیاہ کرنے کی کھلی اجازت ہے۔ لیکن نیوگ کبھی نہ ہونا چاہئے (باقی دارد)